تنویر الصحیفہ

فی تابعیۃ ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

مصنف

[illegible] قوام الدین محمد کاشی [illegible]

مترجم

مفتی محمد احمد رضا اختر فیضی [illegible]

ناشر

مکتبہ [illegible] جامعہ [illegible]

a Ahle Bait Libr

حق حق حق

وَالذین اتبعوا ھم باحسان رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ

طوبیٰ لمن رأنی ولمن رأمن رأنی

تنویر الصحیفۃ

فی تابعیۃ ابی حنیفۃ رضی اللّٰہ عنہ

:مصنف:

امام المتأخرین قیام الملت والدّین

حضرت علامہ قیام الدین عبدالباری

فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ

:تخریج:

مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی

شیخ الحدیث جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف ضلع فیض آباد، اتر پردیش

:ناشر:

شعبۂ نشر واشاعت: جامعہ چشتیہ

:المتعلقہ:

خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف ضلع فیض آباد، یوپی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	تنویر الصحیفہ فی تابعیۃ ابی حنیفۃ
مصنف	امام المتاخرین حضرت علامہ قیام الدین عبد الباری فرنگی محلی
تقدیم وتخریج	مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی
پروف ریڈنگ	مولانا نیاز احمد اشرفی، مولانا حسین اختر مصباحی
سنہ اشاعت	۲۰۱۱ء
ناشر	شعبہ نشر واشاعت جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف، ضلع فیض آباد۔
کمپوزنگ	پرنٹ ایکسیز، لکھنؤ موبائل: 9450110238
طباعت	نور پرنٹرس، لکھنؤ موبائل: 9336628735
تعداد اشاعت	ایک ہزار
قیمت	

:ملنے کا پتہ:

جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف، ضلع فیض آباد۔

موبائل : 9026742301

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حق حق حق

عرض ناشر

فکر اسلامی کی معتبر شارح، صوفی روایات کی قدیم پاسباں، خانقاہ شیخ العالم ارباب علم و دانش کے درمیان ایک منفرد مقام رکھتی ہے، خانقاہ کے موجودہ سجادہ نیر ملت حضرت شاہ عمار احمد احمدی فاروقی عرف نیر میاں صاحب قبلہ ہیں، موصوف اعلیٰ تعلیم یافتہ، وسیع الخیال، روایتی قدروں کے امین اور خانقاہی فکر و شعور کی نمایاں پہچان ہیں، دعوتی و علمی سرگرمیوں میں اپنے نیک سیرت و نیک صورت پیش رؤں کی تصویر ہیں، فکر و کردار کی رعنائیاں نتیجہ خیز کارکردگیوں سے مترشح ہیں، ۱۹۹۹ء میں حضرت صاحب سجادہ نے نئے حوصلوں اور نئی امنگوں کے ساتھ خانقاہ شیخ العالم کے وسیع و عریض صحن میں ''جامعہ چشتیہ'' نامی ایک ادارہ کی بنیاد رکھی جس نے بہت ہی قلیل عرصے میں اپنی بلند تعلیمی و تعمیری کارکردگیوں کی بنا پر ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ خوبصورت سہ منزلہ ''سینٹرل بلڈنگ'' طلبہ کی رہائش کے لئے امکانی سہولیات سے معمور وسیع ترین ''ہاسٹل'' جدید و قدیم اور کمیاب و نایاب کتابوں کی ایک بھاری تعداد پر مشتمل لائبریری، ایک وسیع پلاٹ پر چشتیہ گرلس انٹر کالج کی پرشکوہ زیر تعمیر عمارت اور خانقاہ شیخ العالم کی دیدہ زیب بلڈنگ ہر آنے والے کو دعوت نظارہ دے رہی ہے۔

تعلیمی سطح پر حفظ و قرأت کے ساتھ ذی استعداد علماء کرام کی نگرانی میں درس نظامی کی معیاری تعلیم، شعبۂ پرائمری، جونیئر ہائی اسکول، چشتیہ ہائیر سکنڈری اسکول، شعبۂ نشر و اشاعت اور ان تمام شعبے جات کی تنظیم و تنسیق کا صاف و شفاف نظام ادارہ کے عروج و ارتقا کو چار چاند لگا رہا ہے اور یہ سب یقیناً حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ کے روحانی فیوض اور بانیٔ ادارہ حضرات صاحب سجادہ طال اللہ عمرہٗ کی اخلاص بھری کاوشوں کا ثمرہ ہے۔

حضرت صاحب سجادہ نے ایک مضبوط منصوبے کے تحت اپنے اسلاف اور اکابر علماء اہلسنت و جماعت کی نایاب ترین کتابوں کو منظر عام پر لانے کا بیڑا اٹھایا ہے اور پچھلے کئی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سالوں سے اپنی ورکنگ ٹیم کے ساتھ اس میں ہمہ تن مصروف بھی ہیں، حضرت صاحب سجادہ اس علمی اور اشاعتی ورک میں کہاں تک کامیاب ہیں اس کا اندازہ ہمارے ستھرے ذوق قارئین کو خوب ہے اور جامعہ کے کوئی درجن بھر مطبوعات بھی اس پر شاہد و ناطق ہیں۔ اسی اشاعتی منصوبے کے تحت سال رواں دو اہم ترین کتابیں ''تنویر الصحیفہ فی تابعیہ ابی حنیفہ'' اور تجلیات شہید عشق ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

تنویر الصحیفہ جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب امام اعظم حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ (ولادت ۸۰ھ، وفات ۱۵۰ھ) کی تابعیت کے اثبات میں امام الہند حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی (وفات ۱۳۴۴ھ) کی شاہکار تصنیف ہے، مولانا کو جو علمی مقام اور جو فکری بلندی حاصل تھی اس کی گہری چھاپ پوری کتاب میں نمایاں ہے اپنی وجاہت علمی اور وسیع مطالعہ کا ثبوت دیتے ہوئے مولانا نے ہر تحریر کو کسوٹی پر جانچنے پرکھنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ کتاب چونکہ قدیم انداز پر لکھی گئی تھی اس لئے جدید تقاضوں کے پیش نظر تخریج کی ضرورت محسوس کی گئی لہٰذا صاحب سجادہ کے ایماء و اشارہ پر حضرت مولانا مفتی احمد رضا صاحب اشرفی مصباحی نے تخریجی عمل کو انجام دیا ہے۔ (فجزاہ اللہ خیر الجزاء)

خیر کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے، نجی تحقیق سب سے اچھی بات ہوتی ہے جیسا کہ گذشتہ سطروں سے ظاہر ہوا کہ جامعہ ایک بڑے پروجیکٹ کو ٹیک اپ کر رہا ہے اور بجٹ کی کمی مدارس اسلامی کے ساتھ کوئی نئی بات نہیں، اس لئے تمام دردمندان ملت خصوصیت کے ساتھ سلسلۂ چشتیہ صابریہ سے وابستہ تمام افراد سے گزارش ہے کہ اپنے محبوب ادارہ کے ساتھ اشتراک و تعاون فراموش نہ کریں تا کہ جامعہ اپنے منصوبوں کو جلد پایۂ تکمیل تک پہونچا سکے۔

فقط والسلام

محمد نیاز احمد اشرفی بھاگلپوری

خادم التدریس والاشاعۃ جامعہ چشتیہ

خانقاہ حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ

ردولی شریف ضلع فیض آباد

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حق حق حق

کلمات تبریک

از: نیر ملت حضرت شاہ عمار احمد احمدی (نیر میاں)
سجادہ نشین خانقاہ حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ،
ردولی شریف، ضلع فیض آباد

بڑے دنوں سے آرزو تھی کہ شیخ العالم کے دعوتی مشن کی احیا و تجدید کے لئے ایک مضبوط اشاعتی ادارہ قائم کیا جائے اور اکابر علماء اہلسنت، خصوصیت کے ساتھ علماء سلسلۂ چشتیہ صابریہ کی وہ کمیاب و نایاب تصانیف جو یا تو دیمک کی نذر ہو رہی ہیں یا پھر طاق نسیاں پر رکھی ہوئی ہیں انہیں نئے سرے سے اور نئے انداز میں منظر عام پر لائی جائیں، بفضلہٖ تعالیٰ یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوا اور شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم کی جانب سے پچھلی ایک دہائی میں کوئی درجن بھر اہم ترین کتابیں منظر عام پر لانے میں کامیابی حاصل ہوئی، فالحمد للہ علی ذالک۔

اسی اشاعتی منصوبے کے تحت سال رواں دو اہم کتابیں شائع کی جا رہی ہیں، ایک تو ''تنویر الصحیفہ فی تابعیۃ ابی حنیفہ'' ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اور دوسری کتاب تجلیات شہید عشق ہے جو حضرت مولانا محمد حسین فاوقی الٰہ آبادی علیہ الرحمۃ کے سوانحی خاکہ پر مشتمل حضرت مولانا محمد الفاروقی ازہری کی تالیف ہے، دونوں کتابوں کی تخریج و تصحیح کی ذمہ داریاں عزیزم مولانا مفتی احمد رضا اشرفی مصباحی شیخ الحدیث جامعہ چشتیہ نے پوری کی ہے، انہوں نے یہ کام بڑی محنت اور لگن سے کیا ہے، دعا ہے کہ رب مقتدر ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فرمائے اور دین وسنت کی حمایت وتعاون کے نیک جذبے سے انہیں سرشار کرے، خصوصیت کے ساتھ جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم کو اس کے تمام شعبوں اور منصوبوں کے ساتھ ہمہ جہت ترقیاں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر شاہ عمار احمد احمدی (نیر میاں)

سجادہ نشین خانقاہ حضرت شیخ العالم

ردولی شریف فیض آباد یوپی

۱ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

۶ر اپریل ۲۰۱۱ء بروز بدھ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حق حق حق

تقدیم

(حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ ایک مختصر تعارف)

و

(امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ)

ایک اجمالی تعارف

از

حضرت مولانا مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی
مفتی صابری دارالافتاء و شیخ الحدیث
جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم
ردولی شریف، ضلع فیض آباد، یوپی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حق حق حق

تقدیم

حامداً ومصلیاً

"**تنویر الصحیفۃ فی تابعیۃ ابی حنیفہ**" جیسا کہ نام سے عیاں ہے کہ یہ کتاب حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تابعیت کے اثبات میں لکھی گئی ہے۔

امام المتاخرین حضرت علامہ عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ نے آج سے تقریباً ایک سو دس سال قبل یہ کتاب ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرمائی تھی اور اپنی ذاتی کوشش سے مطبع مجتبائی لکھنؤ سے چھپوا کر شائع بھی کردی تھی۔ مگر اس کے بعد کتاب کچھ اس انداز سے روپوش ہوئی کہ حضرت مولانا کی تصنیفات کی فہرست میں اس کا صرف نام ہی دیکھنے کو ملتا تھا۔

حسن اتفاق سے خانقاہ حضرت شیخ العالم کی قدیم لائبریری "الموسوم بہ نظامی دارالمطالعہ" میں حضرت مولانا کی یہ گرانقدر تصنیف مل گئی جو انتہائی بوسیدہ اور کرم خوردہ حالت میں مخطوطات کے خانے میں پڑی ہوئی تھی۔ چنانچہ اس کی بازآبادکاری کے لئے حضرت نیر میاں صاحب قبلہ سجادہ نشین حضور شیخ العالم ردولوی وسربراہ اعلیٰ جامعہ چشتیہ نے اس کی اشاعت کا ارادہ فرمایا۔ اور اس کی تخریج وتصحیح کی ذمہ داری مجھ بے مایہ کو سونپی نیز اس پر ایک مختصر سا مقدمہ لکھنے کا بھی حکم فرمایا۔ ہر چند کہ میں اس لائق نہیں کہ حضرت قیام الملت کی تحریر پر کچھ کام کرسکوں مگر حضرت کی دعا نے حضور شیخ العالم کے فیضان اور مصنف کی روحانیت کو میری طرف کچھ اس طرح متوجہ فرمادیا کہ میں اس کام کے لئے کمربستہ ہوگیا اور جوں جوں میں نے اس طرح سبقت کی راہیں وا ہوتی چلی گئیں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

چوں کہ کتاب صرف امام اعظم کی تابعیت کے ثبوت میں لکھی گئی ہے اور آپ کے دیگر اوصاف وخصائل پر اصول افتاء کے پیش نظر قصداً کچھ نہیں لکھا گیا۔ اس لئے اس پر مقدمہ لکھنے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کا واحد جواز یہ ہوسکتا تھا کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا ایک اجمالی جائزہ پیش کیا جائے تا کہ عام قارئین کو اختصاراً دیگر ضروری گوشوں سے بھی واقفیت حاصل ہوجائے۔ لہٰذا مقدمہ کے نام پر میں نے امام اعظم کا اجمالی تعارف پیش کرنا ہی مناسب سمجھا۔ لیکن ایک قضیہ یہ بھی درپیش ہوا کہ مصنف علیہ الرحمہ کا بھی اوائل کتاب میں تذکرہ ضروری ہے کیوں کہ کتاب کی معتبریت پر صاحب کتاب کا خاص اثر مرتب ہوتا ہے اس لئے اسے بھی شامل مقدمہ کرلیا گیا۔

کتاب کی تصحیح میں مجھے بڑی دقتیں پیش آئی تھیں کیوں کہ اس کے اوراق اتنے کمزور ہوچکے تھے کہ ہاتھ لگاتے ہی ٹوٹ جاتے تھے اس پر دیمک نے ایسی مہربانی کی تھی کہ بعض عبارتیں بمشکل پڑھنے میں آتیں تاہم سیاق وسباق سے اصل الفاظ تک رسائی بالکل ممکن ہوگئی تھی۔ لیکن پھر ایک پریشانی یہ درآئی کہ کتاب سوسالہ قدیم زبان پر مشتمل ہے جس کی بہ نسبت آج زبان وبیان اور ترکیب واسلوب میں حیرت انگیز تبدیلی آئی ہے چنانچہ ارادہ ہوا کہ اس کی تسہیل کردوں مگر پھر خیال آیا کہ یہ لفظی خیانت ہوگی اور اس طرح اس کی اصل روح مجروح ہوجائے گی۔ لہٰذا اس کی اصلیت کو بعینہٖ باقی رکھی گئی۔

اس کا قدیم نسخہ فل سائز میں مکمل تیس ۳۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اب اس اشاعت میں اس کی کتابت اور صفحہ سازی میں تھوڑی سی جدت یہ آئی ہے کہ اس کے صفحات بڑھ گئے ہیں اور عربی عبارتیں جدید پیرائے میں ڈھالی گئی ہیں۔ پھر اس کا ترجمہ جو مصنف نے خود ہی کیا ہے اس کے بالمقابل درج کیا گیا ہے اور حوالہ جات کی تخریج بھی کردی گئی ہے۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے علماء احناف وغیر احناف کی بیس ۲۰ سے زائد معتبر ترین کتابوں کے حوالے سے اپنے اس مضمون کو مزین کیا علاوہ ازیں دلائل عقلیہ واصول محققین و محدثین کی روشنی میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تابعیت پر حجت باہرہ قائم فرمادی اور مخالفین کو یہ تسلیم کرنے پر مجبور کردیا کہ ائمہ اربعہ میں سے صرف امام اعظم ہی تابعی ہیں اور جو شرائط و لوازم تحقق تابعیت کے لئے ضروری ہیں وہ امام کے اندر کماحقہٗ پائے جاتے ہیں۔

وہ کتابیں جن سے حوالہ جات کی تخریج کی گئیں ہیں۔ مندرجہ ذیل ہیں:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۱) ردالمحتار- علامہ شامی (۲) الخیرات الحسان- علامہ ابن حجر مکی۔ (۳) تاریخ بغداد- خطیب بغدادی۔ (۴) مرأۃ الجنان وعبرۃ الیقظان علامہ ذہبی۔ (۵) العل المتناہیہ- علامہ ابن جوزی۔ (۶) تبییض الصحیفہ -علامہ سیوطی۔ (۷) تہذیب الاسماء- علامہ نووی۔ (۸) شرح نخبۃ الفکر- علامہ حجر عسقلانی۔ (۹) تذکرۃ الحفاظ- علامہ ذہبی۔ (۱۰) وفیات الاعیان و ابناء الزمان- ابن خلکان (۱۱) مسند الامام- خوارزمی۔ (۱۲) مناقب امام اعظم- سید داؤد ظاہری۔ (۱۳) مناقب امام اعظم- علامہ کردری۔ (۱۴) مقدمہ ہدایہ اخرین- علامہ عبدالحی۔ (۱۰) تنسیق النظام۔ (۱۶) ابراز الغیٔ- علامہ عبدالحیٔ (۱۷) ارشاد الساری- علامہ قسطلانی۔ (۱۸) فتح المغیث- علامہ سخاوی۔ (۱۹) تدریب الراوی- علامہ سیوطی۔ (۲۰) مسند الامام- ملا علی قاری وغیرہ۔

بہرحال کتاب کی ترتیب جدید اور تصحیح وتخریج میں حتی الامکان میں نے یہ کوشش کی ہے کہ کوئی کمی نہ رہنے پائے اور اس کی اصل حیثیت پورے طور پر عیاں ہوجائے۔ لیکن غلطیوں سے فرار ہرگز ممکن نہیں اس لئے قارئین سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ کتاب میں کہیں کوئی خامی نظر آئے تو ضرور اطلاع بخشیں تاکہ آئندہ اس کی تلافی ہوسکے۔

یہاں اصل مضمون کو آغاز کرنے سے قبل تعارف مصنف علیہ الرحمہ اور امام اعظم ایک اجمالی تعارف بطور مقدمہ پہلے نذر کرتے ہیں ملاحظہ کریں۔

●

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ چشتیاں را ہرگز نمیرد

●

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حق حق حق

مختصر تعارف

مولانا عبدالباری علیہ الرحمہ فرنگی محلی

دنیائے اسلام کا ایک بڑا حصہ جن بزرگوں کے علمی وروحانی فیضان سے لالہ زار ہوا ہے ان میں علماء فرنگی محل کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ بحر العلوم بانی درس نظامیہ ملا نظام الدین فرنگی محلی کے بحر علم سے اٹھنے والی تلاطم خیز موجیں آج بھی مدارس اسلامیہ کے فارغین کو فیضیاب کر رہی ہیں۔ علماء فرنگی محل کا خانوادہ اپنے تمام تر اوصاف حمیدہ کے باوجود اپنے جن کارناموں سے شہرہ آفاق رہا ہے وہ ان کی علمی خدمات ہیں اور میں سمجھتا ہوں اس حقیقت سے مجال انکار کسی کو نہیں۔

امام العلماء قیام الملت والدّین حضرت علامہ محمد قیام الدین عبدالباری علیہ الرحمہ ولادت ۱۳۹۵ھ وفات ۱۳۴۴ھ اسی خانوادہ کے چشم وچراغ اور علمی روایات کے امین تھے۔ مطالعہ سے عیاں ہے کہ آپ نے اپنی مختصر سی زندگی میں ایسے عظیم الشان کارنامے انجام دیئے جن پر ملت اسلامیہ کو بجا طور پر فخر ہے۔

ولادت:

مولانا عبدالباری فرنگی محلی حیات اور خدمات کی مؤلفہ نزہت فاطمہ لکھتی ہیں۔ مولانا صاحب کی ولادت ۱۰ ربیع الثانی یوم یکشنبہ ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۷ء بمقام محل سرا فرنگی محل ہوئی چونکہ پیدائش رات کے وقت ہوئی اس لئے کتابوں میں ۱۱ ربیع الثانی درج ہے۔ ا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تذکرہ علماء فرنگی محل کے مؤلف مولانا عنایت اللہ فرنگی محلی لکھتے ہیں۔

اس آفتاب عزوکمال کا طلوع ۱۰ ربیع الثانی ۱۲۹۵ھ یوم یکشنبہ مطابق ۱۴ اپریل ۱۸۷۸ء کو ملک العلماء ملا حیدر کی محل سرائے سے ہوا۔ ۲۔

دونوں تذکرہ نگار نے صرف قمری تاریخ میں موافقت کی ہے جبکہ سن پیدائش کے بارے میں دونوں مختلف البیاین ہیں البتہ اتنا تو طے ہے کہ مولانا کی ولادت انیسویں صدی عیسویں کی آٹھویں دہائی کے درمیان ہوئی۔

نام ونسب:

آپ کا اصل نام وہی ہے جس نام سے آپ کو دائمی شہرت ملی۔ مولانا عنایت اللہ صاحب رقمطراز ہیں۔

جد امجد نے قیام الدین محمد عبدالباری اسم گرامی تجویز کیا سچ ہے ان اسماء بنی آدم تنزل من السماء خدا نے اس نام کی برکت سے مولانا کو واقعی قیام الملت والدّین بنا دیا۔ ۳۔

آپ کا سلسلہ نسب میزبان مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء صحابی رسول حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے اور اسی نسبت سے علماء فرنگی محل اپنے آپ کو انصاری لکھتے ہیں۔

شجرہ نسب اس طرح ہے۔

مولانا قیام الدین عبدالباری ابن مولانا عبدالوہاب ابن مولانا عبدالرزاق ابن مولانا جمال الدین ابن مولانا علاؤ الدین ابن ملا احمد انوار الحق ابن ملا عبدالحق ابن ملا سعید ابن ملا قطب الدین شہید سہالوی قدس سرہٗ جو صحابی رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ کی اولاد میں ہیں۔ ۴۔

تعلیم وتربیت:

مولانا نے جس گھرانے میں اپنی آنکھیں کھولیں وہاں علوم نبویہ کی دولت لازوال سے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سرفراز ہونا ایک فطری امر تھا کیونکہ اپنے ہی خاندان میں جید علماء وفضلاء اور صاحب حال صوفیاء کی ایک جماعت پہلے سے ہی موجود تھی اوپر سے دور دراز مقامات سے متلاشیان گوہر علم کی کشاں کشاں آمد اور وقت کے بڑے بڑے فقہا ومشائخ کا آنا جانا نیز مسائل شرعیہ کے حل کے لئے عوام الناس کا رجوع کرنا ان سب چیزوں نے مل کر ایک ایسا پر بہار ماحول قائم کر دیا تھا جس میں نخواستہ مزاج شخص بھی خواستگاروں کی بھیڑ میں نظر آتا تھا۔ چنانچہ مولانا کی پرورش وپرداخت پر اس عرفانی ماحول کا ایسا کامل اثر مرتب ہوا کہ قلیل عرصہ میں مولانا کو اپنے وقت کے مروجہ تمام علوم وفنون پر مکمل گرفت حاصل ہو چکی تھی۔

آپ کی تعلیمی سرگرمیوں کا ایک سرسری جائزہ پیش کرتے ہوئے مولانا عنایت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

جب عمر مبارک پانچ سال کی ہوئی جد امجد کی خدمت میں اسم تسمیہ خوانی ادا ہوئی اور قرآن شریف حافظ حاتم علی صاحب اور بعد کو حافظ عبدالوہاب صاحب نبیرہ نواب ظہیر الدولہ مرحوم سے حفظ کیا اور فارسی وحساب وغیرہ کی تعلیم متفرق اساتذہ سے حاصل کی اس کے بعد کتب درسیہ کی تحصیل شروع فرمائی ۱۳۱۸ھ میں ختم درس فرمایا۔۵۔

اساتذہ:

میزان سے لیکر متوسطات تک اکثر کتب حضرت مولانا عبدالباقی مدظلہ العالی سے پڑھی۔۔۔۔۔۔۔ قطبی مع حاشیۂ سید، میبذی، خلاصۃ الحساب، اقلیدس، تفسیر جلالین اور نفحۃ الیمن مولانا غلام احمد پنجابی سے پڑھیں مطولات میں سے اکثر معقولات مثلاً شرح مسلم ملا حمد اللہ سندیلوی، قاضی مبارک، حواشی میر زاہد بر ملال جلال وبر امور عامہ، شرح مواقف، شرح ہدایۃ الحکمت للشرازی، شمس بازغہ، شرح ملخص للعلامہ الچغمینی بست باب الاصطرلاب، حاشیہ خیالی بر شرح عقائد نسفی اور اصول فقہ میں مسلم الثبوت مولانا عین القضاۃ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں اور میر زاہد رسالہ مع حاشیہ مولانا غلام یحیٰ ودیگر منقولات مطولات مولانا عبدالباقی صاحب سے پڑھیں اور ہدایہ وصحیح بخاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دوبارہ استاذ الوقت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(غالباً مولانا عبدالحی علیہ الرحمہ) سے پڑھیں ختم کتب کے بعد مولانا عبدالباقی صاحب نے اپنے مرویات کی مع مسلسلات وغیرہ کے اپنے سامنے پڑھوا کر اجازت عنایت فرمائی۔۶؎

حرمین طیبین کا پہلا سفر:

۱۳۰۹ھ دور کمسنی میں اپنے والدین کریمین کے ہمراہ زیارت حرمین شریفین کے لئے تشریف لے گئے جب مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو وہاں کے محدث وفقیہ سید علی بن سید ظاہر وتری علیہ الرحمہ نے والد ماجد کے ساتھ آپ کو اور بڑے بھائی کو حدیث کی سند واجازت عطا فرمائی۔ حالانکہ ابھی آپ محض چودہ سال کے تھے اس بنا پر آپ کے والد نے اعتراض بھی کیا۔

تذکرہ نگار لکھتے ہیں۔

مولانا کے والد ماجد نے سید علی وتری رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرے اس بچہ نے تو ابھی تک عربی شروع بھی نہیں کی ہے؟ محدث موصوف نے جواباً ارشاد فرمایا کہ میں نے ان کو اس طرح سند دی ہے جس طرح حافظ ابن حجر عسقلانی حافظ سیوطی (رحمہما اللہ) کو اجازت مرحمت فرمائی تھی۔۷؎

دوسرا سفر اور مشائخ کبار سے ملاقات واجازات:

۱۳۲۱ھ میں ایک بار پھر حرمین شریفین سمیت بغداد وبصرہ کا سفر فرمایا۔ تمام مقامات مقدسہ میں اطمینان سے حاضری دی اور اس دیار کے کبار علماء ومشائخ کرام سے ملاقات اور علمی استفادہ کیا۔ بغداد شریف کی حاضری کے دوران فرزند غوث پاک نقیب الاشراف سید عبدالرحمن گیلانی علیہ الرحمہ نے اجازت سلاسل کے علاوہ سند حدیث بھی مرحمت فرمائی۔

چونکہ ۱۳۲۱ھ شہر شعبان ہی میں آپ نے رخت سفر باندھا تھا اس لئے مقامات طیبہ کی زیارت کے بعد شروع ذی الحجہ میں حج کے لئے تشریف لے گئے حج سے فارغ ہونے کے بعد مدینۃ الرسول حاضر ہوئے اور سبز گنبد کے ملکوتی سایوں میں خوب اکتساب فیض کیا۔ اس دوران محدث وقت حضرت سید علی وتری رحمۃ اللہ علیہ سے درس حدیث بھی لیا اور ان سے ودیگر اجلۂ علماء سے سند حدیث بھی حاصل کی اور ایک طویل مدت تک انوار رسول وتجلیات ربانی سے مالا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مال خطے میں قیام کرنے کے بعد یکم رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ میں وطن واپس ہوئے۔۸۔

مولانا کا مسلک اور عقائد ونظریات

مولانا کی پوری زندگی مذہب حقہ کے اثبات اور فقہ حنفی کی اشاعت میں گذری۔آپ اپنی تحریر وقلم کے ذریعہ تاحیات اعدائے دین اور گستاخان رسول کی سرکوبی کرتے رہے حتی کہ وقت کے ایک زبردست سیاسی قائد ہونے کے باوجود اپنے عقائد ونظریات کے تصلب میں کوئی حرف نہیں آنے دیا۔

ہمیں سخت حیرانی ہوتی ہے مولانا کے ان بدخواہوں پر جو دو ایک فروعی اختلاف کو لیکر مولانا جیسے اہل سنت کے تاجدار کے عقائد ونظریات کو مشکوک وشکستہ بنانے کی کوشش کررہے ہیں اللہ تعالی بہتر جانتا ہے کہ ان حرکتوں کے پس پردہ کونسا جذبہ کارفرما ہے مگر اس اس طرح کی غلط ذہنی پرورش سے ملت کو جو خسارہ ہورہا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

مولانا کے عقائد ونظریات کے تعلق سے کسی صفائی پیش کرنے کی حالانکہ قطعی کوئی ضرورت نہیں تاہم شک وارتیاب کے شکار ذہنوں کی صفائی تسکین قلب کے لئے اس کا ذکر مناسب سمجھتا ہوں۔

اس وقت ''فتاویٰ قیام الملت والدین حصہ اول'' کا ایک پرانا نسخہ میرے پیش نظر ہے جو فرنگی محل کے اکابر علماء کے فتوؤں پر مشتمل ہے جس کی جمع وترتیب کا کام خود مولانا نے انجام دیا تھا۔اس میں مولانا نے ایک خاص رعایت یہ برتی ہے کہ جہاں کہیں آپ کو کچھ کمی نظر آئی یا کچھ تردد ہوا تو اس کے آگے ''جامع الفتاویٰ'' کا نوٹ لگا کر تسلی بخش وضاحت فرمادی ہے۔

پیش ہے فتاویٰ قیام الملت کی روشنی میں مولانا کے افکار وعقائد کی چند جھلکیاں۔

۱- جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ خدا تعالی کا جھوٹ بولنا ممکن ہے وہ کافر ہے۔ص/ ۲۷۳

۲- جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنے کو ممکن قرار دے کافر ہے۔ص/ ۳۷

۳- رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام متعلقات کی توہین کفر ہے:ص ۱۶۷

۴- نبی اکرم صلی اللہ علیہ اسلم کو بعطائے الہی علم غیب حاصل تھا بلکہ جمیع ما کان وما یکون کا علم

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

آپ کو دیا گیا۔ص/ ۱۹۰ / ۶۹

۵- انبیاء اور اولیاء کو علم غیب سے بالکل خالی سمجھنا معاذ اللہ کفر سے خالی نہیں کیونکہ اس سے بعض آیات قرآنیہ و وسعت قدرت کا انکار لازم آتا ہے۔ص/ ۷۷

۶- اہل سنت و جماعت کے نزدیک صراحتاً ثابت ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اولین، آخرین، ماضی، مستقبل، بدء خلق تا قیامت، ما کان و ما یکون بلکہ تمام جزء اور کل کا علم عطا فرمایا ہے۔ص/ ۴۷

۷- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شفیع ہونے میں شک کرنے والا یا تو دشمن رسول ہے یا ملحد و بے دین ہے یا پھر زندیق ہے۔ص/ ۷۸

۸- میلاد شریف کو کسی کے جنم دن وغیرہ سے تشبیہ دینا کفر ہے۔ص/ ۱۶۷

۹- قیام بوقت ذکر ولادت خیر الانام جائز و مستحسن ہے اور احادیث سے ثابت ہے۔ ص/ ۹۷

۱۰- مزار پر چادر فاتحہ اور میٹھائی پیش کرنا مستحسن ہے۔ص/ ۱۷۷

۱۱- اثار بزرگان و تبرکات کی تعظیم جائز ہے۔ص/ ۱۸۲

۱۲- مصنف تقویۃ الایمان نے بلاشبہ (مولوی اسماعیل دہلوی) توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ص/ ۱۹۰

۱۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین مؤمن تھے۔ص ۱۹۴

۱۴- انبیاء کرام علیہم السلام اور ملائکہ کے سوا کوئی بھی معصوم عن الخطا نہیں ص/ ۲۷۵

۱۵- خلیفہ برحق علی الترتیب سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا عمر فاروق، پھر سیدنا عثمان غنی، پھر سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہیں۔ص ۲۰۳

۱۶- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلے میں بدظنی سے زبان اور دل کو بچانا واجب ہے۔ص/ ۲۵۸

۱۷- جو شخص یزید پلید کو امام برحق اور سید الشہداء کو باغی کہے، گمراہ و گناہ گار ہے اس پر توبہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

واجب ہے۔ص/ ۲۱۲

۱۸- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور ہیں یہی عقیدہ صحیح ہے۔ص/ ۳۰

۱۹- بحق نبی دعا میں کہنا بمعنی وسیلہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ثابت ہے۔ ص/ ۳۰

۲۰- عبدالنبی، عبدالرسول نام رکھنا جائز ہے ص/ ۳۷۸

۲۱- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء، والقحط والمرض والالم کہنا بالکل جائز ہے اور درود تاج کے تمام مندرجات درست ہیں۔ص/ ۸۱

۲۲- ذکر مولود شریف بدعت سیۂ ہرگز نہیں بلکہ امر مندوب ہے۔ص/ ۸۶

۲۳- قیام بوقت صلوٰۃ وسلام کو جو لوگ بدعت سیہ کہتے ہیں وہ خطا کرتے ہیں۔ص/ ۱۰۱

۲۴- نام اقدس سن کر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔ص/ ۱۰۷

۲۵- جو شخص میلاد شریف کی توہین کرے مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ص/ ۱۰۶

۲۶- فرقہ وہابیہ فرقہ مفسدین اس کے پیچھے نماز درست نہیں۔اپنے عقائد کے تحفظ کے لئے ان کے ساتھ مخالطت اور مجالست اور ان کو اپنی مسجد میں آنے دینا جائز نہیں ص/ ۲۷۲/ ۲۷۳

۲۷- حقیقت کی آگاہی کے بغیر کسی پر لعن طعن کرنا الزام لگانا وہابی اور بے ایمان کہنا ہر مسلمان کے حق میں کبیرہ ہے۔ص/ ۳۱۹

تدریسی خدمات اور تلامذہ

فرنگی محل اس وقت مرکز علم وفن بنا ہوا تھا۔ دور دراز مقامات سے طلبہ تحصیل علوم کیلئے یہاں کثرت سے آیا کرتے تھے اور آپ نے ان کی علمی تشنگی کی تسکین کے لئے مدرسہ ''نظامیہ'' قائم کر رکھا تھا۔ جس میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم بھی پڑھائے جاتے تھے۔ اور آپ بذات خود اس میں درس دیا کرتے تھے۔ جس کی بدولت یہ مدرسہ چند ہی ایام میں اپنی شہرت کی معراج کمال تک پہنچ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ملک وبیرون ملک میں آپ سے اکتساب

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فیض کرنے والوں کی ایک بڑی جماعت تیار ہوگئی جن کی علمی نشانیاں آج بھی موجود ہیں۔

آپ کے تلامذہ دائرہ شمار سے اس لئے باہر ہے کہ نہ آپ نے اس کی باضابطہ کوئی فہرست مرتب فرمائی تھی اور نہ کبھی اس کی ضرورت محسوس کی البتہ آپ کے تذکرہ نگاروں نے اپنی معلومات کے مطابق جو فہرست ترتیب دی ہے وہ کافی طویل ہے جس میں اکثریت ایسے علماء وفضلاء کی ہے جن کی علمی خدمات سے اسلامی دنیا کا بیشتر حصہ مالا مال ہے۔ چند معروف اسماء یہ ہیں۔

مولانا عبدالقادر صاحب فرنگی محلی، مولانا قطب میاں صاحب فرنگی محلی، محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرفی کچھوچھوی، مولانا سید محی الدین اشرف کچھوچھوی، مولانا عبدالحمید صاحب بنگلہ دیشی، مولانا غلام جیلانی صاحب اعظمی، مولانا سید نورالحسن صاحب اجمیری، مولانا سید محمد احمد صاحب اجمیری، مولانا محمد میاں صاحب الہ آبادی، مولانا شاہ حیات احمد صاحب ردولوی وغیرھم۔

تصانیف:

مولانا نے اپنے پیچھے مختلف موضوعات پر مشتمل علمی تصنیفات کا ایک عظیم ذخیرہ چھوڑا ہے۔ تذکرہ علماء فرنگی محل کے مؤلف نے آپ کی تصنیفات کی ایک ناتمام فہرست پیش کی ہے جو حسب ذیل ہیں۔

علم صرف (۱) تحفۃ الاخوان (۲) ہدیۃ الخلان[۱] (۳) المنتخب (۴) سلسلۃ الذہب (۵) تسہیل الصرف (۶) جامع الفوائد (۷) ارتقاء الشرف (۸) مقدمۃ الصرف (۹) شرح ہدایۃ الصرف (۱۰) شرح فصول اکبری

علم نحو (۱۱) نورالصباح شرح المصباح (۱۲) ہدیۃ الطلبہ (۱۳) شرح ہدایۃ النحو (۱۴) حاشیہ الفیہ

حکمت (۱۵) تحفۃ الاصحاب (۱۶) عین الصواب (۱۷) حاشیۃ النافعہ علی ظفرۃ الزاویہ[۲] (۱۸) رسالہ فی الہیئۃ القدیمہ والجدیدہ

منطق (۱۹) اعتصام الاذہان (۲۰) شرح الایساغوجی (۲۱) تقریب الاذہان

۱۔ ہدیۃ الخلافت ۲۔ حاشیۃ نافعہ علی ظفر الذاہب (حیات وخدمات۔ از نزہت فاطمہ)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فقہ (۲۲) الانصاف فی الاوقاف (۲۳) الدرر الفاخرہ للذریۃ الطاہرہ (۲۴) العمل المغفور (۲۵) رحمۃ الغفور (۲۶) خیر الزاد (۲۷) الفیض الرحمانی (۲۸) قرۃ العین (۲۹) حیات اولی الالباب (۳۰) الخطر (۳۱) رسالہ فی تحقیق الجزیہ (۳۲) احقاق السماع (۳۳) احسن القربات (۳۴) رجم الشیطان (۳۵) غایۃ المامول (۳۶) القول المؤید (۳۷) کشف الحال (۳۸) طعن الانسان (۳۹) التعلیق المختار (۴۰) رسالہ فی مسائل الطہارۃ (۴۱) ذب الطاعنین[1] (۴۲) خیر الدعا (۴۳) الحرز المصنون (۴۴) رحمۃ الامۃ (۴۵) صرع الجان (۴۶) فتاویٰ قیام الملت والدین (۴۷) تعلیق الازہار (۴۸) البیان المسلم فی ترجمۃ الکلام المبرم فی نقض القول المحکم (۴۹) العمل الماجور بترجمۃ المبرور فی رد القول المنصور (۵۰) الحج المغفور بترجمۃ السعی المشکور فی رد المذہب الماثور (۵۱) محاسن جمیلہ (۵۲) سوق الایمان[2] (۵۳) رسائل متعلق ذبیحۃ البقر (۵۴) الاصلاح

فرائض (۵۵) کتاب الفرائض (۵۶) حاشیۂ سراجیہ (۵۷) الاظہار فی توریث الاماء والاصہار

کلام (۵۸) غایۃ الکلام (۵۹) زبدۃ الفرائد (۶۰) کتاب العقائد (۶۱) سائنس وکلام

اصول فقہ (۶۲) ملہم الملکوت شرح مسلم الثبوت (۶۳) نہایۃ الانکشاف فی درایۃ الاختلاف (۶۴) اعجاز الابصار شرح المنار

حدیث (۶۵) الآثار المحمدیہ (۶۶) الآثار المتصلہ (۶۷) الدرہ الباہرہ فی الاحادیث المتواترہ (۶۸) شفاء الصدور (۶۹) راحۃ الفواد (۷۰) الارشاد فی الاسناد (۷۱) الباقیات الصالحات (۷۲) الہیاکل المعنویہ فی شمائل النبویہ (۷۳) اربعین حدیث (۳ عدد) (۷۴) آثار الامامۃ (۷۵) الاربعین الزاجرہ فی الحوادث الحاضرہ (۷۶) المذہب المؤید بما ذہب الیہ احمد (۷۷) ہدیۃ الطیبہ لصلۃ ابن ابی شیبہ (۷۸) الذہب عن ابی حنیفہ بما طعن بہ ابن قتیبہ

تفسیر (۷۹) فیض القادر تفسیر آیۃ الفاخر (۸۰) بیان القرآن (۸۱) تفسیر الطاف الرحمن

---

[1] ذب الطاعنین۔ [2] صوت الایمان (حیات وخدمات از: نزہت فاطمہ)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سیر (۸۲) تنویر الصحیفہ (۸۳) شہادت الحسین (۸۴) تنشیط المحبین (۸۵) رسالہ فی الوفات (۸۶) رسالہ فی المعراج (۸۷) مختصر التاریخ (۸۸) اصول التاریخ (۸۹) الاثار الاول (۹۰) تحفۃ الاخلاء (۹۱) جلاء الابصار (۹۲) الھدایۃ المنیفہ (۹۳) الرحلۃ الوافیہ (۹۴) الرحلۃ الحجازیہ (۹۵) حسرت المستر شد لوصال المرشد (۹۶) عرس حضرت بانسہ (۹۷) ملفوظ حضرت سید السادات (۹۸) مقدمۃ التعلیق المختار علی کتاب الآثار (۹۹) تسہیل المنہج فی اسماء رجال کتاب الحج (۱۰۰) مقدمہ حاشیہ سیر صغیر و سیر کبیر

تصوف وسلوک (۱۰۱) افضل الشمائل (۱۰۲) سبیل الرشاد[۱] (۱۰۳) رسالۃ النصیحہ (۱۰۴) نظم الفوائد (۵) محاسن یوسفی (۱۰۶) حاشیہ فصوص الحکم (۱۰۷) رسالہ اذکار و اشغال

ادب (۱۰۸) حاشیہ حماسہ (۱۰۹) شرح قصیدہ بردہ۔

ان تصانیف کے علاوہ مختلف کتب درسیہ پر حواشی ہیں جیسے حاشیہ شرح مسلم قاضی، حاشیہ میر زاہد، رسالہ حاشیہ علی حاشیہ غلام یحیٰ، حاشیہ شرح ھدایۃ الحکمۃ، حاشیہ شمس بازغہ، حاشیہ نور الانوار، حاشیہ اصول بزدوی، حاشیہ شرح مشکوٰۃ اور رسالہ سائنس وکلام جس کی چونتیس جلدیں ہیں ان میں سے صرف ایک جلد شائع ہوئی۔۹۔

اخلاق واوصاف:

آپ حسین ووجیہ چہرہ اور میانہ قد وقامت کے مالک تھے۔ سراپا وقار وتمکنت میں ڈوبا ہوا دیکھنے والا پہلی ہی نظر میں مرعوب ہو جاتا تھا مگر ملنسار اسقدر کہ ایک ہی ملاقات میں آدمی برسوں کی صحبت کا لطف اٹھائے۔

ہر چیز شرعی نقطہ نظر سے دیکھتے اور ہر کام دائرہ شریعت میں رہ کر انجام دیتے۔ سیاست میں حالانکہ آپ کو بلند پائیگی حاصل تھی مگر شریعت اسلامیہ اور قوم وملت کے مفاد کا اتنا خیال کہ اسی کو اپنی سیاست وقیادت کا عنوان خاص بنائے رکھا۔

ہمہ وقت باوضو رہا کرتے نماز پنجگانہ کبھی قضا نہ ہونے دی سوائے ایکبار کے کہ دوران

۱۔ سبیل الارشاد۔ (حیات وخدمات از: نزہت فاطمہ)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سفر ٹرین کہیں رُکی نہیں اور نماز کا پورا وقت رخصت ہوگیا۔ تاہم عمر بھر اس پر اظہار تاسف وندامت فرماتے رہے۔ جماعت کے اس درجہ پابند تھے کہ سفر میں بھی دو آدمی ہمیشہ اس لئے ساتھ رکھتے تا کہ جب کہیں وقت ہو جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جا سکے۔ اوراد و وظائف اور نفلی صیام وصلواۃ ترک نہیں کرتے حتی کہ نماز پنجگانہ کے علاوہ شب وروز کی دیگر نفلی نمازیں پوری پابندی سے ادا فرماتے اور تلاوت قرآن سے زبان وقلب تر کرتے رہتے۔

فقراء ومساکین اور محتاجوں کا خاص خیال رکھتے ان کی ضرورتیں پوری کرنے کی کوشش کرتے۔ نادار طلبہ کی حاجت روائی کرتے اور ہمیشہ اس فکر میں رہتے کہ سوال کرنے والا محروم نہ لوٹے۔

آپ جہاں پر ایک زبردست فقیہ، محدث اور عابد شب زندہ دار تھے وہیں بحر سلوک تصوف کے بھی ماہر شناور تھے اور اس باب میں بھی قابل قدر خدمات انجام دیں چنانچہ تقریباً دس کتابیں تصوف کے عنوان پر تصنیف فرمائیں اور طلبہ کو حدیث، تفسیر وفقہ کے ساتھ ساتھ مثنوی مولانا روم اور فصوص الحکم کا بھی درس دیا کرتے تھے جس میں مریدین بھی حاضر رہتے۔

آپ قادری مشرب رکھتے تھے۔ شہنشاہ قادریت حضرت سید عبدالرزاق بانسوی قدس سرہ کے خانوادہ سے فرنگی محل میں قادری سلسلہ آیا تھا اور نسلاً بعد نسل یہاں کے علماء اسی سلسلے میں داخل ہوتے رہے چنانچہ آپ نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب انصاری قادری فرنگی محلی سے قادری سلسلے میں بیعت کی اور خلافت واجازت حاصل کی جبکہ وقت کے مشائخ کبار سے مختلف سلاسل کی خلافت واجازت حاصل تھی لیکن قادری مشرب میں مرید کیا کرتے۔

خشیت الٰہی، حب رسول اور اولیاء کرام کی عقیدت سے پوری زندگی معمور تھی۔ مزارات بزرگان پر کثرت سے حاضری دیا کرتے خاص طور سے سلطان الہند خواجہ غریب نواز، شیخ العالم حضرت احمد عبدالحق ردولوی اور فرزند غوث الاعظم حضرت سید عبدالرزاق بانسوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ کے آستانے پر سال میں کئی بار تشریف لے جاتے۔ یہاں تک کہ جن دنوں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

آپ کا وصال ہوا عرس غریب نواز میں جانے کی تیاری فرما رہے تھے۔

وصال:

قدرت نے زندگی کی ہر چیز آپ کو وافر مقدار میں عطا کی تھی سوائے عمر کے کیونکہ محض اڑتالیس (۴۸) سال کی عمر میں آپ اس دار فانی سے دار جاویدانی کی طرف رحلت فرما گئے اور بہت سے علمی کارنامے تشنۂ تکمیل رہ گئے۔

وفات کا سبب فالج کا شدید اثر بتایا جاتا ہے جس سے علاج بسیار کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکے۔ مولانا عنایت اللہ صاحب لکھتے ہیں ''۲ رجب ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۷ رجنوری ۱۹۲۶ء روز یکشنبہ کو تقریباً پونے چار بجے سہ پہر کو جبکہ مولانا نماز عصر کے لئے تہیہ فرما رہے تھے دفعتاً داہنے جانب فالج کا شدید حملہ ہوا جس نے ہوش واحساس ظاہری کو زائل کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔قطب میاں صاحب (صاحبزداہ) کو چار دن قبل اجمیر شریف عرس کی غرض سے آپ نے بھیجا تھا اور خود بھی ۳ رجب کو روانہ ہونے والے تھے۔ قطب میاں صاحب کو آپ کی حالت کی بذریعہ تار اطلاع دی گئی فوراً قطب میاں صاحب روانہ ہوئے اور وفات سے چند گھنٹے قبل پہنچے مولانا کے حواس ظاہری پر گو فالج کا کامل اثر تھا مگر اس پر بھی نماز کے اوقات میں آخر وقت تک قبلہ رخ ہو کر بایاں ہاتھ اٹھا کر نماز میں مشغول ہو جاتے قطب میاں صاحب کے آنے پر صاحبزادہ والا تبار حضرت میاں سید شاہ ممتاز احمد صاحب قبلہ نے پکار کر فرمایا کہ قطب میاں صاحب آ گئے ہیں قطب میاں صاحب کو سینے لگا کر دو تین مرتبہ تھپ تھپایا۔

۔۔۔۔۔آگے لکھتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔تقریباً سوا گیارہ بجے شب کو ۴ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹ رجنوری ۱۹۲۶ء روز سہ شنبہ (شب چہار شنبہ) کو حضرت نے رحلت فرمائی ۔شہر بھر میں ایک تہلکہ اور کہرام تھا صبح کو بعد فجر سے غسل شروع ہوا اور ۱۰ ربجے کے قریب جب جنازہ تیار ہوا اول حضرت مخدوم شاہ مینا قدس سرہٗ پر لے گئے اور وہاں حضرت قطب

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

میاں صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد باغ حضرت مولانا انوار الحق کے متصل سڑک پر دوبارہ جناب حکیم مولوی وہاج الحق صاحب نے نماز پڑھائی جن لوگوں نے نماز میں شرکت کی ان کی تخمینی تعداد ۲۵۔۳۰ ہزار سے زائد تھی۔اس دن عام اہل اسلام کی دوکانیں اور تمام مدارس اسلامیہ، سرکاری منڈی سب بند تھی تقریباً پونے چار بجے دفن واقع ہوا اور چار بجے کے قریب ہم لوگ واپس ہوئے۔مٹی دینے کا سلسلہ دوسرے دن تک جاری رہا۔۱۰؎

مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی ہشت پہلو زندگی کا یہ ایک اجمالی خاکہ ہے جو ہم نے پیش کیا ورنہ اگر شرح وسبط کے ساتھ اس کا جائزہ لیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہونے سے کوئی امر مانع نہیں ہوگا۔

تاہم مولانا کے عقائد ونظریات، مسلک ومشرب اور معمولات کیا تھے اس مختصر سی تحریر سے بخوبی عیاں ہیں۔مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں مولانا کی خدمات جلیلہ کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

گدائے شیخ العالم

محمد احمد رضا اشرفی مصباحی حنفی دیناجپوری

خادم التدریس والافتاء جامعہ چشتیہ خانقاہ شیخ العالم علیہ الرحمہ

ردولی شریف فیض آباد یوپی

۳۰/ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

۶/مارچ ۲۰۱۱ء بروز اتوار

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مآخذ

۱۔ مولانا عبدالباری حیات وخدمات از نزہت فاطمہ ص ۹۔
۲۔ تذکرہ علماء فرنگی محل از مولانا عنایت اللہ فرنگی محلی ص ۱۰۶۔
۳۔ ایضا
۴۔ مولانا عبدالباری فرنگی محلی حیات اور خدمات ۱۰۔
۵۔ تذکرہ علماء فرنگی محلی ص ۱۰۷۔
۶۔ ایضا
۷۔ ایضا
۸۔ ملخص از تذکرہ علماء فرنگی محل
۹۔ ایضا ص ۱۱۶/۱۱۷
۱۰۔ ایضا ص ۱۱۲/۱۱۳

نوٹ مولانا کا مسلک اور عقائد ونظریات فتاوای قیامیہ سے ماخوذ ہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حق حق حق

امام اعظم رضی اللہ عنہ: ایک اجمالی تعاوف

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم۔

نیر برج علم وحکمت، غواص بحر شریعت وطریقت، امام الائمہ، شمس الامہ، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات عالی مرتبت اس زمین پر یقیناً اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا ایک معجزہ اور دین اسلام کی ایک حجت باہرہ ثابت ہوئی ہے۔

کبار ائمہ ومحدثین نے آپ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا، علمی جلالت اور شان فقاہت کی داد دی اور عقل کی حدت وفکر کی وسعت پر عش عش کر اٹھے حتیٰ کہ بڑے بڑے ناقدین نے آپ کے فضائل ومناقب میں کتابیں لکھ ڈالیں۔ جبکہ میزان تنقید پر انھیں تولنے میں کوئی کسر بھی نہیں چھوڑی۔

ائمہ اربعہ میں سے آپ پر جس کثرت سے کتابیں لکھی گئیں دوسروں کو اس میں کم حصہ ملا ہے۔ مولانا شبلی نعمانی نے اسلام کے معتمد اور شہرۂ آفاق محققین کی طرف سے آپ پر لکھی جانے والی کتابوں کی ایک مجمل فہرست تیار کی ہے جس میں مندرجہ ذیل کتابوں کا ذکر ہے۔

۱-	عقود المرجان	امام احمد بن محمد صخاوی المتوفی ۳۲۱ھ
۲-	قلائد عقد الدر والعقیان	// // // //
۳-	مناقب النعمان	امام محمد بن احمد بن شعیب المتوفی ۳۵۷ھ
۴-	مناقب النعمان	شیخ ابوعبداللہ الصمیری المتوفی ۴۳۶ھ
۵-	مناقب النعمان	ابوالعباس احمد بن ا لصلت المتوفی ۳۰۸ھ
۶-	شقائق النعمان فی مناقب النعمان	علامہ جاراللہ زمخشری المتوفی ۵۳۸ھ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

۷- مناقب النعمان — موفق الدین احمد خوارزمی المتوفی ۵۶۸ھ
۸- کشف الآثار — امام عبداللہ بن محمد الحارثی
۹- مناقب النعمان — امام ظہیر الدین المرغینانی المتوفی ۵۰۶ھ
۱۰- مناقب النعمان — امام محمد بن محمد الکردری المتوفی ۸۶۷ھ
۱۱- کتاب الانتہا فی مناقب الثلث الفقہا — قاضی ابن عبدالبر المتوفی ۴۶۳ھ
۱۲- مناقب النعمان — ابن ابی العوام علامہ ذہبی
۱۳- الموہب الشریفہ
۱۴- بستان فی مناقب النعمان — شیخ محی الدین عبدالقادر القرشی المتوفی ۷۷۵ھ
۱۵- تبییض الصحیفہ — حافظ جلال الدین سیوطی
۱۶- عقود الجمان فی مناقب النعمان — محمد بن یوسف بن علی الدمشقی
۱۷- الخیرات الحسان فی مناقب النعمان — حافظ ابن حجر مکی
۱۸- قلائد عقود العقیان
۱۹- مناقب النعمان — شمس الدین احمد بن محمد الستواسی۔
۲۰- مناقب امام اعظم رسالہ فی فضل ابی حنیفہ — شیخ ابو سعید عتیق بن داود الیمانی
۱۲- نظم الجمان — شیخ صارم الدین ابراہیم بن محمد بن دقماق المتوفی ۸۰۹ھ
۲۲- مناقب الامام الاعظم — مولانا محمد کامی افندی قاضی بغداد المتوفی ۱۱۳۶ھ
۲۳- مناقب الام الاعظم — مستقیم زادہ سلیمان سعد الدین افندی،

(از سیرۃ النعمان)

کتب فقہ کے اکثر مصنفین نے مقدمات کتب میں آپ کا تذکرہ کیا ہے علاوہ ازیں اردو زبان میں آپ کی حیات وخدمات پر لکھی جانے والی مبسوط وغیر مبسوط کتابیں حد شمار سے متجاوز ہیں۔

نام ونسب اور پیدائش:

نام نعمان باپ کا نام ثابت کنیت ابو حنیفہ لقب الامام الاعظم کنیت اور لقب ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

شجرہ نسب اس طرح ہے نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ، علامہ سیوطی نے یوں بیان کیا ہے ''نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن ثابت بن قیس بن یزدگرد بن شہر یار بن نوشیرواں عادل بادشاہ'' علامہ ابن حجر مکی کے نزدیک یہ ہے ''ابن ثابت ابن زوطی ابن ماہ'' خطیب بغدادی نے امام کے پوتے اسماعیل بن حماد کی زبانی نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثاب بن نعمان بن مرزبان ہوں۔

امام صاحب کے دادا کے نام میں جو اختلاف پایا جاتا ہے اس کے متعلق شبلی لکھتے ہیں کہ۔

اسماعیل نے امام صاحب کے دادا کا نام نعمان بتایا اور پردادا کا نام مرزبان حالانکہ عام طور پر زوطی اور ماہ مشہور ہے۔ غالباً جب زوطی ایمان لائے تو ان کا نام نعمان سے بدل دیا گیا۔ اسماعیل نے سلسلہ نسب کے بیان میں زوطی کا وہی اسلامی نام لیا اور حمیت اسلام کا مقتضا بھی یہی تھا۔ زوطی کے باپ کا اصل نام غالباً کچھ اور ہوگا اور ماہ اور مرزبان لقب ہوں گے۔ کیونکہ اسماعیل کی روایت سے اس قدر اور بھی ثابت ہے کہ ان کا خاندان فارس کا ایک معزز اور مشہور خاندان تھا۔ فارس میں رئیس شہر کو مرزبان کہتے ہیں۔ اس لئے نہایت قرین قیاس ہے کہ ماہ اور مرزبان لقب ہیں نہ کہ نام۔ حافظ ابوالمحاسن نے قیاس لگایا ھیکہ ''ماہ اور مرزبان ہم معنی الفاظ ہوں گے'' انھوں نے قیاساً کہا، کیونکہ وہ فارسی زبان نہیں جانتے تھے، لیکن میں یقیناً کہتا ہوں کہ درحقیقت ماہ اور مرزبان کے ایک معنی ہیں۔ ماہ دراصل وہی ماہ ہے، جس کے معنی بزرگ اور سردار کے ہیں مشہور مصرعہ ہے ''نہ کہ راہ منزلت ماند نہ مہ راہ'' عربی لہجہ نے مہ کو ماہ کر دیا۔ (سیرۃ النعمان)

آپ کی پیدائش کس سن میں ہوئی اس بارے میں قدرے اختلاف ہے محققین علماء نے اس سلسلے میں تین اقوال ذکر کئے ہیں۔

۱- قول اول یہ ہے کہ آپ کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی۔ امام ذہبی، امام سیوطی، امام ابن حجر مکی امام ابونعیم فضل بن دُکین، امام ابن جوزی، امام عبدالقادر بن ابی وفا قرشی نے اسی کو قبول کیا ہے۔ خطیب بغدادی نے بھی اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ سے اسی کو نقل کیا ہے کہ میرے دادا ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ جمہور کے نزدیک یہی قول مختار ہے۔

۲- قول ثانی یہ ہے کہ آپ کی پیدائش ۷۰ھ میں ہوئی۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

امام ابوالقاسم سمنانی، امام ابن حبان، امام سمعان اور امام بدرالدین عینی وغیرہ نے اسی قول کو محقق مانا ہے۔

مشہور عالم مولانا سید تراب الحق قادری پاکستانی نے اپنی کتاب ''امام اعظم'' میں یہ اقتباس نوٹ کیا ہے۔

حضرت امام اعظم ۷۰ھ میں پیدا ہوئے سن ولادت میں اختلاف ہے علامہ کوثری مصری علیہ الرحمہ نے ۷۰ھ کو دلائل وقرائن سے ترجیح دی ہے۔ آپ ۸۷ھ میں اپنے والد کے ساتھ حج کو گئے وہاں صحابی رسول حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور ان سے حدیث سنی ۹۶ھ میں پھر حج کو گئے اور جو صحابہ زندہ تھے ان سے ملے۔ (سوانح بے بہائے امام اعظم: ۹۶ بحوالہ مقدمہ انوار الباری)

۳- قول ثالث یہ ہے کہ آپ کا سال پیدائش ۶۱ھ ہے۔

امام مزاحم اور ابو معشر طبری وغیرہ نے اس کی توثیق کی ہے۔ علامہ بدرالدین عینی، ابن حجر مکی، ابن ابی الوفا قرشی اور ابن خلکان سمیت بہت سے محققین علماء نے اس کو نقل کیا ہے مگر قیل کہکر اس کی تضعیف ظاہر فرمادی ہے۔ واضح رہے کہ آپ کا گھر اور مسکن کوفہ تھا اور آپ نسلاً عجمی تھے۔

تحصیل علم:

جس زمانہ میں امام صاحب کی ولادت ہوئی تھی کوفہ مختلف علوم وفنون کا سرچشمہ بنا ہوا تھا اور عروج وارتقاء کی پیشانی پر اس کی سنہری کرنیں چمک رہی تھیں۔ اس لئے عمر کا قافلہ جب منزل شعور تک پہنچا تو امام بھی اس سے متمتع ہوئے اور ابتدائی تعلیم کی تحصیل کی طرف متوجہ ہوئے مگر زیادتی رغبت رفاقت نہ کی لھذا ابتدائی تعلیم کے بعد آبائی پیشہ تجارت میں منہمک ہو گئے۔

لیکن قدرت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کی تشریح مختلف شکل میں ہونی تھی۔ دنیا کو تفہیم قرآن کی لذت اور تعبیر حدیث کی حلاوت سے آشنا ہونا تھا۔ چنانچہ چہرہ والضحیٰ کی رونق اور زلف واللیل کے پرتو کی ایک جداگانہ شکل امام اعظم ابوحنیفہ کے نام سے ظاہر ہوئی۔

فیاض مطلق نے امام اعظم کو جس قدرتی ذہانت اور فکری وسعت سے نوازا تھا اس کے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

آثار جبین ماتھے پر عیاں تھے۔

بالا ئے سرش زہوش مندی می تافت ستارہ بلندی

حضرت امام شعبی علیہ الرحمہ جیسے جوہر شناس مرد نے اس سعادت بختی کو ملاحظہ کر کے آپ کے افکار وخیالات کو مہمیز کیا اور یوں آپ کی زندگی علمی انقلاب کے طوفان سے لذت آشنا ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ جس علم کی طرف توجہ کی اس کے امام کہلائے۔

واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ''ایک دن آپ بازار جارہے تھے امام شعبی جو کوفہ کے مشہور امام تھے۔ان کا مکان راہ میں تھا۔سامنے سے نکلے تو انھوں نے یہ سمجھ کر کہ کوئی نوجوان طالب علم ہے پاس بلالیا اور پوچھا کہ کہاں جارہے ہو؟ آپ نے ایک سوداگر کا نام لیا امام شعبی نے کہا میرا مطلب یہ نہ تھا،تم پڑھتے کس سے ہو؟ آپ نے افسوس کے ساتھ جواب دیا کہ کسی سے بھی نہیں۔شعبی نے کہا کہ'' مجھ کو تم میں قابلیت کے جوہر نظر آتے ہیں،تم علماء کی صحبت میں بیٹھا کرو۔[۵]

امام شعبی کی نصیحت نے آپ کے دل میں جگہ بنالی اور پھر اس کے بعد آپ حصول علم میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔

علم فقہ کی طرف توجہ:

تحصیل علم فقہ کی طرف امام کی توجہ سب سے زیادہ کیوں ہوئی اس سلسلے میں علامہ سیوطی ،شافعی نے تاریخ بغداد سے اپنی کتاب ''تبییض الصحیفہ'' میں دو مشہور قول نقل کیا ہے ذیل میں اس کی تلخیص ملاحظہ ہو۔

خطیب بغدادی نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب میں نے تحصیل علم کا ارادہ کیا تو علوم کو اختیار کرنے اور اس کے انجام و عواقب کے بارے میں لوگوں سے استصواب کیا۔کسی نے کہا۔قرآن حفظ کرلو اور مسجد میں بچوں کو پڑھاؤ مگر کسی کو اتنا آگے نہ بڑھنے دو کہ تمھارے دبدبہ وحیثیت کے لئے خطرہ بن جائے۔میں نے اس بات کو ناپسند کیا۔پھر میں نے حدیث کی سماعت وکتابت اور حفاظت کے بارے میں پوچھا کہ اگر میں اس طرف کوشش کروں تو؟ لوگوں نے کہا کہ جب تم بوڑھے ہو جاؤ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

گے اور تمھارا حافظہ کمزور ہو جائے گا تو لوگ تم سے حدیث نہیں لیں گے اور بعد والے کذب سے متہم کریں گے۔ میں نے کہا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ علم نحو حاصل کرو میں نے انجام معلوم کیا تو انھوں نے کہا تین اشرفی یومیہ کما سکتے ہو۔ میں نے کہا آخرت میں اس کے لئے کوئی بھلائی نہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ شعر گوئی کرو میں نے کہا کہ اس سے کیا فائدہ؟ تو جواب دیا گیا کہ لوگ تمہاری تعریف کریں گے کاندھوں پر اٹھائیں گے اور لباس فاخرہ پہنائیں گے، لیکن اگر کسی کی ہجو و برائی کرو گے تو یقینا عصمت مآبوں پر تہمت لگاؤ گے۔ میں نے کہا کہ مجھے اس کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں۔ پھر میں نے کہا کہ اگر میں علم کلام میں غور وفکر کروں تو اس کا انجام کیا ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا کہ علم کلام کے محصلین بدگوئیوں سے محفوظ نہیں رہے۔ حتی کہ کسی کو زندیق کہا گیا کسی کو قتل کیا گیا اور کوئی ذلیل خوار ہوا۔ میں نے کہا کہ اگر میں علم فقہ حاصل کروں تو اس کے ثمرات کیا ہوں گے؟ تو انھوں نے کہا کہ لوگ تم سے سوال کریں گے، فتویٰ طلب کریں گے، اور عدل وانصاف چاہیں گے اگرچہ تو تم جوان ہو۔ اس پر میں نے کہا کہ اس سے بڑھ کر کوئی علم نفع بخش نہیں ہے لہذا میں نے فقہ پر استقامت کر لی اور اسے سیکھنے لگا۔ (تبییض الصحیفہ)

مذکورہ عبارت سے ہرگز یہ نہ سمجھا جائے کہ فقہ کے علاوہ دیگر علوم وفنون امام کے دسترس سے باہر تھے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ آپ ہر فن کے امام اعظم تھے۔ فرق بس اتنا ہے کہ آپ پر فقہ کا غلبہ تھا پھر مفہوم فقہ کے اندر جو جامعیت اور معنویت ہے وہ خود اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جس آدمی کو علوم مشہورہ متداولہ پر کمال عبور حاصل نہ ہو وہ مسائل شریعہ کے استنباط واستخراج سے دور رہے چہ جائے کہ ایسا شخص اس کے اصول وقواعد دریافت کرے اور مقام اجتہاد پر فائز ہو۔

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ زفر بن ہزیل کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ''میں نے علم کلام یعنی منطق وفلسفہ میں اتنا کمال حاصل کیا کہ لوگ میری طرف انگلیوں سے اشارہ کرتے تھے۔ میں حضرت حماد کے حلقہ درس میں ان کے سامنے بیٹھا تھا۔ ایک دن ایک عورت آئی اور

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال کیا کہ میرے مرد کی ایک عورت ہے وہ چاہتا ہے کہ اسے سنت کے مطابق طلاق دے اس کی کیا صورت ہوگی؟ امام صاحب فرماتے ہیں کہ مجھ سے اس کا جواب نہیں بنا اور اس سے کہا کہ تم حضرت حماد سے جا کر دریافت کرو اور جو کچھ وہ جواب مرحمت کریں مجھے اس کی اطلاع دو۔ اس عورت نے واپس آ کر حضرت حماد کا یہ جواب سنایا کہ مرد عورت کو ایسے طہر کی حالت میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو پھر اس سے علیحدگی رکھے یہاں تک کہ وہ دو حیض سے فارغ ہو کر غسل کر لے اس کے بعد وہ دوسرے سے نکاح کرنے کے لئے حلال ہو جائے گی۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ یہ جواب سن کر میں نے اپنے دل میں کہا کہ علم کلام میرے لئے بے کار ہے اور اسی وقت سے حماد کی مجلس کو اپنے لئے لازم کر لیا وہ جو کچھ فرماتے میں غور سے سنتا اور یاد رکھتا یہاں تک کہ انھوں نے مجھے دوسروں پر فوقیت دی اور اپنے روبرو حلقہ درس میں بیٹھانے لگے۔ میں نے مسلسل دس سال تک ان سے اکتساب علم کیا یہاں تک کہ ایک روز میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اپنا حلقہ الگ قائم کر لوں لیکن میں نے سوچا کہ ان سے جدائی ہرگز سود مند نہیں۔ اسی درمیان حضرت حماد کے ایک رشتہ دار کا بصرہ میں انتقال ہو گیا جس کے وہ تنہا وارث تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اپنی جگہ بیٹھایا اور حکم دیا کہ میرے واپس ہونے تک متعلقہ امور انجام دیتے رہو۔ وہ دو مہینے تک اپنی مجلس سے غائب رہے ان کی غیر حاضری میں میرے سامنے ایسے مسائل آئے جن کو میں نے سنا بھی نہیں تھا میں ان کا جواب دیتا اور لکھ کر اپنے پاس محفوظ کر لیتا۔ جب حضرت حماد تشریف لائے تو میں نے وہ مسائل جو تقریباً ساٹھ (۶۰) تھے ان کے ملاحظہ میں پیش کیا۔ انہوں نے چالیس (۴۰) مسائل میں میری موافقت کی اور بیس (۲۰) میں مخالفت۔ اس وقت میں نے یہ ٹھان لیا کہ ان کی مجلس سے کبھی جدا نہ ہوں گا۔ (تبییض الصحیفہ)

امام اعظم کی شان فقاہت:

امام صاحب کی شان فقاہت پر کچھ عرض کرنے سے قبل فقہ کہتے کسے ہیں جان لینا مناسب ہوگا۔ فقہ کے لغوی معنی الشق الفتح، یعنی پھاڑنا اور کھولنا لیکن اصطلاح شرع میں فقہ کی تعریف فقہا نے مختلف الفاظ سے کی ہے۔ علامہ زمخشری نے کتاب الحقائق میں اس کی تعریف یہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کی ہے والفقه حقیقته الشق الفتح، الفقیه الذی یشق الاحکام ویفتش عن حقائقها ویفتح مایستغلق منها فقہ کے حقیقی معنی ہیں پھاڑنا اور کھولنا، فقیہ وہ ہے جو احکام کا تجزیہ کرتا ہے اور ان کے حقائق کی تفتیش کرتا ہے اور مبہم و مغلق احکام کو کھول کر واضح کرتا ہے۔

علامہ جوہری رقمطراز ہیں الفقه الفهم ثم خص به علم الشریعة یعنی فقہ کے معنی فہم کے ہیں۔ پھر یہ لفظ علم شریعت کے لئے مخصوص ہو گیا۔

ابن منظور افریقی لکھتے ہیں الفقه العلم بالشی و الفهم له و غلب علی علم الدین، یعنی فقہ کسی چیز کے جاننے اور سمجھنے کو کہتے ہیں اور پھر اس کا غالب استعمال علم دین میں ہونے لگا۔ عام کتب فقہ میں فقہ کی تعریف یوں کی گئی ہے، هو العلم بالاحکام الشریعة العملیة المکتسب من ادلتها التفصلیة، یعنی فقہ ان عملی شرعی احکام کا علم ہے جنھیں تفصیلی دلائل سے اخذ کیا گیا ہو۔

مذکورہ تعریفات سے اس کے قائلین کی علمی عظمت اور فقہی جلالت کا اندازہ ہوتا ہے لیکن امام اعظم نے فقہ کی جو تعریف کی ہے وہ آپ ہی کی شایان شان ہے، فرماتے ہیں۔ الفقه معرفة النفس مالها و ماعلیها۔ یعنی فقہ نام ہے نفس کو نفع و نقصان پہنچانے والی چیزوں کو جاننے کا۔ اس کی تعریف کے اندر جو معنوی وسعت ہے اس کی پیمائش ناممکن ہے، کیونکہ نفس کو ضرور پہنچانے والی اشیا کی گنتی شاید ممکن ہو مگر نفع رساں چیزوں کا شمار ناممکن ہے کیونکہ وہ اللہ کی نعمتیں ہیں اور رب فرماتا ہے وان تعدا الخ، یعنی اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔ لہذا جب شمار ناممکن ہو تو معرفت کیونکر ممکن ہو سکتی ہے لیکن اس سے ہرگز یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ تعریف تکلیف مالا یطاق کی طرف مشیر ہے بلکہ امام صاحب جیسی صاحب علم و عرفان شخصیت سے یہی توقع تھی کہ وہ فقہ کی ایسی تعریف کریں جو علم و عمل دونوں کو جامع ہو جس میں شریعت و طریقت دونوں کی چمک ہوتا کہ فقہا و صوفیا اس سے یکساں طور پر سیراب ہوں۔ اور جستجو کا عمل پابہ رکاب رہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ امت محمدیہ کے وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے باضابطہ طور پر فقہی اصول وقواعد مدون کئے اور بعد کے ائمہ وفقہا نے انہیں اصول وقواعد کو اپنا مصدر و ماخذ بنایا اور اس

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

امر پر اتفاق کیا ہے کہ امام نے اپنے اصول میں مقاصد شرعیہ کی پاسداری اور اطلاق نص کی پابندی کے ساتھ ساتھ ایک عام انسان کی قدرت وسہولت کے جتنے لوازمات ہو سکتے تھے مثلاً ولایت نفس، شخصی آزادی، حقوق وملکیت کا تحفظ وتصرف، احترام انسانیت، فکر ونظر کی آزادی، عرف وتعامل حاجت وضرورت وغیرہ کی ساری گنجائش روا رکھی ہے جو کہ دوسری جگہ مفقود ہے۔

امام اعظم کی محدثانہ عظمت:

آپ جس طرح گروہ فقہا کے سرخیل اعظم تھے اسی طرح امام المحدثین کے منصب جلیلہ پر بھی فائز تھے۔ ہر چند کہ حاسدین نے آپ پر قلیل الحدیث ہونے کا الزام لگایا ہے اور کہا کہ آپ کو صرف سترہ ۱۷ حدیثیں یاد تھیں مگر سچائی یہ ہے کہ اس فن میں بھی آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔

علامہ ابن حجر مکی الخیرات الحسان میں لکھتے ہیں کہ "کسی ذہن میں یہ گمان بھی نہ آئے کہ امام ابوحنیفہ کو فقہ کے علاوہ دیگر علوم پر دسترس نہ تھی۔ حاش للہ، آپ علوم شرعیہ، تفسیر وحدیث اور علوم ادب وحکمت میں بحر ناپیدا کنار تھے اور ان میں سے ہر فن کے امام تھے۔

مناقب کردری میں ہے۔ امام عبدالرحمن المقری نے امام اعظم سے نوسو (۹۰۰) حدیثیں سماعت کیں۔ تاریخ بغداد میں ہے بشر بن موسیٰ کہتے ہیں کہ جب امام ابوحنیفہ کے شاگرد امام عبدالرحمن المقری ہم سے امام اعظم کی سند سے کوئی حدیث سناتے تو فرماتے حدثنا شاھنشاہ ، یعنی ہم سے شہنشاہ نے حدیث بیان کی ہے۔ کردری کہتے ہیں کہ محدث مکی بن ابراہیم نے آپ سے دس سال تک علم فقہ وحدیث کا اکتساب کیا۔ امام مکی بن ابراہیم امام بخاری کے استاذ ہیں اور بخاری کی بائیس ثلاثیات میں سے گیارہ ثلاثیات ان ہی سے مروی ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں امام اعظم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں امیر المومنین ابوجعفر (منصور) کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اے ابوحنیفہ آپ نے کسی سے علم (حدیث) حاصل کیا؟ میں نے جواب دیا عن حماد عن ابراھیم عن عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وعبداللہ بن مسعود وعبداللہ بن عباس یہ سنتے ہی ابوجعفر بول پڑا، بہت خوب، بہت خوب، آپ نے ان مبارک اور طیب وطاہر شخصیتوں کے ذریعہ اپنے علم کو حسب خواہش مضبوط اور پختہ کر لیا ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

امام ذہبی کہتے ہیں کہ آپ سے جن محدثین نے کثیر روایات حاصل کی ہیں وہ حد شمار سے باہر ہیں۔ امام موفق نے امام زفر کے حوالے سے لکھا ہے کہ بڑے بڑے محدثین جیسے زکریا بن ابی زائدہ، عبدالملک بن ابی سلمان، لیث بن ابی سلیم، مطرف بن طریف اور حصین بن عبدالرحمن وغیرہ جیسے جلیل القدر محدثین کو جب احادیث کے بارے میں کوئی دقت پیش آتی تو آپ کی طرف رجوع کرتے۔ مختصر یہ کہ امام صاحب کی محدثانہ عظمت سب کے نزدیک مسلم ہے، کبار محدثین نے آپ کو اس فن کا امام کہا ہے اور آپ کے علم وفضل کے اعتراف میں صفحات کے صفحات سیاہ کر ڈالے ہیں۔

شیوخ واساتذہ:

امام صاحب کے علمی تبحر پر براہ راست جن شیوخ کاملین کا عکس پڑا ہے ان کی فہرست کافی طویل ہے۔ حضرت ابن حجر مکی نے الخیرات الحسان میں امام ابوحفص کبیر کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ کے شیوخ واساتذہ کی تعداد چار ہزار تھی۔ انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپ کو چار ہزار تابعین سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے تبییض الصحیفہ میں ایک مجمل فہرست پیش کی ہے جو درذیل ہے۔

(۱) حضرت ابراہیم بن المنتشر (۲) اسماعیل بن عبدالملک بن ابی الصفیر (۳) جبلہ بن سحیم (۴) ابوہند الحارث بن عبدالرحمن ہمدانی (۵) الحسن بن عبداللہ (۶) الحکم بن عتیبہ (۷) حماد بن ابی سلیمان (۸) خالد بن علقمہ (۹) ربیعہ بن ابی عبدالرحمن (۱۰) زبیر الیامی (۱۱) زیاد بن علامہ (۱۲) سعید بن مسروق ثوری (۱۳) سلمہ بن کہیل (۱۴) سماکر ابن حرب (۱۵) ابی روبہ شداد بن عبدالرحمن (۱۶) شیبان ابن عبدالرحمن (۱۷) طاؤس بن کیسان (۱۸) طریف بن سفیان سعدی (۱۹) ابوسفیان طلحہ بن نافع (۲۰) عاصم بن کلیب (۲۱) عامر شعبی (۲۲) عبداللہ بن ابی حبیبہ (۲۳) عبداللہ بن دینار (۲۴) عبدالرحمن بن ہرمز اعرج (۲۵) عبدالعزیز بن رفیع (۲۶) عبدالکریم بن فارق بن ابی امیہ بصری (۲۷) عبدالملک بن عمیر (۲۸) عدی بن ثابت انصاری (۲۹) عطا بن ابی رباح (۳۰) عطا بن سائب (۳۱) عطیہ بن سعد عوفی (۳۲) عکرمہ مولیٰ ابن عباس (۳۳) علقمہ بن مرشد (۳۴) علی بن اقمر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۳۵)علی بن حسن زراد (۳۶)عمرو بن دینار (۳۷)عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود (۳۸) قابوس بن ابوظبیان (۳۹) قاسم بن معن بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود (۴۰) قتادہ ابن دعامہ (۴۱) قیس بن مسلمہ جدلی (۴۲) محاب بن وثار (۴۳) محمد بن زبیر حنظلی (۴۴) محمد بن سائب کلبی (۴۵) ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (۴۶) محمد بن قیس ہمدانی (۴۷) محمد بن مسلم بن شہاب زہری (۴۸) محمد بن منکدر (۴۹) مخول بن راشد (۵۰) مسلم بن بطین (۵۱) مسلم ملائی (۵۲) معن ابن عبدالرحمن (۵۳) مقسم (۵۴) منصور بن معتمر (۵۵) موسیٰ ابن ابی عائشہ (۵۶) ناصح بن عبداللہ محملی (۵۷) نافع مولیٰ ابن عمر (۵۸) ہشام ابن عروہ (۵۹) ابوعنان ہیثم بن حبیب (۶۰) ولید بن سریع مخزومی (۶۱) یحییٰ بن سعد انصاری (۶۲) یحییٰ بن عبداللہ الکندی (۶۳) یحییٰ بن عبداللہ جابر (۶۴) یزید بن صہیب فقیر (۶۵) یزید بن عبدالرحمن کوفی (۶۶) یونس بن عبداللہ بن ابی جہیم (۶۷) ابوجناب کلبی (۶۸) ابوحسین اسدی (۶۹) ابوزبیر مکی (۷۰) ابوسوار یا ابوسوداء سلمی (۷۱) ابوعون ثقفی (۷۲) ابوفروہ (۷۳) ابومعبد مولیٰ ابن عباس (۷۴) ابویعفور عبدی رضی اللہ عنھم۔

شیخ الاسلام حضرت انوار اللہ شاہ فاروقی حیدرآبادی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ''حقیقۃ الفقہ'' میں امام اعظم کے اساتذہ کی جو فہرست پیش کی ہے وہ تقریباً دس (۱۰) صفحات پر مشتمل ہے جس میں انہوں نے کتب حدیث میں ان کی مرویات کی نشاندہی بھی کی ہے۔ نیز امام موفق نے المناقب میں دوسو چوالیس (۲۴۴) اور صاحب عقود الجمان نے تین سو چوبیس (۳۲۴) اسماء ذکر کئے ہیں، جبکہ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ امام صاحب کے شیوخ کی تعداد تقریباً دس (۱۰) ہزار تھی واللہ اعلم۔

امام اعظم تابعی تھی:

ائمہ اربعہ میں یہ خصوصیت صرف امام اعظم ہی کو حاصل ہے کہ آپ شرف تابعیت سے مشرف ہیں۔ امام ذہبی، امام موفق، امام کردری، امام ابن حجر مکی اور امام جلال الدین سیوطی وغیرہ ائمہ محققین نے امام کے تذکرہ میں دلائل کے ساتھ اس کی وضاحت فرمادی ہے۔ چونکہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کتاب ''تنویر الصحیفہ فی تابعیۃ ابی حنفیہ میں علامہ عبدالباری فرنگی محلی نے صرف امام کی شان تابعیت پر ہی بحث کی ہے اس لئے اس سے قصداً اعراض کیا جاتا ہے۔

امام اعظم کا علمی تبحر:

امام اعظم کے علمی تبحر کا اندازہ کرنے سے بڑے بڑے ماہر علم وفن قاصر رہے۔ اس تعلق سے بس اتنا کہنا کافی ہوگا کہ آپ مجلس اجتہاد کے صدر نشین اور جماعت فقہا ومحدثین کے سردار اور قاعد تھے۔ تسکین خاطر کے لئے یہاں دو ایک واقعات کی جھلکیاں پیش ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے استاد حضرت سلمان بن اعمش سے کچھ مسائل دریافت کئے گئے، اس وقت وہاں حضرت امام اعظم بھی موجود تھے اور آپ ہی نے ان سوالات کا جواب دیا۔ امام اعمش نے حیرت سے امام اعظم سے پوچھا کہ آپ نے یہ مسائل کہاں سے سیکھے؟ تو امام اعظم نے جواب دیا کہ ان احادیث سے جو میں نے آپ سے روایت کی اور پھر وہ تمام احادیث مع اسانید حرف بحرف سنادیں۔ یہ دیکھ کر امام اعمش بے ساختہ بول پڑے، یا معشر الفقھا انتم الاطباء ونحن الصیالۃ انت ایھاالرجل اخذت بکلام الطرفین۔ اے گروہ فقہا تم طبیب ہو اور ہم محدثین عطار ہیں اور اے ابوحنیفہ تم نے تو دونوں کناروں کا احاطہ کرلیا۔ (مناقب النعمان)

ایک شخص کسی بات پر اپنی بیوی سے ناراض ہوا اور قسم کھا کر کہا کہ جب تک تو مجھ سے نہ بولے گی میں تجھ سے کبھی نہ بولوں گا۔ عورت تند مزاج تھی، اس نے بھی قسم کھالی اور وہی الفاظ دُہرائے جو شوہر نے کہے تھے، اس وقت غصہ میں کچھ نہ سوجھا مگر پھر خیال آیا تو دونوں کو نہایت افسوس ہوا، شوہر امام سفیان ثوری کے پاس گیا اور صورت واقعہ بیان کی۔ سفیان نے کہا، قسم کا کفارہ دینا ہوگا اس سے چارہ نہیں وہ مایوس ہو کر اٹھا اور امام ابوحنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فریاد کی کہ للہ آپ کوئی تدبیر بتایئے۔ اما صاحب نے فرمایا جاؤ شوق سے باتیں کرو۔ کسی پر کفارہ نہیں۔ امام سفیان ثوری کو معلوم ہوا تو نہایت برہم ہوئے اور امام ابوحنیفہ سے جا کر کہا کہ آپ لوگوں کو غلط مسئلے بتادیا کرتے ہیں۔ امام صاحب نے اس شخص کو بلا بھیجا اور کہا کہ تم دوبارہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

واقعہ کی صورت بیان کر جاؤ، اس نے اعادہ کیا، امام صاحب سفیان کی طرف مخاطب ہوئے اور کہا کہ میں نے پہلے جو کہا تھا اب بھی کہتا ہوں، سفیان نے کہا کیوں؟ فرمایا کہ جب عورت نے شوہر کو مخاطب کر کے وہ الفاظ کہے تو عورت کی طرف سے بولنے کی ابتداء ہو چکی تھی۔ پھر قسم کہاں باقی رہی۔ سفیان نے کہا حقیقت میں آپ کو جو بات وقت پر سوجھ جاتی ہے ہم لوگوں کا وہاں تک خیال بھی نہیں پہنچتا۔ (سیرۃ النعمان)

امام اعظم سے کسی نے پوچھا۔ ایک شخص کہتا ہے کہ مجھے جنت کی کوئی امید نہیں، میں اللہ سے نہیں ڈرتا مجھے دوزخ کی کوئی پرواہ نہیں، مردار کھاتا ہوں، نماز میں رکوع وسجود نہیں کرتا میں اس چیز کی گواہی دیتا ہوں جسے میں آج تک نہیں دیکھا میں حق سے نفرت کرتا ہوں اور فتنے سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے اپنے شاگردوں کی طرف دیکھا اور فرمایا اس شخص کی ان باتوں کا کیا جواب ہے؟ بعض شاگردوں نے کہا، ایسا شخص تو کافر ہو گیا بعض خاموش رہے۔ آپ نے اس گفتگو کو اس انداز میں سلجھایا اور فرمایا۔ یہ شخص جنت کی امید نہیں رکھتا صرف اللہ کی ذات کی امید رکھتا ہے۔ جنت سے اللہ کی امید اور محبت بڑھ کر ہے۔ وہ مردار رکھتا ہے یعنی مچھلی ذبح کئے بغیر کھاتا ہے اور بغیر رکوع اور سجود کے نماز ادا کرتا ہے یعنی نماز جنازہ۔ وہ بلا دیکھے گواہی دیتا ہے اس نے اللہ کی ذات کو نہیں دیکھا مگر اس کی ذات کی گواہی دیتا ہے یہ اس قیامت کی بھی گواہی دیتا ہے جیسے اس نے نہیں دیکھا۔ وہ حق سے نفرت کرتا ہے موت حق ہے اور حق سے نفرت کرتا ہے۔ وہ فتنے سے محبت کرتا ہے یعنی اسے اپنی اولاد سے محبت ہے جو ایک فتنہ ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ کی باتیں سن کر وہ شخص اٹھا آپ کے سر کو چوما اور کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ علم کے سمندر ہیں، ذہانت کے دریا ہیں، میں آپ سے متعلق جو خیالات رکھتا تھا ان سے توبہ کرتا ہوں (امام اعظم" از سید تراب الحق)

مذکورہ واقعات سے آپ کی علمی جولانی اور نکتہ آفرینی کا ہلکا سا اندازہ کیا جا سکتا ہے جبکہ اس طرح کے سیکڑوں واقعات محققین نے بدلائل بیان کئے ہیں۔

امام اعظم کا تقویٰ:

حضرت امام اعظم کو اللہ تعالیٰ نے جس اعلیٰ مرتبے کا علم عطا فرمایا تھا اس پر عمل کرنے کی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

توفیق بھی عطا کی تھی، چنانچہ جہاں ایک طرف آپ وقت کے سب سے بڑے محدث، فقیہ، مجتہد اور متکلم تھے وہیں دوسری طرف سب سے بڑے زاہد، عابد، عارف اور متقی بھی تھے یہی وجہ ہے کہ صوفیاء عصر تصوف کے دقیق مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ امام سفیان ثوری نے کہا ہے کہ اگر ابوحنیفہ نہ ہوتے تو میں ریا کے دقائق سے واقف نہ ہوتا اور ہلاک ہو جاتا۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے تبییض الصحیفہ میں خطیب بغدادی کے روایت کردہ بہت سے اقوال نقل کئے ہیں ان میں سے چند فردوس نظر ہے۔

خطیب بغدادی، حبان بن موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔ میں نے عبداللہ بن مبارک کو فرماتے سنا ہے کہ جب کوفہ میں آیا تو میں نے لوگوں سے سب سے متورع اور پارسا شخص کے بارے میں پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ، امام ابوحنیفہ ہیں۔

یہی خطیب بغدادی علی بن حفص سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ حفص ابن عبدالرحمن تجارت میں امام ابوحنیفہ کے شریک تھے آپ نے کچھ سامان تجارت دیکر ان کو بھیجا اور انھیں بتادیا کہ فلاں کپڑے کے تھان میں عیب ہے لہذا جب تم فروخت کرو تو بتادینا۔ چنانچہ حفص نے وہ تمام مال فروخت کردیا اور اس عیب کو بتانا بھول گئے اور یہ بھی نہ جانتے تھے کہ تھان کس کے ہاتھ فروخت کیا ہے۔ جب امام کو اس کا علم ہوا تو آپ نے مال تجارت کی تمام رقم صدقہ کردیا۔

خطیب نے محمد بن عبدالملک دقیقی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے یزید بن ہارون سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے لوگوں سے ملاقات کی ہیں لیکن کسی کو بھی امام ابوحنیفہ سے زیادہ عاقل افضل اور متورع نہیں پایا۔ (تبییض الصحیفہ)

امام ابن حجر مکی الخیرات الحسان میں لکھتے ہیں کہ ایک بار کوفہ میں کچھ بکریاں چوری ہوگئیں۔ آپ نے پوچھا۔ بکری زیادہ سے زیادہ کتنے سال زندہ رہ سکتی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ سات سال۔ آپ نے سات سال تک بکری کا گوشت نہیں کھایا۔ (الخیرات الحسان)

خشیت الٰہی:

آپ کی خشیت الٰہی کا یہ عالم تھا کہ آنکھیں ہمہ وقت اشکبار رہتیں۔ قرآن کی تلاوت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فرماتے تو روتے، نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ اسد بن عمرو نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کے رونے کی آواز رات میں سنی جاتی یہاں تک کہ آپ کے پڑوس آپ پر ترس کھاتے۔ یزید بن لیث کہتے ہیں کہ امام نے نماز عشاء میں سورہ زلزال تلاوت کی، جب نماز ختم ہوئی تو میں نے دیکھا کہ امام سخت متفکر بیٹھے ہیں اور لمبی لمبی سانسیں لے رہے ہیں، میں وہاں سے چلا آیا اور چراغ وہیں چھوڑ دیا کہ ان کا دھیان نہ بٹے۔ صبح صادق کے وقت میں مسجد آیا تو دیکھا کہ آپ اپنی داڑھی پکڑے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں "اے وہ ذات جو ذرہ بھر برائی کے بدلے سزا دیتا ہے اگر نعمان کی جزا تیرے پاس جہنم یا اس سے قریب ہے تو اسے اپنی رحمت میں داخل فرما، راوی فرماتے ہیں کہ جب میں وہاں پہنچا تو چراغ ٹمٹما رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ، کیا چراغ لینے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا حضور! فجر کی آذان ہو چکی ہے، آپ نے فرمایا جو تم نے دیکھا اسے چھپانا پھر آپ نے عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔

امام ابوبکر نیشاپوری کہتے ہیں کہ میں نے ساری رات امام ابوحنیفہ کو نماز پڑھتے اور اللہ تعالی کے سامنے گڑگڑاتے دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے آنسو مصلی پر بارش کے قطروں کے مانند گر رہے ہیں۔

امام اعظم خود فرماتے ہیں کہ اگر لوگ اپنے معاملات میں درست رہتے تو میں کسی کو فتویٰ نہ دیتا مجھے اس سے بڑھ کر کوئی خوف نہیں کہ میں اپنے کسی فتویٰ کی وجہ سے کہیں دوزخ میں نہ چلا جاؤں اسلئے میں فتویٰ دینے سے پہلے ہزار بار سوچتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ (المناقب للموفق)

ذوق عبادت:

حضرت امام اعظم پر عبادت کا ذوق اس قدر غالب رہتا تھا کہ لوگ دیکھ کر ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتے کیونکہ دیگر مشاغل ضروریہ کے علاوہ زندگی کا کوئی بھی لمحہ عبادت وریاضت سے خالی نہ ہوتا۔ حضرت ابوالاحوص فرماتے ہیں کہ اگر ابوحنفیہ سے کہا جاتا کہ تین دن میں مرجاؤ گے تو ان سے یہ نہ ہوسکتا کہ عمل میں کچھ زیادتی کریں اس لئے کہ جتنے اوقات تھے سب عبادت سے معمور تھے۔ (حقیقۃ الفقہ)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

علامہ ابن حجر مکی الخیرات الحسان میں امام ذہبی کا قول نقل کرتے ہیں کہ وہ لکھتے ہیں کہ یہ بات بتواتر ثابت ہوئی ہے کہ ابوحنیفہ کو کثرت عبادت اور تہجد و قیام لیل کی وجہ سے لوگ وتد یعنی میخ کہتے تھے۔ اس لئے کہ ان کو جنبش ہی نہ تھی۔ تیس برس تک وہ تہجد کی ایک رکعت میں قرآن ختم کرتے رہے اور یہ بات محفوظ چلی آرہی ہے کہ چالیس سال تک انہوں نے عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ (حقیقۃ الفقہ اول)

علی بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے رمضان میں ابوحنیفہ کو دیکھا کہ ساٹھ قرآن انہوں نے ختم کئے ہر روز دو قرآن ختم کرتے ایک دن میں اور ایک رات میں۔ (ایضاً)

خارجہ بن مصعب نے فرمایا کہ پورے قرآن مجید کو ایک رکعت میں چار شخصوں نے ختم کیا ہے۔ (۱) حضرت عثمان غنی۔ (۲) حضرت تمیم داری۔ (۳) حضرت سعید بن جبیر۔ (۴) اور حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہم۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ)

خطیب بغدادی حماد بن ابی حنیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب میرے والد ماجد امام ابوحنیفہ نے رحلت فرمائی تو مجھ سے حسن ابن ابی عمارہ نے آپ کو غسل دینے کی اجازت مانگی چنانچہ انہوں نے غسل دے کر کہا۔ یرحمک اللہ و غفر لک، آپ نے تیس سال سے نہ تو افطار کیا اور نہ چالیس سال سے راتوں میں داہنے ہاتھ کو تکیہ تک بنایا۔ یقیناً آپ نے بعد والوں کو مشقت میں ڈال دیا اور قراء قرآن کو (جو راتوں کو سوتے ہیں) رسوا کر دیا (تبییض الصحیفہ)

حسن اخلاق:

امام اعظم حسن کردار کے پیکر جمیل تھے، زندگی کی تمام حرکات و سکنات خلق نبوی کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھیں۔ خلیفہ ہارون رشید نے آپ کے شاگرد حضرت امام ابو یوسف سے آپ کے اوصاف و محاسن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا قسم خدا کی وہ حرام چیزوں سے سخت پرہیز کرنے والے، دنیادار لوگوں سے سخت اجتناب کرنے والے طویل خاموشی والے، بہت زیادہ فکر کرنے والے، بے ہودہ باتوں سے دور بھاگنے والے اور لایعنی کلام سے نفرت کرنے والے تھے۔ جب ان سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا اگر معلوم ہوتا تو جواب

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

دیتے ورنہ خاموش رہتے ہر طرح سے اپنے دین وایمان کو محفوظ رکھتے۔ غیبت سے بچتے اور جب بھی کسی کا ذکر کرتے بھلائی سے کرتے۔ ہارون رشید نے یہ سن کر کہا صالحین کے اخلاق ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (مناقب للذہبی)

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے پڑوس میں ایک موچی رہتا تھا جو روز شراب پیتا اور رات کو گھر میں خوب اودھم مچاتا محلے والی اس کی اس حرکت سے عاجز تھے ایک بار کسی جرم میں اس کو جیل ہوگئی اور رات کو اس کے چیخنے چلانے کی آواز نہیں آئی۔ امام صاحب نے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ جیل میں قید ہے۔ یہ سن کر امام صاحب سخت بےچین ہوگئے اور صبح ہوتے ہی اس موچی کی رہائی کے لئے دارالامارت تشریف لے گئے حاکم کو امام کے آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ کی خوب تعظیم وتوقیر کی اور آنے کی زحمت دریافت کی امام صاحب نے وجہ بتائی اور رہائی کی درخواست کی حاکم نے اسے رہا کردیا لیکن جب اسے پتہ چلا کہ میری رہائی کے لئے امام ابو حنیفہ تشریف لائے تھے تو اپنی سابقہ حرکتوں پر سخت نادم ہوا اور بارگاہ امام میں حاضر ہوکر ہمیشہ کے لئے تائب ہوگیا اور آپ کے اس احسان کا خوب ذکر کیا۔ اس پر بھی امام اعظم نے یہی فرمایا کہ بھائی! میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ ہاں تمہیں چھڑانے میں مجھے جو دیر ہوئی اس کے لئے مجھے معذور سمجھنا۔ (مناقب للموفق)

اپنی والدہ سے حسن سلوک کا ایسا برتاؤ کیا کہ کبھی ان کو اف تک نہ کرنے دی۔ چونکہ والد بچپن ہی میں انتقال فرماگئے تھے اس لئے آپ کے حسن وسلوک کا جو ایک بیٹے کے لئے ضروری ہے، تمام تر مرجع والدہ ہی تھیں۔ کہتے ہیں کہ آپ کی والدہ کوفہ کے مشہور واعظ عمرو بن ذر کی بہت عقیدت مند تھیں۔ اور جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو ان ہی سے دریافت کرتیں۔ ایک بار آپ کی والدہ نے آپ سے اصرار کیا کہ مجھے عمرو بن ذر کے پاس لے چلو میں خود ان سے مسئلہ کا جواب سنوں گی، چنانچہ امام اعظم نے اپنی والدہ کو ایک خچر پر سوار کیا اور لگام پکڑ کر پیدل ساتھ چلنے لگے حالاں کہ عمرو بن ذر کا گھر آپ کے گھر سے کئی میل دوری پر تھا جب کہ آپ کو اچھی طرح معلوم تھا کہ عمرو بن ذر کا علمی مقام کیا ہے مگر پھر بھی اپنی والدہ کی رضا کے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

لئے آپ یہ سب کچھ گوارہ کرتے۔(مناقب للموفق)

شان سخاوت:

ابن حجر مکی نے الخیرات الحسان میں سفیان بن عیینہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کثرت سے صدقہ کرتے ان کو جو بھی نفع ہوتا لٹا دیتے۔ مجھے اس کثرت سے تحفے ارسال کئے کہ مجھے وحشت ہونے لگی میں نے ان کے بعض اصحاب سے اس کا شکوہ کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر تم ان تحفوں کو دیکھ لو جو انہوں نے سعید بن عمرو کو بھیجا ہے تو حیرت کرو گے۔ امام اعظم نے محدثین میں سے کسی کو نہیں چھوڑا جس پر مہربانی نہ کی ہو۔

امام مسعر فرماتے ہیں کہ جب بھی آپ اپنے یا اپنے گھر والوں کے لئے کپڑا یا میوہ خریدتے تو پہلے اسی مقدار میں علماء و مشائخ کے لئے خریدتے۔(الخیرات الحسان)

امام موفق لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ تجارت کے نفع کو سال بھر جمع کرتے پھر اس سے اساتذہ و محدثین کی خدمت میں لباس، کھانا و دیگر ضروریات پیش کرتے اور جو رقم بچ جاتی وہ بطور نذرانہ انہیں دے دیتے اس پر بھی یہی فرماتے کہ میں نے اپنے مال میں سے کچھ بھی نہیں دیا یہ سب مال اللہ کا ہے اس نے اپنے کرم سے مجھے عطا کیا تو میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔(مناقب موفق)

آپ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو کچھ آپ کے پاس تجارت کا منافع ہوتا یا تحفے ہوتے وہ سب مجلس سے جدا ہونے سے قبل صدقہ کر دیتے۔ جو طلبہ آپ سے اکتساب علم کرتے ان کی پوری کفالت کرتے حتی کہ ان کے اہل خانہ کو بھی نذر بھیجتے۔(ایضاً)

عفو و درگذر:

امام اعظم کے علمی رعب و دبدبے کا یہ عالم تھا کہ وقت کے بڑے بڑے علما آپ کے سامنے خاموشی میں عافیت سمجھتے۔ وقار و تمکنت اور ہیبت و جلال کے آگے سب سرنگوں رہتے مگر آپ کی تواضع و انکساری اور حلم و بردباری نہایت حیران کن تھی۔ تکلیف دینے والے تکلیف دیتے مگر آپ نظر انداز فرماتے اور عفو و درگذر سے کام لیتے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

دوران مناظرہ ایک شخص نے آپ کی سخت گستاخی کی اور آپ کو زندیق و بدعتی کہہ کر مخاطب کیا اس پر آپ نے فرمایا اللہ تجھے بخشے وہ خوب جانتا ہے کہ جو تم نے کہا میں ویسا نہیں اور تمہارے عقائد درست نہیں، میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ جب سے میں نے اللہ کو پہچانا اس کے برابر کسی کو نہیں جانا میں اس کی بخشش کا امیدوار ہوں اس کے عذاب سے خائف ہوں۔ یہ کہتے کہتے رو پڑے حتی کہ بیہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش آیا تو اس شخص نے کہا کہ امام صاحب مجھے معاف فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جس جاہل نے بھی میرے بارے میں کچھ کہا وہ معاف ہے اور جو علم کے باوجود مجھے عیب لگایا وہ قصوروار ہے۔ (الخیرات الحسان)

ایک بار آپ مسجد خیف میں تلامذہ دیگر عقیدت مندوں کے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا آپ نے جواب عطا کیا اس پر اس نے کہا کہ حسن بصری تو اس کے خلاف کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حسن بصری کی یہ اجتہادی خطا ہے۔ ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا جو کپڑے سے چہرہ چھپائے ہوئے تھا اس نے کہا او زانیہ کے بیٹے تم حسن بصری کو خطا کار اور غلط کہتے ہو۔ اس پر لوگ مشتعل ہو گئے اور اس آدمی کو مارنا چاہا آپ نے منع فرمایا اور کہا کہ ہاں ان سے غلطی ہوئی ہے اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے۔ (مناقب للموفق)

ایک دن مسجد میں درس دے رہے تھے ایک شخص جو آپ سے بغض وعناد رکھتا تھا آپ کو سخت گالیاں دینے لگا آپ نے اس کی طرف مطلق توجہ نہ کی اور بہ دستور درس دینے میں مصروف رہے اور جب درس کے بعد گھر کو جانے لگے تو وہ شخص گالیاں بکتا ہوا پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ مگر آپ مطلق چیں بجبیں نہ ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جب آپ گھر کے قریب پہنچے تو کھڑے ہو کر اس شخص سے فرمایا کہ یہ میرے گھر کا دروازہ ہے تمہیں جتنی گالیاں دینی ہو دے لو تا کہ کوئی کسر باقی نہ رہ جائے اور میں اندر چلا ؤں۔ یہ سن کر وہ شخص اتنا شرمندہ ہوا کہ سر جھکا دیا اور عرض کیا کہ آپ کی برداشت کا کوئی جواب نہیں مجھے معاف فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا۔ پھر وہ شخص روتا ہوا ایک طرف چلا گیا۔ (ایضا)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

عقل وذہانت:

امام اعظم کی ذہانت وفطانت ضرب المثل تھی، وسعت فکر، حدت عقل اور قوت استدلال میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا حاسدین نے آپ پر امام اصحاب الرائے اور قیاس ہونے کا الزام لگایا کیوں کہ آپ کا کلام عقل اور نقل دونوں اعتبار سے منتہی الاوصاف ہوا کرتا اور پھر منشاء شریعت کے افہام وتفہیم کے لئے ایسے ہی کمال عقل کی ضرورت ہوتی ہے جو امام اعظم کو میسر تھا، خطیب بغدادی نے ابن مبارک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ عقل مند کسی شخص کو نہیں دیکھا۔

ایک بار اہل کلام کے ایک گروہ نے اللہ تعالیٰ کو وحدانیت اور ربوبیت پر آپ سے بحث کرنا چاہا۔ تو آپ نے ان سے کہا کہ دریاء دجلہ میں میں نے ایک کشتی دیکھی ہے جس کا حال یہ ہے کہ بغیر کسی چلانے والے کے چلتی ہے اپنے اندر ساز وسامان خود ہی رکھتی ہے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک چھوڑتی پھر واپس آتی ہے یہاں تک کہ کوئی اس کا تدبیر کرنے والا نہیں ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ یہ تو محال ہے۔ آپ نے برجستہ فرمایا جب ایک معمولی کشتی کے حق میں یہ محال ہے تو اتنی بڑی دنیا جس کی بلندی پستی کا علم صرف اللہ کو ہے بغیر کسی کی تدبیر کے کیوں کر قائم رہ سکتی ہے۔ کہتے ہیں یہ سن کر وہ لوگ لاجواب اور مبہوت رہ گئے۔ (شرح فقہ اکبر)

امام موفق نے لکھا ہے کہ ایک شخص کا اپنی بیوی سے جھگڑا ہو گیا بیوی پانی کا پیالہ اٹھائے آرہی تھی اس شخص نے کہا کہ اگر تو نے اس پانی کو پیا تو تجھے تین طلاق، اگر زمین پر گرادیا تو تین طلاق اور اگر کسی کو پینے کے لئے دیا تو تین طلاق جب میاں کا غصہ فرو ہوا تو بہت گھبرایا اور علماء سے رجوع کیا مگر کسی سے کوئی جواب نہ بن سکا۔ اخیر میں دوڑتا ہوا امام صاحب کے پاس آیا اور واقعہ گوش گذار کیا۔ امام صاحب نے جواب دیا کہ پیالے میں کپڑا ڈال کر بھیگا لو تمہاری شرط پوری ہو جائے گی اور عورت طلاق سے بچ جائے گی۔ (مناقب للموفق)

امام صاحب کے اوصاف وکمالات اور فضائل مناقب ضبط تحریر سے باہر ہیں۔ اگر ہر ایک وصف کو اجمالی طور پر بھی ذکر کیا جائے تو طوالت سے گریز ناممکن ہوگی اور چونکہ یہ مختصر سی تحریر کسی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

طرح کی تفصیل سے مانع ہے اس لئے صرف چند ضروری گوشوں کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں۔

امام اعظم کے حق میں بشارت نبوی:

محدث جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تبییض الصحیفہ میں چند احادیث طیبہ ذکر کر کے فرمایا کہ اس میں امام ابوحنیفہ کے حق میں بشارت نبوی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''میں کہتا ہوں کہ حضور ﷺ نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں اس حدیث میں بشارت دی ہے جیسے ابونعیم نے الحلیہ میں بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لو کان العلم بالثریا لتناوله رجال من أبناء فارس۔ یعنی اگر علم اوج ثریا پر بھی ہوگا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اس کو حاصل کر لیگا۔

اور شیرازی نے کتاب الالقاب میں قیس بن سعد بن عبادہ سے یہ حدیث تخریج کی ہے: لو کان العلم معلقا بالثریا لتناوله قوم من أبناء فارس۔ یعنی اگر علم ثریا پر بھی معلق ہوگا تو اہل فارس کی ایک قوم اسے حاصل کر لے گی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کی اصل بخاری میں یوں ہے۔ لو کان الایمان عند الثریا لتناوله رجال من فارس۔ یعنی اگر ایمان ثریا کے نزدیک بھی ہو تو مردان فارس اس تک ضرور پہنچ جائیں گے۔ (بخاری)

مسلم میں یوں ہے لو کان الایمان عند الثریا لذهب به رجل من ابناء فارس حتی یتناوله (مسلم) یعنی اگر ایمان اوج ثریا تک پہنچ جائے تو مردان فارس کا ایک شخص وہاں تک پہنچ کر اسے ضرور حاصل کر لے گا۔ قیس بن سعد والی حدیث معجم طبرانی کبیر میں ان الفاظ سے منقول ہے: لو کان الایمان معلقا بالثریا لا تناوله العرب لناله رجال فارس۔ یعنی اگر ایمان ثریا میں معلق ہو تو اہل عرب اس تک نہ پہنچ سکیں گے ہاں اہل فارس اس کو حاصل کر لیں گے۔ اور معجم طبرانی میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ لو کان الدین معلقا بالثریا لتناوله ناس من ابناء فارس: یعنی اگر دین ثریا پر معلق ہو جائے تو فارس میں سے کچھ لوگ اسے پالیں گے۔ ان احادیث کی تخریج کے بعد علامہ سیوطی رقمطراز ہیں۔ ''لہٰذا یہ حدیثیں صحیح ہیں اور بشارت کے باب میں قابل اعتماد ہیں۔ اور ہر طرح کی موضوع خبروں سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔ (تبییض الصحیفہ)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

محدث جلیل علامہ ابن حجر مکی نے بھی اس باب میں علامہ سیوطی کی تائید وتصویب کی ہے۔

امام اعظم ائمہ اسلام کی نظر میں:

اسلام کے جلیل القدر علماء ومحدثین نے ایسے پرشکوہ الفاظ سے امام اعظم کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کی ہے جس کے ہر بن مو سے امام اعظم کے علم وفضل کا اعتراف صاف عیاں ہے امام موفق، امام کردری، امام سیوطی اور امام ابن حجر مکی سمیت اکثر تذکرہ نگار نے اپنی اپنی کتابوں میں ائمہ کے ان اقوال کو جمع کیا ہے جو انہوں نے امام اعظم کی شان میں کہے۔ان میں سے صرف چند اقوال تسکین طبع کے لئے حاضر ہیں۔

امام باقر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوحنیفہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے نانا جان کی سنتیں زندہ کرو گے.....زمانے بھر کے علماء تمہاری وجہ سے مسلک صحیح اختیار کریں گے۔(مناقب للموفق)

خطیب بغدادی نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا۔کیا آپ نے ابوحنیفہ کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا ہاں میں نے ایک ایسے مرد جلیل کو دیکھا ہے کہ اگر وہ تم سے اس کھمبے کے بارے میں کلام کرے تو دلائل سے ثابت کردیں گے کہ یہ سونے کا ہے۔ (الخیرات الحسنات)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں اور میں کسی ایسے فرد کو نہیں جانتا ہوں جو امام اعظم سے زیادہ فقیہ ہو۔(ایضاً)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وہ علم، ورع زہد اور آخرت کو اپنانے میں سب سے آگے ہیں ان کے مرتبے کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔(مناقب ابی حنیفہ)

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ نے جب پہلی بار امام اعظم کو دیکھا تو فرمایا، کیا تم ہی ابوحنیفہ ہو؟ عرض کی جی ہاں! آپ نے مجھے کیسے پہچانا۔فرمایا قرآن مجید سے(مناقب للموفق)

محمد بن بشر کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کے پاس حاضر ہوا۔انہوں نے پوچھا کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا امام ابوحنیفہ کے پاس سے۔فرمایا یقیناً تم ایسے شخص کے پاس سے آرہے ہو جو روئے زمین پر سب سے بڑا فقیہ ہے۔(تبییض الصحیفہ)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ یہ کہے کہ یہ میری رائے ہے لیکن امام ابوحنیفہ کو زیبا ہے کہ وہ کہیں کہ یہ میری رائے ہے۔ ایضاً

حضرت سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ جیسا فقیہ آج تک میری آنکھوں نے نہیں دیکھا۔ (مناقب للموفق)

حضرت مکی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔ (تبییض الصحیفہ)

حضرت یحیٰ بن سعد قطان کہتے ہیں کہ میں عمر بھر فقہی مسائل میں لوگوں پر چھایا رہا لیکن جب ابوحنیفہ سے ملا تو یوں محسوس ہوا کہ میں ان کے سامنے کچھ بھی نہیں، وہ فقہ کے بلند ترین مقام پر ہیں۔ (مناقب للموفق)

امام اوزاعی نے کہا میں ان کے علم کی کثرت اور عقل کی وسعت پر رشک کرتا ہوں۔ (الخیرات الحسان)

حضرت یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ میں نے ان کے جتنے ہم عصر دیکھے سب کو یہی کہتے سنا کہ انہوں نے امام ابوحنیفہ سے بڑھ کر فقیہ نہیں دیکھا۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ)

حضرت عبداللہ بن داؤد کہتے ہیں کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی نمازوں کے امام اعظم کے لئے دعائے خیر کریں انہوں نے مسلمانوں کے لئے سنت وفقہ کی حفاظت فرمائی۔ (مناقب للموفق)

حضرت حسن بن سلمان نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لا تقوم الساعہ حتی یظھر العلم کا مطلب یہ ہے کہ جب تک امام ابوحنیفہ کے علم کی تشہیر نہ ہو جائے قیامت نہیں آئے گی۔ (ایضاً)

حضرت ابن جریج نے کہا بے شک وہ فقیہ ہیں، بے شک وہ فقیہ ہیں بے شک وہ فقیہ ہیں۔ (الخیرات الحسان)

حضرت وکیع بن الجراح کہتے ہیں۔ میں نے امام ابوحنیفہ سے بڑھ کر کوئی فقیہ اور عابد و متقی نہیں دیکھا۔ (مناقب للموفق)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت یحیٰ بن معین نے فرمایا امام ابوحنیفہ حدیث اور فقہ میں ثقہ تھے۔ صادق تھے اور اللہ تعالیٰ کے دین پر امین تھے۔ (ایضاً)۔

امام ابوداؤد نے فرمایا اللہ کی رحمت ہو امام ابوحنیفہ پر کہ وہ امام تھے۔ (جامع البیان)

حضرت فضیل بن عیاض کہتے ہیں امام ابوحنیفہ اپنے وقت کے فقیہ ہی نہیں بلکہ فقہا کے امام تھے۔ (مناقب للموفق)

امام اعمش فرماتے ہیں۔ اے فقہا کی جماعت تم عطار ہو اور ہم دوا فروش مگر اے ابو حنیفہ! تم نے دونوں کا احاطہ کرلیا۔

امام اعظم کی شان میں یہ چند اقوال ائمہ ہم نے ذکر کئے ورنہ تو قصیدہ گویان امام کا شمار قوت بشری سے باہر ہے۔ کیوں کہ کم از کم آپ کے مقلدین کا شمار ناممکن ہے۔

چند اسمائے تلامذہ:

امام اعظم کا حلقہ درس بے پناہ وسیع تھا۔ مختلف بلاد اسلامیہ سے طلبہ آپ کے پاس اکتساب علم کرنے آتے خود آپ نے عمر مستعار کا سب سے زیادہ حصہ علوم نبویہ کی نشر و اشاعت میں گذارا اس درمیان کتنوں کی آپ نے علمی سیرابی کی کسی کو کچھ خبر نہیں البتہ بعض لوگوں نے کہا کہ آپ نے اپنے بعد دس ہزار محدثین وفقہا چھوڑے جن میں سے ایک معتد بہ مقدار ایسوں کی تھی جو درجہ اجتہاد پر فائز تھے۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ باقی شاگردوں کی تعداد کتنی ہوگی۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے تبییض الصحیفہ میں آپ کے مشاہیر تلامذہ کی ایک اجمالی فہرست ترتیب دی ہے خوف طوالت سے اسے نظر انداز کی جاتی ہے تاہم آپ کے وہ تلامذہ جو مجلس فقہ کے ارکان تھے ان میں سے چند اسماء لکھے جاتے ہیں۔ (۱) امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم۔ (۲) امام زفر بن ہزیل (۳) امام محمد بن حسن شیبانی۔ (۴) عافیہ بن یزید کوفی (۵) علی بن مسیر الکوفی۔ (۶) یحیٰ بن زکریا بن ابی زائدہ (۷) وکیع بن الجراح۔ (۸) حبان بن علی کوفی۔ (۹) یحیٰ بن سعید القطان۔ (۱۰) عبداللہ بن المبارک۔ (۱۱) یزید بن ہارون واسطی۔ (۱۲) عبدالرزاق بن ہمام۔ (۱۳) ضحاک بن مخلد۔ (۱۴) حماد بن ابی حنیفہ۔ (۱۵)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مسعر بن کدام۔(۱۶) مکی بن ابراہیم۔(۱۷) فضیل بن عیاض۔(۱۸) فضل بن موسیٰ۔(۱۹) نضر بن عبدالکریم۔(۲۰) حفص بن عبدالرحمن۔(۲۱) یوسف بن خالد۔(۲۲) حسن بن زیاد کوفی۔(۲۳) خارجہ بن مصعب۔(۲۴) نعیم بن عمرو۔(۲۵) عمر بن میمون۔(۲۶) شریک بن عبد اللہ کوفی۔(۲۷) علی بن ظبیان القاضی۔(۲۸) قاسم بن الحکم۔(۲۹) زبیر بن معاویہ۔(۳۰) منصور ابوشیخ وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

امام اعظم کا وصال:

امام اعظم باوجود اپنے علم وفضل کے ہمیشہ محسود رہے حاسدین نے آپ کو زک پہنچانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ حتیٰ کہ آپ نے اسی حسد کا شکار ہو کر جام شہادت نوش فرمایا اور جاں جاں آفریں کے حوالے کر دی۔

واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے کسی دشمن نے خلیفہ منصور کو آپ کے خلاف سخت بھڑکا دیا اور کہا کہ ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی کو خلافت عباسیہ کے خلاف بغاوت پر آپ ہی نے اکسایا تھا اور ان کی مالی مدد کی تھی۔ منصور یہ سن کر سخت برہم ہوا اور عبرت ناک سزا دینے کی ٹھان لی اور اس نے بہانہ یہ بنایا کہ آپ کو قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا جب کہ اسے یہ اچھی طرح معلوم تھا کہ آپ اس عہدہ کو قبول نہ کریں گے۔ چنانچہ جب آپ نے اس عہدہ کو قبول کرنے سے انکار فرمایا تو خلیفہ نے آپ کو جیل میں قید کر دیا اور حکم دیا کہ روزانہ دس کوڑے مارے جائیں دس دن تک یہ سلسلہ چلا کوڑے کی ضرب اتنی شدید ہوتی تھی کہ خون بہہ کر آپ کی ایڑیوں سے گرنے لگتا۔ بعد میں خلیفہ نے کہا سر پر کوڑے مارو۔ آپ کوڑے کھاتے رہے اور صبر کرتے رہے اور عزم واستقلال میں مطلق کوئی کمی نہ آنے دی۔ یہاں تک کہ آپ کو خفیہ طور پر زہر دے دیا گیا۔ مروی ہے کہ جب آپ کو زہر کا اثر معلوم ہوا تو سر بسجود ہو گئے اور جیل خانے ہی میں روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ صورت وسیرت میں حسن تھے۔ علم وعمل میں حسن تھے اخلاق وکردار میں حسن تھے اور شہادت میں بھی حسن رہے اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے زمرے میں شامل ہو گئے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں دفن کے بعد بھی تقریباً بیس دن تک نماز

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جنازہ پڑھی جاتی رہی۔

آپ کی تاریخ وفات کے بارے میں علامہ ابن حجر مکی الخیرات الحسان میں رقمطراز ہیں۔

''علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۵۰ھ میں ہوا اور اس وقت آپ کی عمر ۷۰ سال تھی اور مہینہ رجب کا تھا (الخیرات الحسان)

اولاد:

اولاد میں صرف حماد بن ابی حنیفہ کو چھوڑا (الخیرات الحسان) یہ جو مشہور ہے کہ آپ کی ایک صاحبزادی تھی جن کا نام حنیفہ تھا اور اسی مناسبت سے آپ کی کنیت ابو حنیفہ تھی۔ محض غلط ہے کیوں کہ حضرت حماد کے علاوہ آپ کی کوئی دوسری اولاد نہ تھی۔ بلکہ ''فاتبعوا ملة ابراهيم حنيفا'' آیت سے ایک خصوصی نسبت پیدا کرتے ہوئے آپ نے اپنی کنیت ابو حنیفہ اختیار کی۔ (ایضاً)

تتمہ:

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب پر مشتمل اس شکستہ جملہ مضمون میں بہت سے اہم اور ضروری گوشوں کو طوالت سے بچنے کے لئے قصداً نظر انداز کر دیا گیا ہے اس کے لئے قارئین ہمیں معذور سمجھیں۔

آخر میں مندرجہ ذیل دو قول پر بات ختم کرتا ہوں جس میں امام اعظم کی پوری زندگی کا مکمل عکس نظر آتا ہے۔

خطیب بغدادی نے آپ کے پوتے حضرت اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ثابت جب کہ وہ چھوٹے تھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں لیجائے گئے تو آپ نے ثابت کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے دعا فرمائی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اس نے ہمارے حق میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرمائی۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳۔ صفحہ ۳۲۷)

اور صاحب درمختار نے علماء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فقہ کی کاشت کی حضرت علقمہ نے اسے سیراب کیا حضرت ابراہیم نخعی نے کاٹا، حضرت حماد

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نے اسے گاہا، حضرت ابو حنیفہ نے اسے پیسا۔ حضرت ابو یوسف نے گوندھا، حضرت امام محمد نے روٹی تیار کی اور تمام لوگ اسے کھا رہے ہیں۔ (شامی ج-۱)

یہ چند سطریں سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے ہم نے تحریر کیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قبول فرمائے اور فیضان امام سے مجھے اور تمام مسلمانوں کو مالا مال فرمائے۔ آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اصحابہ اجمعین۔

سگ بارگاہ شیخ العالم
احقر محمد احمد رضا اشرفی مصباحی حنفی دیناجپوری
خادم الطلاب جامعہ چشتیہ ردولی شریف، فیض آباد، یوپی
۱۴ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ
۲۰ مارچ ۲۰۱۱ء
بروز اتوار

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حق حق حق

وَالذین اتبعوا ھم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

طوبیٰ لمن رأنی ولمن رأمن رأنی

تنویر الصحیفۃ

فی تابعیۃ ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

:مصنف:

امام المتأخرین قیام الملت والدّین

حضرت علامہ قیام الدین عبدالباری

فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ

:تخریج:

مفتی محمد احمد رضا اشرفی مصباحی

شیخ الحدیث جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف ضلع فیض آباد، اتر پردیش

:ناشر:

شعبۂ نشر واشاعت: جامعہ چشتیہ

:المتعلقہ:

خانقاہ حضرت شیخ العالم ردولی شریف ضلع فیض آباد، یوپی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حق حق حق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

حَامِداً وَمُصَلِّیاً وَّمُسَلِّماً

اما بعد کہتا ہے فقیر سراپا عجز وانکساری محمد قیام الدین عبد الباری انصاری ابن مقدام العرفاء مقدم جیش العلماء مولانا مولوی حافظ حاجی شاہ محمد عبد الوہاب صاحب دام اللہ علینا ظلہ وعم فیوضہ الی یوم الحساب۔ کہ حضرت مخدومی مطاعی میاں رضا حسین صاحب رزاقی بانسوی نے ایک والا نامہ مشتمل بر سوال مذکورۂ ذیل ابلاغ فرمایا اور جواب تحریر کرنے کو ارشاد کیا ناچار باوجود قلت فرصت کے اور ماہ مبارک رمضان شریف ہونے کے تعمیل ارشاد کرنا ہی پڑا اور چونکہ سوال سے مشحون ہوتا تھا کہ کسی مخالف مذہب حنفیہ حاسد مشرب نعمانیہ سے گفتگو آ گئی ہے جبھی مخدومی دام ظلہ نے اس تحریر کی تکلیف گوارا فرمائی ہے میں نے جواب میں طول دیا اور اکثر استشہاد میں قول غیر حنفی پیش کیا تا کہ مخالفوں کو جائے دم زدن نہ رہے پورا شبہ دفع ہو جائے اور نام اس رسالہ کا ''تنویر الصحیفہ فی تابعیۃ ابی حنیفہ'' رکھا اللہ تعالیٰ اپنے محض فضل وکرم سے مقبول فرمائے مجھ کو اس کا اجر عطا کرے اور خلق کو اس سے نفع پہونچائے آمین یا رب العالمین۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ آیا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کسی صحابی سے ملاقات ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو کس صحابی سے اور امام موصوف تابعین میں داخل ہیں یا نہیں اور مثل اور مجتہدین کے محدث ہیں یا نہیں بالتفصیل اردو میں جواب مرحمت ہو۔

جواب

هُوَ الْمُصَوِّبُ: ملاقات امام صاحب کی صحابہ سے (ہوئی یا نہیں) اس میں اختلاف ہے چنانچہ اس بارے میں تین قول ہیں (۱) امام صاحب نہ تو کسی صحابی سے ملے اور نہ ان سے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کچھ سنا نہ روایت کی اس قول کو معتبرین محققین نے قبول نہیں کیا بلکہ مردود و مطرود کر دیا اس وجہ سے کہ نہ براہین عقلیہ اس کی مساعدت کرتے ہیں نہ دلائل نقلیہ اس کی موافقت کرتے ہیں عقل میں نہیں آتا کہ امام صاحب سا شخص جن کے زمانہ میں بڑے بڑے اکابر صحابہ موجود ہوں وہ ان سے ملاقات نہ کرے اور صحبت صحابی کا فیض حاصل نہ کرے جس شہر میں صحابی زندہ موجود ہو امام صاحب کا اسی شہر میں بارہا گذر ہووے اور امام صاحب ان تک نہ جائیں۔

امام صاحب کوفہ میں تھے اور اسی زمانہ میں کوفہ کے حاکم عمرو بن حریث قرشی صحابی والی کوفہ رہے حضرت انس بن مالک اسی عرصہ میں کوفہ تشریف لے گئے امام صاحب نے حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ صحابی مکی کی موجودگی میں اندازاً پندرہ حج کئے ہیں کیونکہ امام صاحب کے مجموعی تعداد حج کرنے کی پچپن ۵۵ حج تک پہونچتی ہے اور سن[1] امام صاحب کا کچھ اوپر ستر ۷۰ برس کا ہوا سنہ اسی ۸۰ میں پیدا ہوئے اور سنہ ایکسو پچاس ۱۵۰ میں وفات فرمائی اور حضرت ابو الطفیل مکہ میں رہتے تھے سنہ ایکسو دس ۱۱۰ ہجری میں انتقال فرما گئے اگر ابتدائی حج امام صاحب کا پندرہویں برس ہوا تو پندرہ ایام ابوالطفیل میں حج ہوتے ہیں باوجود ان امور کے تعجب ہے کہ امام صاحب نعمت عظمیٰ صحبت صحابہ اور احادیث مصطفیٰ ﷺ بلا واسطہ ان سے حاصل نہ کریں تعجب پر تعجب یہ ہے کہ امام صاحب کچھ صغیر سن نہ تھے بلکہ اوپر کی عبارت سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ ایام ابوالطفیل میں سن امام صاحب کا قریب تیس ۳۰ برس کے تھا جو زمانہ وقوف کا ہے اور تعلیم کی انتہا کا ہے تفصیل اس کی شرح سفر السعادت اور تنسیق النظام اور مقدمہ شرح وقایہ اور اسماء رجال مشکوٰۃ وغیرہ سے واضح ولائح ہے اب رہا منقول تو یہ قول بالکل قابل سماعت نہیں کیونکہ اس قول سے اچھی طرح نقل مخالفت کرتی ہے۔

ائمۂ محدثین و اجلہ محققین سے منقول ہے کہ امام صاحب نے صحابہ کو دیکھا اور اکابر اصحاب امام صاحب کے کہ محدث و مجتہد ہیں امام صاحب سے احادیث نقل کرتے ہیں جن کو امام صاحب نے بلا واسطہ صحابی سے سنا اور روایت کی جو لوگ کہ امام صاحب کی روایت صحابی سے نقل کرتے ہیں کثیر التعداد عظام محدثین سے ہیں جن میں سے ایک کی نقل ثبوت رویت کے لئے کافی اور وافی ہے جیسے (۱) خطیب بغدادی (۲) دار قطنی (۳) ابن سعد (۴) ذہبی

---

[1] عمر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۵)ابن حجر مکی (۶)ابن حجر عسقلانی (۷)ولی عراقی (۸)سیوطی (۹)ابو معشر (۱۰)حمزہ سہمی (۱۱)یافعی (۱۲)جزری (۱۳)تورپشتی (۱۴)ابن جوزی (۱۵)سراج صاحب کشف کشاف وغیرہم ہیں اور یہ کل حنفی نہیں ہیں جن کی طرف گمان جانب داری کا ہو سکے اور حنفیہ کے نزدیک تو رویت بالاتفاق اور روایت برقول جمہور ثابت و محقق ہے (جس میں) کسی کو کلام ہی نہیں ہے (۲) دوسرا قول اس بارہ میں (یعنی امام صاحب کا صحابی کے ساتھ ملاقات کرنا) یہ ہے کہ امام صاحب نے صحابہ کو پایا تو ضرور اور بعض صحابی سے ملے بھی مگر سماعت بطریق صحیح ثابت نہیں یعنی جو شروط روایت صحیحہ کے ہیں باصطلاح محدثین ان شروط میں بعضے نہیں پائے جاتے یہ نہیں کہ وہ طریق ثبوت غیر صحیح بمعنی غلط کے ہیں بلکہ قابل قبول ہیں جیسا کہ آگے آتا ہے۔اس مذہب کے قائل اکثر محدثین ہیں اور اسی مذہب کو علامہ قاسم ابن قطلو بغا حنفی نے اختیار کیا ہے چنانچہ علامہ ابن قطلو بغا نے شیخ الاسلام ملا محمود عینی کی تردید کی ہے جبکہ شیخ الاسلام نے روایت امام صاحب کے صحابہ سے ثابت کیا ہے ردالمحتار میں ہے۔

ماوقع للعینی انه اثبت سماعة من جماعة من الصحابة رده علیه صاحبه الشیخ الحافظ قاسم الحنفی والظاهر ان سبب عدم سماعته ممن ادرکه من الصحابة انه اول امره اشتغل بالاکتساب حتی ارشده الشعبی لما رأی من باهر نجابته الی الاشتغال بالعلم انتهی. (۱)

یعنی عینی سے جو واقع ہوا ہے کہ انہوں نے امام صاحب کی سماعت ایک جماعت صحابہ سے ثابت کی ہے اسکی رد حافظ قاسم نے کی ہے ظاہر سبب اس کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب ابتداء زمانہ میں اپنے اکتساب میں مشغول تھے یہاں تک کہ شعبی نے جب امام صاحب کی نجابت ظاہرہ دیکھی تو ان کو علم حاصل کرنے کی ہدایت کی۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ امام صاحب جب حصول علم کی طرف متوجہ ہوئے تو زمانہ صحابہ کا باقی نہ رہا اسی سبب سے سماعت ان سے حدیث کی حاصل نہیں ہوئی لیکن رد علامہ قاسم کے قابل قبول نہیں بچند وجوہ اول تو یہی امر ہے کہ شیخ الاسلام علامہ محمود عینی کی جلالت شان و کثرت

(۱) ردالمحتار، ج ۱ صفحہ ۱۶۱۔ الخیرات الحسان صفحہ ۳۶۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اطلاع ایسی نہیں جس کے مقابل مطلق رد علامہ قاسم کی بدون (بغیر) کسی دلیل قوی کے قبول کر لیجائے۔ دوسرے یہ امر ہے کہ جو قول کہ اثبات کرتا ہے سماع کا وہ مثبت ہے اور جس سے عدم اثبات ہوتا ہے وہ نافی ہے اور قاعدہ ہے کہ مثبت مقدم ہوتا ہے نافی سے جیسا کہ عبارت سے علامۂ شامی کی معلوم ہوتا ہے لکھتے ہیں۔

قال بعض الفضلاء وقد اطال العلامة طاشكبرى فى سرد النقول الصحيحة فى اثبات سماعه منه والمثبت مقدم على النافى انتهى. (۱)

یعنی بعضے فضلا کہتے ہیں کہ یہ تحقیق بہت طول دیا ہے علامہ طاشکبری نے نقول صحیحہ پیش کرنے میں اثبات سماع امام صاحب کے بابت اور مثبت مقدم ہوتا ہے نافی پر۔

تیسرے عینی کے قول کی تائید ایک قاعدہ محدثین کا کرتا ہے کہ راوی اتصال مقدم ہے راوی ارسال وانقطاع پر جیسا کہ علامہ شامی کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے۔

لكن يؤيد ما قاله العينى قاعدة المحدثين ان راوى الاتصال مقدم على راوى الارسال او الانقطاع لان معه زيادة علم فاحفظ ذالك فانهٗ مهم كذا فى عقد اللآلى والمرجان للشيخ اسماعيل العجلونى الجراحى انتهى. (۲)

یعنی لیکن جو کہ عینی نے کہا ہے اس کی تائید محدثین کا یہ قاعدہ کرتا ہے کہ راوی اتصال کا مقدم ہے راوی ارسال وانقطاع پر اس لئے کہ اسکے ساتھ زیادتی علم کی ہے اس کو یاد رکھنا چاہئے اسلئے کہ یہ مہم مضمون ہے ایسے ہی عقد اللآلی والمرجان میں ہے جو تصنیف شیخ اسمٰعیل عجلونی جراحی کی ہے۔

اور ایسے ہی کلام سے ابن حجر مکی کے ظاہر ہوتا ہے نقل کرتے ہیں کلام سے محدثین کے۔

وماوقع للعينى انه اثبت سماعة من الصحابة رده عليه صاحبه الشيخ الحافظ قاسم

یعنی عینی سے جو واقع ہوا ہے کہ انہوں نے امام صاحب کی سماعت ایک جماعت صحابہ سے ثابت کی ہے، اس کی رد حافظ قاسم

(۱) ردالمحتار ج-۱، صفحہ ۱۶۳۔ (۲) ایضاً صفحہ-۱۶۱

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الحنفی والظاهر ان سبب عدم سماعة ممن ادرکه من الصحابة انه اول امره اشتغل بالاکتساب حتی ارشده الشعبی لمارای من باهر نجابته الی الاشتغال بالعلم ولایسع من له ادنی المام بعلم الحدیث ان یذکر خلاف ماذکرته انتهے [حاصل کلام ذٰلک المحدث] وقاعدة المحدثین ان روای الاتصال مقدم علی راوی الارسال اوالانقطاع لان معه زیادة علم (تؤید ما قاله العینی) فاحفظ ذالک فانه مهم.(۱)

نے کی ہے ظاہر سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب ابتداء زمانہ میں اپنے اکتساب میں امام صاحب کی نجابت ظاہرہ دیکھی تو ان کو علم حاصل کرنے کی ہدایت کی۔

اب ان محدثین کے تھوڑے کلام مذکور ہوتے ہیں جو غیر حنفی ہیں اور ان کے نزدیک امام صاحب کا صحابہ کو پانا ثابت ہے اگر چہ سماع ثابت نہ سہی ان میں سے خطیب بغدادی ہیں مرآۃ الجنان مین امام یافعی نے لکھا ہے۔

وذکر الخطیب فی تاریخ بغداد انه رای انس بن مالک کما تقدم انتهے.(۲)

یعنی خطیب نے اپنی تاریخ بغداد میں ذکر کیا ہے کہ امام صاحب نے انس بن مالک کو دیکھا ہے جیسا کہ گذرا

امام یافعی اس عبارت سے پہلے اوپر لکھتے ہیں۔

حوادث سنة خمسین ومائة فیها توفی فقیه العراق الامام حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی مولده

سنہ ایکسو پچاس[۱۵۰] میں انتقال فرمایا ہے عراق کے فقیہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی نے پیدائش آپ کی سنہ اسی[۸۰] میں ہوئی اور

(۱) ردالمحتار، ج-۱، صفحہ-۱۶۱۔ (۲) تاریخ بغداد، ج-۱۳، صفحہ ۳۲۴ (بیروت)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سنة ثمانين راى انسا رضى الله عنه انتهے. (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو آپ نے دیکھا

اور انہیں محدثین میں سے دار قطنی ہیں کہ وہ بھی امام صاحب کے انس بن مالک کو دیکھنے کے قائل ہیں جیسا کہ جلال الدین سیوطی شافعی نے تبییض الصحیفہ میں لکھا ہے۔

قد الف الامام ابو معشر عبد الكريم بن عبد الصمد المقرى الشافعى جزأ فى مارواه ابو حنيفة عن الصحابة عن الصحابة لكن قال حمزة السهمى سمعت الدار قطنى يقول لم يلق ابو حنيفة احدا من الصحابة الا انه راى انس رضى الله عنه بعينه ولم يسمع منه. (۲)

یعنی امام ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد نے ایک جزء تالیف کیا ہے ان حدیثوں میں جو امام صاحب نے صحابہ سے روایت کی ہیں مگر حمزہ سہمی کہتے ہیں کہ دار قطنی سے میں نے سنا ہے کہ کہتے تھے کہ امام صاحب کسی صحابی سے ملے نہیں مگر انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کوئی حدیث ان سے نہیں سنی ہے۔

اور علل متناہیہ میں ابن جوزی لکھتے ہیں۔

فى باب الكفالة برزق المتفقه قال الدار قطنى ابو حنيفة لم يسمع من احد من الصحابة وانما راى انس بن مالك بعينه انتهے. (۳)

دار قطنی کہتے ہیں کہ امام صاحب نے کسی صحابہ سے کوئی حدیث نہیں سنی یوں ہی ہے کہ انس بن مالک کو آپ نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے

اور تہذیب الاسماء میں نووی لکھتے ہیں۔

وكان فى زمانه اربعة من الصحابة. (۴)

یعنی اور ان کے زمانہ میں چار صحابہ تھے

---

(۱) مرأۃ الجنان وعبرۃ الیقظان ج ۱، صفحہ ۳۰۹-۳۱۰ (بیروت)

(۲) تبییض الصحیفہ صفحہ-۳۴ (بیروت) (۳) العلل المتناہیہ ج-۱، صفحہ-۱۳۶ (بیروت)

(۴) تہذیب الاسماء نووی، ج ۴، صفحہ ۲۱۶ (بیروت)۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور عبرۃ للیقظان میں ذہبی لکھتے ہیں۔

فی رجب من سنة خمسين بعد المائة توفی فقيه العراق الامام ابو حنيفة النعمان بن ثابت الكوفی مولی بنی تيم الله ثعلبة مولده سنة ثمانين رای انسا رضی الله عنه انتهے. (۱)

یعنی رجب ۱۵۰ھ میں فقیہ عراق امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی مولی بنی تیم اللہ نے وفات فرمائی اور پیدائش ان کی ۸۰ھ میں ہوئی انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو انہوں نے دیکھا

اور تبیض لصحیفہ میں علامہ جلاالدین سیوطی نے لکھا ہے۔

وقفت علی فتيا رفعت الی الشيخ ولی الدين العراقی هَل روی ابو حنيفة عن احد من الصحابه وهل يعد فی التابعين فاجاب بما نصه الامام ابو حنفية لم يصح له رواية عن احد من الصحابة وقد رای انس رضی الله عنه بن مالک فمن يكتف فی التابعين بمجرد روية الصحابی جعله تابعيا انتهے.(۲)

یعنی میں اس استفتے پر واقف ہوا جو شیخ ولی عراقی کے پاس آیا تھا آیا امام صاحب نے کسی صحابی سے کوئی روایت کی ہے یا نہیں؟ اور آیا امام صاحب کا شمار تابعین میں سے ہے یا نہیں؟ تو اس کا جواب ولی عراقی نے دیا کہ امام ابوحنیفہ سے بطریق صحت کوئی روایت کسی صحابی سے نہیں اور بہ تحقیق انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو امام صاحب نے دیکھا ہے تو جس کے نزدیک تابعین کیلئے مجرد روایت صحابی کی کافی ہے وہ امام صاحب کو تابعین میں شمار کرتا ہے۔

اور یہی تبیض الصحیفہ میں ہے۔

ورفع هذا السوال الی الحافظ ابن الحجر فاجاب بما نصه ادرک

یہی سوال حافظ ابن حجر مکی کے پاس بھیجا گیا انہوں نے جواب دیا کہ امام صاحب نے

---

(۱) مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان ج ۱، صفحہ ۳۱۰۔

(۲) اصل عبارت یوں ہے۔ وقفت علی فتيا رفعت الی الشيخ ولی الدين العراقی صورتها: هل روی ابو حنيفة عن احد من اصحاب النبی ﷺ و هل يعد هو من التابعين ام لا؟ فاجاب بما نصه الامام ابو حنيفة لم يصح له رواية عن احد من الصحابة و قد رأی انس بن مالک فمن يكتف في التابعي بمجرد روية الصحابی يجعله تابعياً و من لا يكتف بذالک لا يعده تابعياً تبیض الصحیفہ صفحہ ۳۴ (بیروت)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الامام ابو حنيفة جماعة من الصحابة لانه ولد بالكوفة سنة ثمانين من الهجرة وبها يومئذ من الصحابة عبد الله ابن ابی اوفی فانه مات بعد ذالک بالاتفاق وبالبصرة يومئذ انس[1] رضی الله عنه وقد اورد ابن سعد بسند لا باس به ان ابا حنيفة رای انسا و كان غيرهذين من الصحابة بعدة من البلاد احياء وقد جمع بعضهم جزء فی ماورد عن رواية ابی حنفية عن الصحابة ولكن لا يخلو اسناده هٰهنا من ضعف والمعتمد علی ادراكه ماتقدم وعلی رواية بعض الصحابة ما اورده ابن سعد فی الطبقات فهو بهذا الاعتبار من طبقة التابعين ولم يثبت ذلک لاحد من ائمة الاعصار المعاصرين له كا الاوزاعی بالشام والحماد ين بالبصرة والثوری بالكوفة ومسلم بن خالد الزنجی بمكة والليث بن سعد بمصر انتهے. (۱)

ایک گروہ کو صحابہ سے پایا ہے اسلئے کہ وہ کوفہ میں ۸۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور اس زمانہ میں کوفہ میں عبد اللہ بن اوفی تھے اسلئے کہ انہوں نے بعد اسکے وفات پائی ہے اور بصرہ میں اس زمانہ میں حضرت انس بن مالک تھے اور ابن سعد نے روایت کی ہے ایسی سند سے جسمیں کوئی حرج نہیں ہے کہ امام صاحب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو دیکھا ہے اور علاوہ ان دونوں صحابی کے بھی اور شہروں میں صحابہ زندہ موجود تھے اور بہ تحقیق بعضے علماء نے ایک جزء جمع کیا ہے اس میں وہ ایسی روایتیں لائے ہیں جو امام صاحب صحابہ سے روایت کرتے ہیں لیکن اسناد انکے ضعف سے خالی نہیں اور اعتماد اسی پر ہے جو پہلے گذرے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو امام صاحب نے پایا اور رویت پر بعضے اور صحابہ کے جو روایت کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں پس امام صاحب اس اعتبار سے طبقہ تابعین سے ہیں اور یہ بات یعنی تابعین میں سے ہونا کسی اور کیلئے ان کے زمانہ کے ائمہ سے ثابت نہیں ہوتا ہے جیسے اوزاعی شام میں تھے اور دونوں حماد بصرہ میں اور ثوری کوفہ میں اور مسلم بن خالد زنجی مکہ میں اور لیث بن سعد مصر میں

اور ابن حجر مکی۔ الفصل السادس فیمن ادرکہ من الصحابۃ رضی اللہ عنہ میں اپنی کتاب

(۱) یہاں پر یہ عبارت چھٹی ہوئی ہے۔(بن مالک و مات سنة تسعين او بعدها. ۱۲)

(۱) تبییض الصحیفہ صفحہ-۳۴ (بیروت)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الخیرات الحسان میں لکھتے ہیں۔

صح کما قاله الذهبی انه رای انس بن مالک وهو صغیر وفی روایة رأیته مرار وکان یخضب بالحمرة وکان المحدثین علی ان التابعین من لقی الصحابی وانما لم یصحبه وصححه النووی کا بن صلاح وجاء من طرق انه روی عن انس احادیث ثلاثة. (۱)

یعنی صحت کو پہونچا ہے جیسا کہ قائل اس کے نووی ہیں کہ امام صاحب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو دیکھا ہے اپنی صغیر سنی مین اور ایک روایت میں ہے کہ کیا امام صاحب نے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو کئی بار میں نے دیکھا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سرخ خضاب کرتے تھے اور اکثر محدثین اسی پر ہیں کہ تابعین وہ ہیں جو صحابہ سے ملیں اگرچہ ساتھ نہیں رہیں اور اس کی تصحیح کی ہے نووی نے جس طرح ابن صلاح نے اور مروی ہوا ہے کئی طریقوں سے کہ امام صاحب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے تین حدیثیں روایت کی ہیں۔

بعد اس کے فتویٰ ابن حجر عسقلانی کا نقل کیا ہے جو اوپر مذکور ہو چکا اور محمد اکرم بن عبد الرحمٰن نے امعان النظر میں ملا علی قاری سے نقل کیا ہے کہ وہ شرح نخبہ میں لکھتے ہیں تعریف تابعین کے تحت میں۔

هو من لقی الصحابی هذا هو المختار قال العراقی وعلیه عمل الاکثرین وقد اشارا لنبی ﷺ الی الصحابی والتابعی بقوله

یعنی تابعی وہ ہے جو صحابی سے ملا یہی مختار ہے عراقی نے کہا ہے اسی پر عمل اکثر محدثین کا ہے اور اشارہ کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ اور تابعین کی طرف اپنے قول۔

(۱) الخیرات الحسان، صفحہ-۳۲

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

طوبیٰ لمن رانی ولمن رأی من رانی فاکتفی بجمرد الرؤیة قلت وبه یندرج الامام الاعظم فی سلک التابعین فانه قدرای انسا وغیره من الصحابة علی ما ذکره الشیخ الجزری فی اسماء رجال القراء ة والتور بشتی فی تحفة المسترشدین وصاحب کشف الکشاف فی سورة المؤمن و صاحب مرأة الجنان وغیرهم من العلماء المتبحرین فمن نفی انه تابعی فاما عن التتبع القاصرا و التعصب الفاتر. (۱)

طوبی لمن رانی ولمن رأی من رانی سے (یعنی بہتری ہے اس شخص کے لئے کہ جس نے مجھ کو دیکھا اور اس کے لئے جسنے دیکھا اس کو جس نے مجھ کو دیکھا) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرد رویت کے ذکر پر اکتفا کیا کہتا ہوں میں یعنی (ملاعلی قاری) اور اسی سبب سے امام اعظم سلک تابعین میں مندرج ہیں اس لئے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ وغیرہ کو صحابہ میں سے دیکھا ہے بنابراس کے کہ ذکر کیا ہے اس کو شیخ جزری نے اسمائے رجال قراۃ میں اور تورپشتی نے تحفۃ المسترشدین میں اور صاحب کشف کشاف نے سورۃ المؤمن میں اور صاحب مرآۃ الجنان نے اور سوائے ان کے اور علماء متبحرین نے بھی ذکر کیا ہے جو شخص نفی کرتا ہے امام صاحب کی تابعیت کی تو وہ یا تو کوتاہی تلاش کی وجہ سے یا فتور ڈالنے والے تعصب کے باعث سے۔

اور بھی ابن حجر مکی لکھتے۔

ادرک ثمانیة من الصحابة (۲)

یعنی امام صاحب نے آٹھ شخص صحابہ میں سے پائے ہیں

اور ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں۔

---

(۱) نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر صفحہ ۸۴- حاشیہ نمبر ۴۔

(۲) الخیرات الحسان صفحہ-۳۳۔ مگر اس میں ثمانیۃ من الصحابہ کی جگہ جماعۃ من الصحابہ ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

رای انس بن مالک غیر مرة لما قدم علیهم الکوفة (۱)

یعنی دیکھا امام صاحب نے حضرت انس بن مالک کو کئی بار جبکہ انس رضی اللہ عنہ اہل کوفہ کے پاس کوفہ میں تشریف لائے تھے

اور ابن خلکان لکھتے ہیں۔

وادرک ابو حنیفة اربعة من الصحابة رضوان الله علیهم انس بن مالک و عبد الله بن ابی اوفی بالکوفة وسهل بن سعد الساعدی بالمدینة وابو الطفیل عامر بن واثلة بمکة ولم یلق احدا منهم ولا اخذ عنه واصحابه یقولون لقی جماعة من الصحابة وروی عنهم ولم یثبت ذالک عند اهل النقل انتهی. (۲)

یعنی امام صاحب نے چار صحابی پائے انس رضی اللہ عنہ بن مالک اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ کو کوفہ میں اور سہل بن سعد ساعدی کو مدینہ میں اور ابوالطفیل عامر کو مکہ میں اور ان صحابہ میں سے کسی سے ملے نہیں اور نہ ان سے کچھ حاصل کیا اور امام صاحب کے اصحاب قائل ہیں کہ امام صاحب ایک جماعت سے صحابہ کی ملے اور روایت کی ہے امام صاحب نے ان سے اور یہ بات نزدیک اہل نقل کے ثابت نہیں ہے۔

دوسرا قول قابل قبول نہیں ہے اس لئے کہ ان میں جو لوگ انکار کرتے ہیں روایت کرنے کا وہ بھی امکان روایت کے منکر نہیں ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ امکان امر ثابت ہے اور ثابت مقدم ہوتا ہے نافی سے جیسا کہ مقرر ہے اہل حدیث (محدثین) کے نزدیک اور اس قول کے عدم قبول کی وجہ تحت میں قولِ ثالث کے تفصیل سے بیان ہوگی۔

(۳) تیسرا قول یہ ہے کہ امام صاحب نے صحابہ کو پایا اور ان سے روایت کی جو قریب پچاس روایتوں کے پہونچتی ہیں جس میں سے دو تین تو صرف حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے ہیں اسی تیسرے قول پر اتفاق ہمارے علما کا ہے اور یہی قول معتبر نزدیک محققین کے

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ جلد-۱، صفحہ-۱۶۸۔

(۲) وفیات الاعیان وابناء الزمان جلد-۵، صفحہ-۴۰۶

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہے اور اسی کو ثابت کیا ہے بہت اکابر نے منجملہ ان کے شیخ الاسلام علامہ عینی اور ملا علی قاری اور شیخ عبدالحق دہلوی اور متاخرین علماء سے بہت لوگ ہیں جنہوں نے ابین وجہ کر کے روایت کرنا امام صاحب کا صحابہ سے ثابت کیا ہے تصانیف ان کی دیکھنا چاہئے عبارت سب کی لکھنا تطویل سے خالی نہیں ہے تاہم چند نقول لکھے جاتے ہیں خوارزمی نے اپنی مسند الامام میں لکھا ہے۔

اتفق العلماء علی انه روی عن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم لکنهم اختلفوا فی عددهم. (۱)

یعنی علماء نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ امام صاحب نے بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے مگر اختلاف کیا ہے علماء نے ان کی گنتی میں

امام ظاہریہ سید داؤد ظاہری اپنے رسالہ مناقب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں تحریر کرتے ہیں۔

وادرک بالسن عشرین من الصحابة وروی عن ثمانیة منهم انتهی. (۲)

یعنی امام صاحب نے باعتبار سن کے اور عمر کے بیس صحابی پائے ہیں اور ان میں آٹھ صحابیوں سے امام صاحب نے روایت احادیث کی کی ہے

اور امام کردری لکھتے ہیں۔

اصحابه اثبتوه بالاسانید وقد جمعوا مسنداته فبلغ خمسین حدیثا یرویه الامام عن الصحابة الکرام و انشد بعضهم کفی النعمان فخرا ما رواه من الاخبار عن غرر الصحابة. (۳)

یعنی امام صاحب کے اصحاب ثابت کرتے ہیں اسانید سے اور بہ تحقیق جمع کئے ہیں ان لوگوں نے مسندات ان کی جو پہونچ گئے ہیں پچاس حدیثوں تک کہ روایت کی ہے امام صاحب نے ان کو صحابہ کرام سے اور بعضوں نے یہ شعر کہا ہے جس کے معنی یہ ہیں کافی ہے نعمان کے لئے از روئے فخر کے کہ روایت کی ہے انہوں نے اخبار غرر صحابہ سے۔

---

(۱) جامع المسانید خوارزمی، جلد-۱، صفحہ-۲۲۔ (۲) مناقب امام اعظم از سید داؤد ظاہری۔
(۳) مناقب امام اعظم از علامہ کردری جلد-۱، صفحہ-۲۰۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

یہ تیسرا قول چند وجوہ سے قابل قبول معلوم ہوتا ہے اول اتفاق علما کا جیسا کہ خوارزمی کی عبارت سے معلوم ہوا دوسرے ابو معشر عبدالکریم شافعی نے ایک جزء مرویات کا امام صاحب کی تالیف کیا ہے جس میں محض وہ روایتیں لکھی ہیں جو امام صاحب نے بلا واسطہ صحابہ سے روایت کی ہیں بغیر کسی قدح کے غایت مافی الباب بعض روایت میں ضعف ہے جیسا کہ ابن حجر کی تقریر سے معلوم ہوا ہے مگر ضعف فضائل اعمال میں اور مناقب رجال میں مقبول ہے پھر کثرت طرق کیوجہ سے مضمون مشترک لقائے صحابہ کا قوی ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ شیخ الاسلام علامہ عینی اور دیگر حنفیہ کہ جو مجتہدین اور محدثین ثقات میں سے ہیں ان سے برابر روایت کرتے ہیں اور ان کے سماع کو ثابت کرتے ہیں یہانتک کہ معلوم ہو چکا ہے کہ قریب پچاس روایتوں کے ان سے بلا واسطہ مروی ہوئے ہیں تو ان کے قول نہ ماننے کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ جیسی خبر احوال سے امام صاحب کے ان کو ہوگی دوسروں کو نہیں ہوسکتی ہے کیونکہ اھل البیت ادری بمافیہ مشہور بات ہے اور انکار اس کا مجادلہ و مکابرہ ہو جائے گا بلکہ اگر ان کا قول نہ اختیار کیا جائے تو پھر مشکل ہے بہت سے ایمہ کے بارہ میں کیونکہ ان کے احوال ثابت انہیں کے اصحاب سے ہوتے ہیں وہ سب قابل قبول نہ رہیں گے۔ چوتھی وجہ گذر چکی ہے کہ یہ قول مثبت ہے اور وہ نافی ہے اور نافی پر مثبت مقدم ہوتا ہے۔ پانچویں وجہ یہ ہے کہ راوی ارسال مقدم ہوتا ہے راوی انقطاع پر جیسا کہ گذر چکا ہے اور یہی وجوہ ہیں جو کتب علماء میں موجود ہیں مگر چونکہ اس قدر کافی ہیں اس وجہ سے اتنی ہی پر اکتفا کی گئی ہے لیکن امام صاحب کتنے صحابہ سے ملے ہیں اور وہ کون کون صحابہ تھے اس میں بہت اختلاف ہے تفحص سے احتمال لقاء کا بیس صحابی تک معلوم ہوتا ہے جیسا کہ مقدمۂ ہدایہ میں ہے۔

وقیل ادرک بالسن عشرین صحابیا وان لم یلق کلھم (۱)

اور کہا گیا ہے کہ امام صاحب نے باعتبار سن کے بیس صحابی پائے اگرچہ کل سے ان کی ملاقات نہیں ہے۔

اور تنسیق النظام میں ہے۔

(۱) مقدمہ ہدایہ اخیرین صفحہ-۵۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اعلم انه قد عد بعض العلماء من ادركهم الامام من الصحابة بالسن ومنهم انس بن مالک الانصاری وسعد بن سهل بن حنیف الانصاری ابا امامة وبسر بن ارطاة القرشی العامری والسائب بن یزید الکوفی اخر من مات بالمدینة من الصحابة وسهل بن سعد الساعدی واصدی بن عجلان ابا امامة الاباهلی وطارق بن شهاب البجلی الکوفی وعبد الله بن ابی اوفی وعبد الله یسر وعبد الله بن ثعلبة وعبد الله بن الحارث بن نوفل ابا محمد وعبد الله بن الحارث بن جزء ابا حارث وعتبة بن عبد السلمی وعامر بن واثله ابا الطفیل وعمر بن ابی سلمة وعمر بن حریث القرشی المخزومی وقبیصة بن ذؤیب ومالک بن حویرث ومحمود بن لبید ومقدام بن معدیکرب ومالک بن اوس وواثله بن الاسقع انتهی. (۱)

یعنی جانو بہ تحقیق بعض علما نے ان صحابہ کا شمار کیا ہے جن کو امام صاحب نے باعتبار سن کے پایا ہے ان میں سے حضرت انس بن مالک انصاری اور سعد بن سہل بن حنیف انصاری اور ابو امامہ اور بسر بن ارطاۃ قرشی عامری اور سائب بن یزید کوفی جو صحابہ میں مدینہ میں سب سے آخر میں وفات پانے والے ہیں۔ اور سہل بن سعد ساعدی اور اصدی بن عجلان اور ابو امامہ باہلی اور طارق بن شہاب بجلی کوفی اور عبداللہ بن ابی اوفی اور عبداللہ بن یسر اور عبداللہ بن ثعلبہ اور عبداللہ بن الحارث بن نوفل ابو محمد اور عبداللہ بن الحارث بن جزء ابو حارث وعتبہ بن عبد السلمی اور عامر بن واثلہ ابو الطفیل اور عمر بن ابی سلمہ اور اور عمر بن حریث قرشی مخزومی اور قبیصہ بن ذؤیب اور مالک بن حویرث اور محمود بن لبید اور مقدام بن معدیکرب اور مالک بن اوس اور واثلہ بن اسقع ہیں۔

(۱) تنسیق النظام صفحہ-۱۲۳ نوٹ-اصل ماخذ تک رسائی نہ ہو سکی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور تبییض الصحیفہ میں ہے۔

قال الامام ابو حنیفة لقیت من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم انس بن مالک وعبد الله بن انیس وعبد الله بن جزء وجابر بن عبد الله ومعقل بن یسار واثله بن الاسقع وبنت عجرد ثم روی عن انس ثلاثة احادیث وعن ابن جزء حدیثا وعن عبد الله واثلة حدیثین وعن جابر حدیثا وعن ابن انیس حدیثا. (۱)

یعنی امام صاحب خود فرماتے ہیں کہ میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے حضرت انس بن مالک سے اور عبداللہ بن انیس سے اور عبد اللہ بن جزء اور جابر ابن عبد اللہ اور معقل بن یسار اور واثلہ بن اسقع اور بنت عجرد سے ملا ہوں پھر امام صاحب نے حضرت انس سے تین حدیث روایت کی ہیں اور حضرت ابن جزء سے ایک حدیث اور حضرت واثلہ سے دو حدیثیں اور حضرت جابر سے ایک حدیث اور حضرت ابن انیس سے ایک حدیث

اور خوارزمی کہتے ہیں۔

اتفق العلماء علی انه روی عن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم لکنهم اختلفوا فی عددهم فمنهم من قال ستة وامرأة ومنهم من قال خمسة وامرأة ومنهم من قال سبعة وامرأة اما علی القول الاول فهم انس بن مالک وعبد الله بن انیس وعبد الله بن الحارث ابن جزء الزبیدی وجابر بن عبد الله ابن ابی اوفی وواثله بن الاسقع

یعنی ہمارے علما کا اس بات پر تو اتفاق ہے کہ امام صاحب نے صحابہ سے روایت کی ہے مگر اختلاف عدد میں انکے ہے پس بعضے کہتے ہین کہ چھ مرد ہیں اور ایک عورت اور بعضے کہتے ہیں کہ پانچ مرد ہیں اور ایک عورت اور بعضے کہتے ہیں ساتھ مرد ہیں اور ایک عورت لیکن بنا بر قول اول کے وہ لوگ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک اور عبد اللہ بن انیس اور عبداللہ بن حارث بن جزء اور جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن ابی اوفی

(۱) قال ابو حنیفة لقیت من اصحاب رسول الله ﷺ انس بن مالک و عبد الله بن جزء الزبیدی و جابر بن عبدالله و معقل بن یسار و واثله بن الاسقع و عائشة بنت عجرد رضی الله عنهم. تبییض الصحیفہ صفحہ ۳۳۔ اصل عبارت یہ ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

وبنت عجرد اما على القول الثالث فيزاد معقل بن يسار واما على القول الثانى فيخرج جابر ومعقل بن يسار انتهے. (۱)

اور واثلہ بن اسقع اور بنت عجرد ہیں اور بنا برقول ثالث کے معقل بن یسار زیادہ کئے جاتے ہیں اور بنابر قول ثانی کے جابر ومعقل بن یسار خارج کئے جاتے ہیں

اور ابراز الغیٔ میں حضرت اخی واستاذی فخر الہند مولانا مولوی حاجی ابوالحسنات محمد عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

اقول صاحب المدينة بسط الكلام فى امكان الروية واثبات المعاصرة والملاقاة وهو مصيب فے ذالک على ما فصلناه لک وعبارته هكذا قد اتفق المحدثون على ان اربعة من الصحابة كانو على عهد الامام ابى حنيفة فى الحيوٰة وان اختلوا فى روايته عنهم. (۲)

یعنی میں کہتا ہوں صاحب مدینہ العلوم نے بسط کے ساتھ کلام کیا ہے امکان رویت اور اثبات معاصرت اور ملاقات میں اور وہ اس میں صواب پر ہے بنابر اس کے کہ جس کی تفصیل کر چکا ہوں اور عبارت صاحب مدینہ کی اسطرح پر ہے بہ تحقیق اتفاق کیا ہے محدثوں نے اس پر کہ چار صحابی زمانہ میں امام ابوحنیفہ کے زندہ تھے اگر چہ اختلاف کیا ہے علماء حدیث نے روایت کا امام کی ان سے۔

منهم انس وهو اٰخر من مات من الصحابة بالبصرة توفى سنة احدى او ثلاث وتسعين فيكون الامام يوم وفاته ابن ثلث او احدے عشرة. (۳)

ان چاروں میں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں وہ آخر صحابہ ہیں جنہوں نے بصرہ میں انتقال کیا سنہ اکانوے یا ترانوے میں پس امام صاحب ان کی وفات کے روز تیرہ برس یا گیارہ برس کے ہونگے۔

---

(۱) جامع المسانید خوارزمی جلد-۱، صفحہ-۲۲ (۲) ابراز الغیٔ۔ نوٹ-اصل ماخذ تک رسائی نہ ہوسکی
(۳) ملخصاً المناقب للکردری، جلد-۱، صفحہ-۶

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ومنهم عبد الله بن ابی اوفی وهو اخر من مات من الصحابة بالكوفة توفی بها سنة ست اوسبع وثمانين فلايكون الامام وقت وفاته اقل من خمس سنة وهو سن السماع عند المحدثين لانهم قبلوا رواية محمود بن الربيع عن النبی حيث عقلت منه مجة مجها فی وجهی وانا ابن خمس سنين ومن غرائب هذا الباب ماروی عن ابراهيم بن سعد الجوهری قال رأيت صبيا ابن اربع سنين حمل الی المامون وقد قرأ القرأن غير انه اذا جاع بكی وعن القاضی ابی محمد الاصفهانی قال حفظت القرأن وا نا ابن خمس سنين . (۱)

اوران چار صحابیوں میں سے جن کو امام صاحب نے پایا ہے عبداللہ بن ابی اوفی ہیں وہ آخر صحابہ ہیں جنہوں نے کوفہ میں وفات پائی سنہ چھیاسی یا ستاسی میں پس امام صاحب ان کی وفات کے وقت پانچ برس سے کم عمر نہونگے اور یہ سن سن سماع ہے محدثین کے نزدیک اس وجہ سے کہ محدثین نے محمود بن ربیع کی روایت قبول کی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے وہ کلی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ پر ڈالے تھے اور میں پانچ برس کا تھا اور نادر بات ہے جو ابراہیم بن سعد سے روایت کی جاتی ہے کہتے ہیں میں نے دیکھا ایک بچہ جو چار برس کا تھا گود میں مامون رشید کے پاس لایا گیا اور وہ قرآن پڑھتا تھا مگر جب بھوکا ہوتا تو روتا اور قاضی ابی محمد اصفہانی سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ میں نے قرآن حفظ کیا اور میں پانچ برس کا تھا۔

ومنهم سهل بن سعد الساعدی مات بالمدينة احدیٰ وتسعين اوثمان وثمانين وهو اخر من مات بالمدينة والامام مالک ادرک زمانه وان لم يرو منه. (۲)

اوران چاروں صحابہ میں سے تیسرے صحابہ سہل بن سعد ساعدی ہیں جنہوں نے مدینہ طیبہ میں ۹۱ھ یا ۸۸ھ میں وفات فرمائی اور وہ آخر صحابہ ہیں جنہوں نے مدینہ میں وفات کی اور امام مالک نے ان کا زمانہ پایا اگرچہ روایت ان سے نہیں کی۔

(۱) ملخصاً از المناقب للکردری، جلد-۱، صفحہ-۱۰

(۲) ایضاً صفحہ-۱۱، ردالمحتار، جلد-۱، صفحہ ۱۶۴۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ومنهم ابو الطفيل مات بمكة سنة اثنين ومائة وهو اخر من مات فی جميع الارض من الصحابة والامام ادرک زمانه لا محالة وقال بعض المحدثين انه لم يره واصحاب المناقب ذكروا باسانيد هم انه راى وقد ثبت ان الامكان ثابت والناقل عدل والمثبت اولى من النافی. (۱)

یعنی ان چار صحابہ میں سے چوتھے حضرت ابو الطفیل ہیں مکہ میں وفات فرمائی سنہ ایکسو دو میں آخر ہیں سب صحابہ کے جنہوں نے زمین بھر میں وفات فرمائی امام صاحب نے ان کا زمانہ لامحالہ پایا اور بعض محدثین کہتے ہیں کہ امام صاحب نے ان کو نہیں دیکھا اور اصحاب مناقب نے ذکر کیا ہے اپنی سندوں سے کہ امام صاحب نے ان کو دیکھا اور بہ تحقیق ثابت ہوگیا ہے کہ امکان امر ثابت ہے اور ناقل عدل ہے اور مثبت اولی ہے نافی سے۔

وهؤلاء الذين ذكرنا هم الذين غلب الظن على ان الامام لقيهم وتحقق ادرک زمانهم. (۲)

اور یہ وہ صحابہ ہیں جن کو ہم نے ذکر کیا ہے جن پر گمان غالب ہے کہ امام صاحب ان سے ملے اور محقق ہوگیا ہے کہ امام صاحب نے ان کا زمانہ پایا۔

ومنها رجال شک القوم فی ان الامام ادرک زمانهم فهم معقل بن يسار لان معقلا توفی بالبصرة سنة سبع وستين او سبعين وولادة الامام سنة ثمانين اللهم الاعلى قول من قال ان الامام ولد سنة احدى وستين. (۳)

اور اس جگہ چند لوگ ہیں جن کے زمانہ پانے میں امام صاحب کے قوم نے شک کیا اور ان میں سے معقل بن یسار ہیں شک اس وجہ سے ہے کہ معقل نے بصرہ میں ۶۷ھ یا ۷۷ھ میں وفات کی اور امام صاحب کی ولادت ۸۰ھ میں ہے مگر قول پر اس شخص کے جو کہتا کہ امام صاحب کی ولادت ۶۱ھ میں ہوئی ہے معقل کا زمانہ پانا ثابت ہے۔

(۱) ملخصاً از المناقب للکردری، جلد-۱، صفحہ-۱۲ (۲) ایضاً صفحہ-۱۴، (۳) ایضاً صفحہ-۱۵،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

میں کہتا ہوں کہ اگر اس قول کو اختیار کریں تو بہت سے صحابہ کے پانے کا زمانہ ثابت ہوجائے گا۔

ومنهم جابر بن عبد الله فانه مات بالمدينة سنة سبع اوثمان وسبعين. (۱)

ان میں سے حضرت جابر بن عبداللہ ہیں کہ انہوں نے مدینہ میں وفات فرمائی ۷۷ھ یا ۷۸ھ میں۔

ومنهم عبد الله بن انيس قيل لقيه وروى عنه الا ان فيه اشكا لا اذ قد اجمع اهل التاريخ انه مات بالمدينة سنة اربع وخمسين قبل ولادة الامام. (۲)

ان میں سے عبداللہ ابن انیس ہیں کہا گیا ہے ان سے امام صاحب ملے اور ان سے روایت کی ہے مگر اس میں ایک اشکال ہے اس وجہ سے کہ اہل تاریخ نے اجماع کیا ہے کہ عبداللہ بن انیس مدینہ میں ۵۴ھ میں وفات کر گئے قبل ولادت امام صاحب کے۔

ومنهم عايشة بنت عجرد وقيل لقيه الامام وروى عنه (۳)

اور ان میں سے عائشہ بنت عجرد ہیں اور کہا گیا ہے کہ امام صاحب ان سے ملے اور روایت کی ہے

اور الخیرات الحسان میں ابن حجر مکی لکھتے ہیں۔

وذكر جماعة ممن صنف فى المناقب وغيرهم انه سمع ايضا من جماعة من الصحابة غير انس. (۴)

یعنی ذکر کیا ہے ایک جماعت نے ان لوگوں کی جنہوں نے مناقب تصنیف کئے ہیں کہ امام صاحب نے سماعت حدیث بھی حاصل کی ہے ایک جماعت صحابہ انس رضی اللہ عنہ بن مالک کے سوا بھی

---

(۱) ملخصاً از المناقب للکردری، جلد-۱، صفحہ-۱۷، ۱۸ (۲) ایضاً صفحہ-۱۸، ۱۹۔
(۳) ایضاً صفحہ-۱۹، ۲۰۔ (۴) الخیرات الحسان، صفحہ-۳۳۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

یعنی انس ابن مالک سے تو سماع ثابت ہی ہے اور بھی ایسے صحابہ ہیں جن سے اہل مناقب سماع ثابت کرتے ہیں۔

منهم عمرو بن حريث واعترض بان الصحيح انه مات سنة خمس وثمانين والقول بانه عاش الى سنة ثمان وتسعين لم يثبت واجيب بان الصواب الذى عليه جمهور المحدثين واستقر عليه العمل ان الصغير اذا يتميز (۱) به صح سماعه وان كان ابن خمس سنين.

ان صحابہ میں سے جن سے سماع ثابت کی جاتی ہے عمر بن حریث ہیں اور اعتراض کیا گیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ انہوں نے وفات فرمائی ۸۵ھ میں اور یہ قول کہ وہ ۹۸ھ تک زندہ رہے صحیح نہیں ہے اور جواب دیا گیا ہے کہ صواب یہی ہے جس پر جمہور محدثین ہیں اور عمل مقرر ہے کہ بچہ جس وقت تمیز کرسکتا ہو تو اس کی سماع صحیح ہے اگرچہ پانچ برس کا ہو۔

ومنهم عبد الله بن انيس الجهنى واعترض بانه مات سنة اربع وخمسين واجيب بان هذا اسم لخمسة من الصحابة فلعل من روى عنه ابو حنيفة واحد غير الجهنى المشهور وردّبان غير هذا لم يدخل الكوفة.

ان میں سے عبداللہ بن انیس جہنی ہیں اور اعتراض کیا گیا ہے کہ وہ ۵۴ھ میں انتقال کر گئے جواب دیا گیا ہے کہ یہ نام پانچ صحابیوں کا تھا شاید کہ جن سے امام صاحب نے روایت کی وہ غیر جہنی مشہور ہوں اور رد کیا گیا ہے یہ جواب کہ غیر جہنی مشہور کوفہ میں نہیں آئے ہیں۔

واخرج بعضهم بسنده الى ابى حنيفة قال: ولدت سنة ثمانين وقدم عبد الله بن انيس صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور بعض اپنی سند سے امام ابوحنیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا میں پیدا ہوا ۸۰ھ میں اور عبداللہ بن انیس صاحب رسول اللہ ﷺ کوفہ میں ۹۴ھ میں آئے

(۱) اصل کتاب میں یہ ہے: اذا میز صح سماعه-۱۲.

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الكوفة سنة اربع وتسعين ورأيته وسمعت منه عن رسول الله ﷺ حبک الشیء یعمی ویصم واعترض بان هذا السند مجهول وبان الذی دخل الكوفة ابن انیس الجهنی وقد تقرر انه مات قبل ولادة ابی حنیفة بدهر.

اور میں انکو دیکھا اور ان سے سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ محبت تیری کسی شے کے ساتھ ہو اندھا کر دیتی ہے اور بہرا کر دیتی اور اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ سند مجہول ہے اور جو کوفہ میں آئے تھے وہ ابن انیس جہنی تھے اور بہ تحقیق ثابت ہوگیا ہے کہ وہ ایک زمانہ قبل ولادت امام ابوحنیفہ کے وفات کر چکے تھے۔

ومنهم عبد الله بن الحارث بن جزء الزبیدی بفتح الجیم وسكون الزای بالهمزة والزبیدی بضم الزای مصغرا و اعترض بانه مات سنة ست وثمانین بمصر ای بسقط ابی تراب قریة من الغربیة قریب سمنود والمحلة وكان مقیما بها.

اور ان میں سے عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی ہیں جیم کو فتح ہے اور زا ساکن ہے اور اس کے بعد ہمزہ ہے اور زبیدی کی زا کو ضمہ ہے اور مصغر ہے اور اعتراض کیا گیا ہے کہ انہوں نے وفات فرمائی ۸۶ھ میں مصر میں یعنی سقط ابی تراب میں جو غربی جانب کا دیہات ہے قریب سمنود اور محلّہ کے اور عبد اللہ وہیں مقیم تھے۔

واما ماجاء عن ابی حنیفة من انه حج مع ابیه سنة ست وتسعین وانه رأی عبد الله هذا یدرس بالمسجد الحرام وسمع منه حدیثا فرده جماعة منهم الشیخ قاسم الحنفی من مشائخ مشائخنا

اور لیکن جو مروی ہوا ہے امام صاحب سے کہ انہوں نے حج کیا اپنے باپ کے ساتھ ۹۶ھ میں اور انہوں نے دیکھا انہیں عبد اللہ کو کہ مسجد حرام میں درس دیتے ہیں اور سنا ان سے حدیث تو اس کی رد ایک جماعت نے کردی ہے ان میں سے شیخ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بـان سـنـد ذالک فیـه قـلـب وتـحریف وفیه کذاب اتفاقا وبان ابن جزء مات بمصر ولابی حنیفة ست سنین وبان عبد الله بن جزء لم یدخل الکوفة فی تلک المدة.

قاسم حنفی ہیں میرے استادوں کے استاد اس طور پر رد کی ہے کہ ابن جزء نے وفات فرمائی مصر میں اور امام ابو حنیفہ چھ برس کے تھے اور عبد اللہ بن جزء کبھی کوفہ میں نہیں داخل ہوئے اس مدت میں۔

ومنهم جابر بن عبد الله واعترض بانه مات سنة تسع وسبعين قبل ولادة ابی حنیفة بسنة ومن ثمة قالوا فی الحدیث المروی عن ابی حنیفة عن جابر انه ﷺ امر من لم یرزق ولدا بکثرة الاستغفار والصدقة ففعل فولد له تسعة ذکور انه حدیث موضوع.(۱)

ان میں سے جابر بن عبد اللہ ہیں اور اعتراض کیا گیا ہے کہ انہوں نے وفات فرمائی ۷۹ھ میں ایک سال قبل ولادت امام صاحب کے اسی وجہ سے کہتے ہیں اس حدیث میں جو مروی ہے ابی حنیفہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں جابر سے کہ آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا اس شخص کو کہ جس کا لڑکا نہیں ہوا تھا کہ استغفار کرے اور صدقہ دے کثرت سے جب اس نے یہ کیا تو نو لڑکے ہوئے کہ یہ حدیث موضوع ہے

میں کہتا ہوں کہ وضع حدیث محض اتنی ہی بات سے ثابت نہیں ہوتی ہے بلکہ غایت مافی الباب یہ کہا جائے کہ امام صاحب نے کوئی واسطہ چھوڑ دیا ہوگا یا اگر بسند صحیح ہے تو یہ حدیث اس قول کی مؤید ہو جائے گی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام صاحب قبل ۸۰ھ کے پیدا ہوئے ہیں۔

ومنهم عبد الله بن ابی اوفی تعقب بانه مات سنة خمس او سبع وثمانين واجيب بما مر فی عمرو بن حريث. (۲)

اور ان میں سے عبد اللہ بن ابی اوفی ہیں اور اعتراض کیا گیا کہ انہوں نے وفات فرمائی ہے ۸۵ھ یا ۸۷ھ میں اور وہی جواب اس کا ہے جو عمرو بن حریث کے بارہ میں دیا گیا ہے کہ پانچ برس کے سن میں بھی اگر تمیز لڑکے کو ہو تو اس کی سماع ثابت ہو جاتی ہے۔

(۱) الخیرات الحسان، صفحہ-۳۴-۳۳۔ ردالمحتار، جلد-۱، صفحہ-۱۶۴ (۲) ایضاً

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ومن ثمة جاء عن ابی حنیفة انه روی عن عبد الله هذا الحدیث المتواتر من(۱) بنی للهِ مسجدالحدیث قال بعضهم لعل ابا حنیفة سمعه منه وعمره خمس او سبع.

اسی جگہ سے مروی ہوا ہے امام صاحب سے کہ انہوں نے روایت کی عبد اللہ سے یہ حدیث متواتر کہ جس نے خدا کے لئے مسجد بنوائی اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے کہا بعض محدثوں نے کہ شاید امام صاحب نے سنا ہو ان سے اور امام صاحب کی عمر پانچ یا سات برس کی ہو۔

ومنهم واثلة بكسر المثلثة ابن الاسقع بالقاف روی عنه حدیثین لاتظهر الشماتة باخیک فیعافیه الله ویبتلیک دع ما یریبک الی مالا یریبک الاول رواه الترمذی من وجه اٰخر وحسنه والثانی جاء من روایة جمع من الصحابة وصححه الائمه اعتراض بانه مات سنة ثلث او خمس وثمانین جوابه مامر انفا.

اور ان میں سے واثلہ (زیر ہے ث کو) ابن الاسقع ہیں (قاف کے ساتھ) روایت کیا ہے امام صاحب نے ان سے دو حدیثیں پہلی حدیث ترمذی نے دوسری وجہ سے روایت کی اور اسکو حسن کہا ہے اور دوسری حدیث ایک جماعت سے صحابہ کی مروی ہوئی ہے اور ائمہ حدیث نے اس کی تصحیح کی ہے اور اعتراض کیا گیا اس پر کہ حضرت واثلہ نے ۸۳ھ یا ۸۵ھ میں وفات فرمائی اور جواب اس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

ومنهم معقل بن یسار واعترض بانه مات فی امارة معاویة رضی الله عنه ومعاویة مات سنة ستین.

اور ان میں سے معقل بن یسار ہیں اور اعتراض کیا گیا ہے کہ انہوں نے امارت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات فرمائی اور حضرت معاویہ نے ۶۰ھ میں وفات فرمائی ہے۔

---

(۱) پوری عبارت یہ ہے۔من بنی لِلّٰهِ مسجداً و لو کمفحص قطاة ای بفتح المیم بنی الله له بیتاً فی الجنة–۱۲.

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ومنهم ابو الطفيل عامر بن واثلة ووفاته سنة ثنتين ومائة بمكة وهو اخر الصحابة موتا.

اور ان میں سے ابوالطفیل ہیں کہ انہوں نے وفات فرمائی ۱۰۲ھ میں مکہ میں اور وہ آخر میں سب صحابہ کے وفات کر گئے۔

ومنهم عائشة بنت عجرد واعترض بان حاصل كلام الذهبي وشيخ الاسلام ابن حجر ان هذه لاصحبة لها وانها لاتكاد تعرف وبذالك رد ماروى ان ابا حنيفة روى عنها هذا الحديث الصحيح واكثر جند الله تعالى فى الارض الجراد لا اكله ولا امر به.(۱)

اور ان میں سے عائشہ بنت عجرد ہیں اور اعتراض کیا گیا ہے کہ حاصل کلام ذہبی اور شیخ الاسلام ابن حجر کا یہ ہے کہ ان بی بی کو صحبت رسول ﷺ حاصل نہ تھی اور یہ پہچانی نہیں جاتی ہیں اسی وجہ سے رد کی گئی ہے جو روایت ہے کہ امام صاحب نے ان سے یہ حدیث صحیح روایت کی ہے اللہ کا اکثر لشکر زمین میں ٹڈیاں ہیں نہ میں ان کو کھاؤں گا اور نہ اس کا حکم کروں گا۔

ومنهم سهل بن سعد ووفاته سنة ثمان وثمانين وقيل بعدها.

اور ان میں سے سہل بن سعد ہیں اور وفات ان کی ۸۸ھ میں ہوئی ہے اور کہا گیا ہے بعد اس سال کے وفات فرمائی ہے۔

ومنهم السائب بن خلاد بن سويد ووفاته سنة احدى وتسعين.

اور ان میں سے سائب بن خلاد ہیں اور وفات ان کی ۹۱ھ میں ہوئی ہے۔

ومنهم السائب بن يزيد بن سعيد ووفاته سنة احدى او اثنتين او اربع وتسعين.

اور ان میں سے سائب بن زید بن سعید ہیں اور وفات ان کی ۹۱ھ یا ۹۲ھ یا ۹۴ھ میں ہے۔

ومنهم عبد الله بن بسرة ووفاته سنة ست وتسعين.

اور ان میں سے عبداللہ بن بسرہ ہیں اور وفات انکی ۹۶ھ میں ہے۔

ومنهم محمود بن الربيع ووفاته سنة تسع وتسعين.

اور ان میں سے محمود بن الربیع ہیں اور وفات ان کی ۹۹ھ میں ہوئی۔

---

(۱) بعض نسخوں میں ولا احرمہ کا لفظ ہے۔۱۲۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ومنهم عبد الله بن جعفر واعترض بانه مات سنة ثمانين بارض حمص.

اوران میں سے عبداللہ ابن جعفر ہیں اور اعتراض کیا گیا ہے کہ انہوں نے وفات فرمائی ۸۰ھ میں ارض حمص میں۔

ومنهم ابو امامة واعترض بانه مات سنة احدى وثمانين بارض حمص. (۱)

اوران میں سے ابوامامہ ہیں اور اعتراض کیا گیا ہے کہ انہوں نے وفات فرمائی ۸۱ھ میں

تمام ہوئی عبارت علامہ ابن حجر مکی کی۔

ان اعتراضوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض تو ایسے ہیں جن کا جواب دیدیا گیا ہے بعض وہ ہیں جن کے جواب سے سکوت کیا گیا ہے ان میں سے دوطرح کے اعتراض ہیں ایک تو قابل تسلیم جیسے وہ صحابہ جن کی وفات قبل ولادت امام صاحب کے ہوئی گوان کا بھی جواب ممکن ہے کہ وفیات کی مختلف روایتیں ہیں اگر ایک روایت کے اعتبار سے قبل ولادت انتقال ہوا ہے تو دوسری وایت کے اعتبار سے بعد میں ہوا ہے اسی طرح سنہ ولادت بھی امام صاحب کا مختلف مروی ہوا ہے مگر یہ جواب تحقیق سے گرا ہوا ہے اور منصف مزاج محقق اسکو تسلیم نہیں کرسکتے ہیں البتہ وہ اعتراض کہ جس کی بنا صرف اس امر پر ہے کہ امام صاحب جب صغیر سن (کم عمر) تھے صحابہ کوفہ میں موجود نہ تھے اس کا جواب ممکن اس صورت میں ہے کہ امکان لقا ہے اور امکان امر ثابت ہے کیونکہ چھ سات برس کے لڑکے کا سفر میں جانا اس زمانہ میں بعید نہ تھا علاوہ اس کے امام صاحب کا سفر کرنا اپنے والد کے ساتھ ثابت ہے اور ان کے والد بھی تاجر تھے اور اس زمانہ کی تجارت بھی یہی تھی کہ ایک ملک سے اشیاء لائے جائیں اور دوسری جگہ فروخت کئے جائیں ایسی حالت میں امام صاحب کا خود جانا صغرسنی مین مصر وبصرہ وحمص ومدینہ ومکہ وغیرہ میں ممکن ہے پس امکان ثابت ہوا اور امکان امر ثابت نافی پر مقدم ہے۔

الحاصل امام صاحب کی ملاقات کتنے صحابی سے ہوئی احتمال تو قریب بیس بائیس صحابہ کا ہے اور بظن غالب چار پانچ صحابی ہیں جن کی ملاقات ہوئی اور قریب اور یقین ہے کہ حضرت انس اور حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہما سے ملاقات امام صاحب کی ہوئی اور امر مشترک کہ جس

(۱) الخیرات الحسان، ابن حجر مکی صفحہ-۳۴/۳۵ (بیروت ایڈیشن)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پر دارومدار تابعیت کا ہے یہ ہے کہ امام صاحب نے صحابہ کو دیکھا باوجود دلالت عقل ونقل واتفاق ائمہ محدثین حنفیہ وغیر حنفیہ واتحاف بالقرائن ہونے کے متواتر المعنی موجب علم قطعی ویقین کو ہے مانا کہ حنفیہ کا قول اس میں معتبر نہو کہ امام صاحب نے کوئی روایت صحابہ سے نقل کی باوجود کہ ثقات نے ان کے قول کو قبول کیا اور اھل البیت ادری بمافیہ مشہور ومقبول عند الخاص والعام ہے تب بھی بنا بر قول جمہور اہل حدیث (محدثین) کے امام صاحب کو حاصل ہے اور تحقیق اس کی کہ تابعیت کے لئے محض رویت صحابی کافی ہے کتب اصول وحدیث میں مشرح موجود ہے حاجت بیان کی نہیں تاہم اطمینان قلب کے لئے مختصر اقوال ائمہ حدیث کے لکھے جاتے ہیں شرح نخبہ میں ہے۔

التابعی وھو من لقی الصحابی کذالک وھذا متعلق باللقی وما ذکر معہ الاقید الایمان بہ فذالک خاص بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وھذا ھو المختار خلافا لمن اشترط فی التابعی طول الملازمۃ او صحۃ السماع او التمییز انتھے۔ (۱)

یعنی تابعی وہ ہے جو صحابی سے ملا ہو جس طرح کہ صحابہ ملے ہیں کذالک متعلق ہے لقی کے اور جو ان کے ساتھ امور ذکر کئے گئے ہیں ان کے متعلق ہے مگر قید ایمان کے ملنے والے کے ساتھ تو یہ مخصوص ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور یہی تعریف مختار ہے خلاف کر کے اس شخص کے جس نے تابعی کے لئے شرط کی ہے طول ملازمت کی یا صحت سماع کی یا تمیز کی

ہذا ہو المختار کے تحت میں ملا علی قاری کا قول مذکور ہو چکا ہے یعنی۔

قلت وبہ یندرج الامام الاعظم فی سلک التابعین الخ. .....(۲)

کہتا ہوں کہ اسی سبب سے امام صاحب سلک تابعین میں داخل ومندرج ہیں

اور فتح المغیث میں علامہ سخاوی تحت قول علامہ زین الدین عراقی صاحب الفیۃ الحدیث کے لکھتے ہیں۔

(۱) نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر۔ صفحہ-۱۸۵۔ (۲) ایضاً

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

والتابع الملاقی لمن قد صحبا النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدافاکثر سواء کانت الرویہ من الصحابی بہ نفسہ حیث کان التابعی اعمیٰ اوبا لعکس او کانا جمیعا کذالک ویصدق انھما تلاقیا وسواء کان ممیزا ام لا سمع منہ ام لا انتھے۔ (۱)

تابعی وہ شخص ہے جس نے ملاقات حاصل کی ہو اس شخص سے جس کو صحبت حاصل ہوئی ہو نبی صلی اللہ وعلیہ وسلم کی ایک ہی صحابی سے ملاقات ہو یا اکثر سے خواہ رویت صرف صحابی کی جانب سے ہو جبکہ تابعی نابینا ہو یا عکس اس کا ہو یعنی صحابی نابینا ہوں یا دونوں ایسے ہی ہوں اس وجہ سے کہ ان پر صادق آتا ہے کہ دونوں آپس میں ملے اور چاہے تمیز رکھتا ہو یا نہ برابر ہے کہ سماعت حاصل ہوئی ہو یا نہوئی ہو

اسکے بعد چند لوگوں کے نام سخاوی نے لکھے ہیں جن کے لئے بھی اتفاق سے وہی اقوال ائمہ حدیث نے لکھے ہیں جو امام صاحب کی شان میں کہے ہیں باوجود اس کے مثل مسلم وابن ماجہ وغیرہ انکو تابعین میں شمار کرتے ہیں ان میں سے اعمش کو لکھا ہے کہ ان کے لئے ترمذی کہتے ہیں۔

لم یسمع من احد من الصحابۃ۔

یعنی نہیں سماعت حاصل ہوئی ان کو کسی ایک صحابی سے

اور مسلم اور ابن ماجہ اور عبدالغنی بن سعد نے ان کو تابعین سے شمار کیا ہے اسی طرح پر عبد الغنی نے جریر بن حازم کو تابعین سے شمار کیا ہے اس وجہ سے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ابن حبان نے ان کو داخل کیا ہے تابعین میں صرف رویت عمرو بن حریث کی وجہ سے اور یحیٰ بن کثیر داخل کئے گئے ہیں تابعین میں باوجود کہ قول حاتم کا ہے۔

---

(۱) فتح المغیث علامہ سخاوی ج ۳، صفحہ ۱۲۳۔ (بیروت ایڈیشن)

اصل عبارت یوں ہے: (فالتابع) یقال لہ التابعی ایضاً و کذا التبع و یجمع علیہ ایضاً کذا علی اتباع ھو (الاقی لمن قد صحبا) النبی ﷺ واحدا فاکثر سواء کانت الرؤیۃ من الصحابی نفسہ حیث کان التابعی اعمیٰ او بالعکس او کان جمیعاً کذالک یصدق انھما تلاقیا و سواء کان ممیزا ام لا سمع منہ ام لا۔ ۱۲

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

انه لم یدرک احداً من الصحابة الا انسا راه رؤیة

یعنی انہوں نے کسی صحابی کو نہیں پایا مگر یہ کہ انس بن مالک کو ایک بار دکھا ہے

اب یہاں سے جو منصف مزاج ہے اس کے نزدیک تابعیت امام صاحب میں کسی قسم کا شک نہیں چنانچہ تصریح سے ائمہ اہل حدیث (محدثین) نے خود امام صاحب کو تابعین میں لکھا ہے جن کے مختصر اقوال آگے آتے ہیں اسی کتاب میں سخاوی لکھتے ہیں۔

وهذا مصیر منهم الی الاکتفاء بالروية کالصحابی ولذا قال بعضهم روية الصالحين بلا شک لها اثر عظيم فکيف برؤية سيد الصالحين فاذا راه مسلم لحظة دل ذالک علی الاستقامة لانه باسلامه متهيء للقبول فاذا قابل ذالک النور العظيم اشرق عليه يظهر اثره فی قلبه و علی جسده انتهے۔ (۱)

یعنی یہ جو مسلم وغیرہ نے شعبی وغیرہ کو تابعین میں داخل کیا ہے رجوع ان کی اس طرف ہے کہ رویت صحابی محض تابعین میں کافی ہے صحابی کی طرح سے اسی وجہ سے بعض محدثوں نے کہا ہے اچھے لوگوں کو دیکھنے میں بلاشک ایک اثر عظیم ہے۔ پس کیونکر اثر نہوگا دیکھنے میں سادات الصالحین کے یعنی صحابہ تو نیکوں کے سردار ہیں ان کے دیکھنے میں کیونکر نہ اثر ہوگا پس جب کسی مسلم نے ایک لحظہ ان کو دیکھا یہ دیکھنا اس کا دلالت کرتا ہے اس کی استقامت پر اس وجہ سے کہ اسلام کے باعث وہ مستعد قبول ہوگیا تھا پس جب مقابل ہوا اس نور عظیم سے اور چمکا اس پر ظاہر ہوگا اثر اس کا اس کے قلب میں اور اس کے جسد پر

اور تدریب الراوی میں علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں۔

هو من لقيه وان لم يصحبه کما قيل فی الصحابی وعليه الحاکم قال ابن الصلاح وهو اقرب قال الصنف وهو الاظهر قال العراقی

یعنی تابعی وہ ہے جو صحابی سے ملا ہو اگرچہ صحبت صحابی کی نہ ہوئی ہو جیسا کہ صحابی کے بارہ میں کہا گیا ہے اسی مذہب پر حاکم ہیں ابن صلاح نے کہا ہے

(۱) فتح المغیث علامہ سخاوی ج ۳، صفحہ ۱۲۳۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

وعليه عمل الاكثرين من اهل الحديث انتهے. (۱)

یہی مذہب نزدیک تر ہے صواب کے کہا مصنف نے یعنی نووی نے کہ یہی مذہب ظاہر تر ہے یعنی باعتبار دلائل کے عراقی نے کہا اسی مذہب پر عمل اکثر ائمہ حدیث کا ہے

اس کے بعد علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مثل سخاوی کے نظائر لکھے ہیں کہ محض رویت سے بغیر ثبوت سماع اور بلا تمیز کے زمرۂ تابعین میں بہت اشخاص داخل کر لئے گئے ہیں اب ظاہر ہو گیا کہ قاعدہ سے محدثین کے امام صاحب کا تابعی ہونا متحقق ہے جس قول کو اختیار کیجئے خواہ محققین اہل حدیث کا قول لیجئے خواہ جمہور حنفیہ کا اسی وجہ سے اکثر اہل حدیث نے تصریح سے ان کو تابعین میں داخل کیا ہے۔

چنانچہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں قسطلانی لکھتے ہیں۔ یعنی یہی کہ جائز ہے نماز ایک کپڑے میں اگر ستر چھپ جائے۔

وهذا مذهب الجمهور من الصحابة كابن عباس وعلى ومعاية وانس وخالد بن وليد وابى هريرة وعائشة وام هانى ومن التابعين الحسن البصرى وابن سيرين والشعبى وابن المسيب وعطاء وابى حنيفة انتهے. (۲)

جمہور صحابہ کا مذہب ہے جیسے عبداللہ بن عباس اور حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ اور امیر المؤمنین حضرت معایہ اور حضرت انس بن مالک اور حضرت خالد بن الولید اور حضرت ابوہریرہ اور حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ اور ام ہانی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مذہب ہے اور تابعین میں سے امام حسن بصری اور محمد بن سیرین اور عامر شعبی اور سعید بن المسیب اور عطا بن ابی رباح اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں

اور قول ابن حجر اور عراقی کا اوپر گذر چکا ہے کہ وہ ایک جماعت صحابہ کو دیکھنے کے قائل ہیں اور زمرۂ تابعین میں داخل کرتے ہیں۔

---

(۱) تدریب الراوی علامہ سیوطی۔ ج ۱، صفحہ ۲۰۶۔ (۲) ارشاد الساری علامہ قسطلانی ج ۱، صفحہ ۳۹۰۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

چنانچہ ولی عراقی کہتے ہیں۔

فمن اکتفی فی التابعین بمجرد رویة الصحابة یجعله تابعیا. (۱)

یعنی جس نے کافی سمجھا تابعین میں مجرد دیکھ لینا صحابہ کو تو وہ امام صاحب کو تابعین سے گردانتا ہے

جیسا کہ ابھی ہم ثابت کر آئے ہیں کہ ائمہ حدیث جن میں عراقی بھی ہیں قائل اسی کے ہیں اور شیخ الاسلام حافظ ابن حجر کا قول بھی اوپر ذکر ہو چکا ہے جسکا ایک ٹکڑا یہ ہے۔

فهو بهذ الاعتبار من طبقة التابعین ولم یثبت ذالک لاحد من ایمة الاعصار المتاخرین.

پس وہ یعنی امام صاحب اس اعتبار سے طبقہ تابعین میں ہیں اور یہ بات ثابت نہیں ہوئی ان کے زمانہ کی ائمہ میں سے کسی ایک کے لئے

اور علامہ ابن حجر مکی الخیرات الحسان میں لکھتے ہیں۔

وحینئذ فهو من اعیان التابعین الذین شملهم قوله تعالیٰ والذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه واعدلهم جنات تجری من تحتها الانهار خٰلدین فیها ابدا ذالک الفوز العظیم انتهے. (۲)

اور اس جگہ سے پھر تو امام صاحب اعیان تابعین میں سے ہیں ان کے شامل حال قول اللہ تعالیٰ کا ہے والذین اتبعوہم الآیۃ۔ یعنی اور جن لوگوں نے اتباع کی صحابہ کے ساتھ احسان کئے اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور رکھ چھوڑے گئے ہیں ان کے لئے باغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ وہ اس میں رہنے والے ہیں یہی بڑا حصہ ہے

اور یہی اجلۂ محدثین نے امام صاحب کے تابعی ہونے کی تصریح کردی ہے جو کہ کتب اسماء الرجال دیکھنے والے پر پوشیدہ نہیں ہے ضرورت کسی اور عبارت کے لکھنے کی نہی یہی گواہ

(۱) الخیرات الحسان صفحہ-۳۳۔ (۲) ایضاً

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

عادل وثقہ کافی وافی ہیں لیکن چونکہ میں حنفی ہوں اس وجہ سے اپنی اس تحریر کو حنفی امام کے قول پر ختم کرتا ہوں اور خدا سے آرزو کرتا ہوں کہ میرا خاتمہ انہیں کی اتباع میں ہو اور انہیں کے ساتھ آخرت میں اٹھوں علامہ ملا علی قاری لکھتے ہیں۔

قد ثبت رویته لبعض الصحابة واختلف روایته عنهم والمعتمد ثبوتها کام بینته فی سند الانام فی مسند الامام (۱)	بہ تحقیق امام صاحب کا دیکھنا بعض صحابہ کو ثابت ہوگیا ہے اور اختلاف کیا گیا ہے روایت کرنے میں امام صاحب کے اور معتمد ثبوت روایت کا ہے امام صاحب کی

جیسا کہ میں نے تنبیہ کی ہے اس پر سند الانام شرح مسند امام میں اور شیخ محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح سفر السعادت میں تحریر فرماتے ہیں۔

اما اقدم واسبق ایشاں امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی ست وولادت وے درسنہ ثمانین ووفاتش درماۃ وخمسین وجماعت را اختلاف است درآنکہ وے از تابعین ست یا تبع تابعین بااتفاق آنکہ درروزگار وے چندیں از صحابہ بودہ اند انس بن مالک بہ بصرہ وعبداللہ بن ابی اووفی درکوفہ وسہل بن سعدہ الساعدی بمدینہ وابوالطفیل عامر بن واثلہ کہ آخر صحابہ رسول است دروفات بمکہ وبعض جز ایں چہارتن را نیز شمردہ اند صاحب جامع الاصول گوید کہ ملاقات ابوحنفیہ بایشاں واخذ حدیث از ایشان نزد ارباب نقل ثبوت نرسید واصحاب وے میگویند کہ وے جماعت از صحابہ را یافتہ واز ایشان روایت کردہ است انتہی وے را مسندیست کہ احادیث را در واز ایشان روایت کردہ است گفت بندہ مسکین عبدالحق سیف الدین حضہ اللہ بمزید العلم والیقین ودرواقع از حساب عقل بسی دور نماید کہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم در روزگار وے باشند و وے قصد ملاقات ایشان نکند وایشان را نیابد باآنکہ وجود قدوم او دریں بلاد کہ ایشان بودہ اند ثابت شدہ مدت بست سال زندگانی کردہ چہ وجود صحابہ تا آخر مایہ بصحت رسیدہ است مان کہ حق

(۱) شرح مسند امام ابوحنیفہ لملا علی قاری۔ صفحہ-۸

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

باصحاب است کہ گویند جماعت صحابہ را دریافتہ است واللہ اعلم۔(۱)

اب رہا یہ امر کہ امام صاحب مثل اور مجتہدین کے محدث ہیں یا نہیں اس کے جواب میں اس قدر کافی ہے کہ امام صاحب کا رئیس المجتہدین ہونا اظہر من الشمس ہے اور مجتہد کے لئے محدث ہونا لازمی امر ہے بلکہ محدث سے مجتہد میں ایک مزیت ہوتی ہے پس امام صاحب کا محدث ہونا بھی ایک لازمی اور ضروری امر ہے تفصیل اس کی کتب سیر ومناقب واسماء رجال میں موجود ہے میں اس جگہ اسی قدر سند کافی سمجھتا ہوں کہ الخیرات الحسان میں علامہ شہاب الدین احمد بن حجر ہیثمی مکی شافعی لکھتے ہیں۔

الفصل الثلاثون فی سندہ فی الحدیث۔

فصل تیسویں بیان میں امام صاحب کی سند حدیث کے۔

مرّ انہ اخذ عن اربعة الاف شیخ من ائمة التابعین وغیرھم ومن ثمة ذکرہ الذھبی وغیرہ فی طبقات الحفاظ من المحدثین. (۲)

یعنی گذر چکا ہے کہ امام صاحب نے چار ہزار استاذوں سے جو ائمہ تھے تابعین وغیر تابعین میں حدیث حاصل کی ہے اسی جگہ سے ذہبی نے اور ان کے علاوہ دوسروں نے طبقات حفاظ محدثین میں امام صاحب کا ذکر کیا ہے

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام صاحب کوئی معمولی طور سے محدث نہ تھے بلکہ محدثین میں بھی حفاظ میں داخل تھے۔

ومن زعم قلة اعتنائہ بالحدیث فھو اما لتساھلہ اوحسدہ اذ کیف یتاتی لمن ھو کذالک استنباط مثل ما استنبطہ من المسائل التی لا تحصی کثرة مع انہ اول من استنبط من الادلة علی الوجہ لمخصوص المعروف

یعنی اور جو شخص گمان کرتا ہے کہ امام صاحب کو علم حدیث کے جانب توجہ کم تھی تو یا تو بسبب اپنے تساہل کے گمان کرتا ہے یا حسد کے باعث سے اس لئے کہ کیونکر ہوسکتا ہے اس شخص سے جو ایسا ہو اس سے استنباط کرنا ان مسائل کا جن مسائل کو امام صاحب نے استنباط کیا ہے جن کی

(۱) دیباچہ شرح سفر السعادت۔ صفحہ۔۲۰۔ (۲) الخیرات الحسان صفحہ۔۹۰۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فی کتب اصحابه رحمة الله علیهم. ولاجل اشتغاله بهذا الاهم لم یظهر حدیثه فی الخارج کما ان ابابکر وعمر رضی الله عنهما لما اشتغلا بمصالح المسلین العامة لم یظهر عنهما من روایة الاحادیث مثل ما ظهر عمن دونهما حتی صغار الصحابة رضوان الله علیهم.

گنتی نہیں ہوسکتی ہے با وجودیکہ امام صاحب پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے استنباط کیا مسائل کا ادلہ سے اس طریقہ سے جو امام صاحب کے اصحاب کی کتب سے مفہوم ہوتا ہے اللہ کی رحمت ہو ان پر۔ اور بوجہ امام صاحب کے مشغول ہونے کے اس اہم امر میں حدیث امام صاحب کی خارج میں ظاہر نہیں ہوئی جیسا کہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما جبکہ مصالح عامہ مسلمین میں مشغول ہوئے تو ان سے روایت حدیث کی ظاہر نہیں ہوئی جیسے ان سے کم درجہ کے صحابہ بلکہ کم سن صحابہ سے ظاہر ہوئے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

وکذالک مالک والشافعی لم یظهر عنهما مثل ماظهر عمن تفرغ للروایة کابی ذرعة وابن معین لاشتغالهما بذلک الاستنباط.

اور جیسے امام مالک اور امام شافعی کہ ان سے بھی احادیث اس طرح سے ظاہر نہیں ہوئی جس طرح سے ان لوگوں کی ظاہر ہوئی جو محض روایت حدیث کرنے میں مشغول ہوگئے جیسے ابی ذرعہ اور ابن معین ہیں اس وجہ سے کمی ظہور میں آئی ان دونوں اماموں سے کہ وہ استنباط مسائل میں مشغول ہوگئے۔

علی ان کثرة الروایة بدون درایة لیس فیه کبیر مدح بل عقد له ابن عبد البر بابا فی ذمه ثم قال

علاوہ بریں کثرت روایت بدون تفقہ و درایت کے اس میں کوئی بڑی مدح نہیں بلکہ ابن عبد البر نے ایک باب اس کی برائی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الذين عليه فقهاء جماعة المسلمين وعلمائهم ذم الاكثار من الحديث بدون تفقه وتدبر. (۱)

کے بیان میں منعقد کیا ہے پھر بعد اس کے ابن عبد البر کہتے ہیں متفق ہیں فقہا وعلماء جماعت مسلمین کے کثرت سے حدیث بیان کرنے کی برائی پر بدون تفقہ اور تدبر کے

یعنی علماء اور فقہا سب کا اتفاق اسی پر ہے کہ حدیث بدون سمجھے بیان کرنا اچھا نہیں برا ہے۔

وقال ابن شبرمة: اقل الرواية تفقه.

اور ابن شبرمہ کہتے ہیں کہ جس نے روایت کم کی وہ سمجھدار تھا۔

وقال ابن المبارک ليكن الذى يعتمد عليه الاثر وخذ من الرأى مايفسر لک الحديث.

ابن مبارک کا قول ہے کہ حدیث پر اعتماد تمہارا ہونا چاہئے اور رائے سے اس مقدار لینا چاہئے جو حدیث کی تفسیر کردے۔

ومن اعذار ابى حنيفة ايضا مايفيده قوله لا ينبغى للرجل ان يحدث من الحديث الا بما حفظه يوم سمعه الى يوم يحدث به فهو لا يرى الرواية الا لمن حفظه. (۲)

اور امام صاحب کے حدیث کم روایت کرنے کی عذروں میں سے یہ ہے جو ان کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کو زیبا نہیں کہ حدیث بیان کرے مگر وہ احادیث جو اس کو خوب یاد رہی ہیں سننے کے دن سے حدیث بیان کرنے کے دن تک

پس امام صاحب کی رائے تھی کہ روایت اپنی یاد سے ہو۔

وروى الخطيب عن اسرائيل بن يونس انه قال: نعم الرجل النعمان ماكان احفظه لكل حديث فيه فقه واشد فحصه عنه واعلم بما فيه من الفقه.

خطیب اسرائیل بن یونس سے روایت کرتے ہیں کہ کہا انہوں نے تمام لوگوں میں سے بہتر نعمان ہیں، نہیں ان سے کوئی زیادہ حافظ ایسے احادیث کا جس میں فقہ ہو اور زیادہ تلاش کرنے والا ایسے احادیث کا اور زیادہ جاننے والا جو فقہ اس حدیث میں ہو۔

(۱) الخیرات الحسان صفحہ-۹۰۔ (۲) ایضاً

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

وعن ابی یوسف مارأیت احدا اعلم بتفسیر الحدیث ومواضع النکت التی فیه من الفقه من ابی حنیفة.

کہا امام ابو یوسف نے کہ میں نے کسی کو زیادہ جاننے والا تفسیر حدیث کا اور زیادہ جاننے والا باریکیوں کی جگہوں کا کہ جس میں فقہ ہو امام ابو حنیفہ سے زیادہ نہیں پایا یعنی امام صاحب سب سے زیادہ جانتے تھے۔

وقال ایضا ماخالفته فی شئی قط فتدبرته الا رأیت مذهبه الذی ذهب الیه انجی فی الأخرة.

اور بھی امام ابو یوسف نے کہا کہ میں نے جس کس چیز میں امام صاحب سے مخالفت کی پھر انجام میں غور کیا تو امام صاحب ہی کا مذہب زیادہ نجات دینے والا آخرت میں پایا۔

وکنت ربما ملت الی الحدیث فکان هو ابصر بالحدیث الصحیح منی.

اور میں اکثر حدیث کی جانب مائل ہوتا تو امام صاحب کو زیادہ حدیث صحیح کا مبصر پاتا۔

وقال کان اذا صمم علی قول درت علی مشائخ الکوفة هل اجد فی تقویة قوله حدیثا او اثرا فربما وجدت الحدیثین او الثلاثة فأتیه بها فمنها ما یقول فیه هذا غیرا صحیح اوغیر معروف فاقول له وما علمک بذالک مع انه یوافق قولک؟ فیقول انا عالم بعلم اهل الکوفة. (۱)

اور کہا امام یوسف نے کہ جب امام صاحب کی رائے قائم ہو جاتی کسی قول پر تو میں مشائخ کوفہ کے درمیان پھرتا اس خیال سے کہ آیا کوئی حدیث ہے امام صاحب کے قول کی تقویت میں یا کوئی اثر تو بسا اوقات پاتا تھا میں دو حدیثیں یا تین پس ان کو امام صاحب کے پاس لاتا تو بعض حدیثوں کے حق میں فرماتے کہ یہ غیر صحیح ہیں اور غیر معروف ہیں تو میں کہتا اس کا علم آپ کو کہاں سے ہوا باوجودیکہ یہ آپ کے قول کے موافق ہے؟ تو فرماتے تھے جو علم اہل کوفہ رکھتے ہیں وہ میں جانتا ہوں۔

(۱) الخیرات الحسان، صفحہ-۹۰

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

وكان عند الاعمش فسئل عن مسائل فقال لابی حنیفة ماتقول فیها؟ فاجابه قال من این لک هذا؟ قال من احادیثک التی رویتها عنک وسردله عدة احادیث بطرفها فقال الاعمش حسبک ماحدثتک به فی مأته یوم تحدثنی فی ساعة ماعلمت انک تعمل بهذه الاحادیث یا معشر الفقهاء انتم الاطباء ونحن الصیادلة وانت یا ایها الرجل اخذت بکلاالطرفین. وقد خرج الحفاظ من احادیثه مسانید کثیرة اتصل بنا کثیر منها کما هو مذکور فی مسندات مشایخنا وحذفتها بطول الکلام علیها مع انه لیس فیها کثیر غرض. (۱)

امام صاحب اعمش کے پاس بیٹھے تھے کہ اعمش سے کوئی مسئلے پوچھنے کو آیا۔ اعمش نے امام صاحب سے کہا کہ کیا کہتے ہو تم اس بارے میں؟ پس اسکا جواب دیا امام صاحب نے۔ فرمایا اعمش نے کہ کہاں سے یہ جواب حاصل ہوا تم کو؟ عرض کی آپ کی ان احادیث سے جو روایت کی ہم نے آپ سے اور تھوڑی احادیث ان کی سند کے ساتھ بیان کیں کہا اعمش نے اتنا کافی ہے جتنے احادیث میں نے سو دن میں تم سے بیان کئے تھے ایک ساعت میں بیان کئے دیتے ہو میں نہیں جانتا تھا کہ تم ان احادیث پر عمل کرتے ہو اے گروہ فقہا کے تم لوگ طبیب ہو اور ہم صیادلہ ہیں اور تم نے اے شخص (یعنی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ) دونوں طرفوں کو لے لیا ہے۔ اور بہ تحقیق حفاظ حدیث نے امام صاحب کی احادیث سے بہت سے مسانید روایت کئے ہیں جن میں سے بہت متصل سند سے ہم تک پہونچے ہیں جیسا کہ مذکور ہیں ہمارے اساتذہ کے مسندات میں اور میں نے ان کو حذف کردیا اس وجہ سے کہ کلام طویل ہوجاتا باوجودیکہ اس میں کوئی بڑی غرض نہیں۔

(۱) الخیرات الحسان صفحہ-۹۰۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تمام ہوگئی فصل الخیرات الحسان مصنف علامہ ابن حجر مکی کی اور اسی کے قبل ابن حجر لکھتے ہیں۔

الفصل السابع فی ذکر شیوخه.

فصل ساتویں امام صاحب کے شیوخ کے بیان میں۔

هم کثیرون لایسع هذا المختصر ذکرهم وقد ذکر منهم الامام ابو حفص الکبیر اربعة آلاف شیخ.

(شیوخ واساتذہ) امام صاحب کے بہت ہیں کہ جن کے ذکر کرنے کے لئے یہ مختصر (رسالہ) وسعت نہیں رکھتا ہے اور بہ تحقیق ان میں سے امام ابو حفص کبیر نے چار ہزار استاذ ذکر کئے ہیں۔

وقال غیره له اربعة آلاف شیخ من التابعین فما بالک بغیرهم منهم اللیث بن سعد وکذا مالک بن انس امام دار الهجرة علی ماذکره الدارقطنی وجماعة اٰخرهم ابو محمد العینی.

اور کہا غیر ابو حفص نے کہ چار ہزار استاد صرف تابعین میں سے تھے تو غیر تابعین کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے یعنی وہ تو بہت سے ہونگے ان میں سے لیث بن سعد ہیں اور ان سے ہی امام مالک بن انس امام دار الہجرۃ ہیں جیسا ذکر کیا دار قطنی نے اور ایک جماعت نے کہ آخر ان کے ابو محمد عینی ہیں۔

بل قال بعضهم انه رأی فی مسند الامام ابی حنیفة التحدیث عن مالک وهذ ان الامامان من جملة الأخذین عنه. (۱)

بلکہ بعضوں نے کہا ہے کہ انہوں نے امام حنیفہ کے مسند میں حدیث امام مالک سے دیکھی ہے اور یہ دونوں امام یعنی لیث اور مالک منجملہ ان لوگوں کے ہیں جنہوں نے امام صاحب سے اخذ کیا ہے۔

وعدد بعض المترجمین مشائخه بما یطول ذکره فلذا خذفته.(۲)

اور شمار کئے ہیں بعض مؤرخین نے مشائخ امام صاحب کے اس قدر جس کے ذکر کرنے میں طول ہوگا اس وجہ سے میں حذف کرتا ہوں۔

(۱) الخیرات الحسان، صفحہ-۳۶ (۲) ایضاً صفحہ-۳۷

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اوراسی فصل کے بعد ابن حجر لکھتے ہیں۔

الفصل الثامن فی ذکر الأخذین عنه الحدیث والفقه.

فصل آٹھویں بیان میں ان لوگوں کے جنہوں نے امام صاحب سے حدیث اور فقہ حاصل کیا۔

قیل استیعابهم متعذر لایمکن ضبطه.

کہا گیا ہے کہ استیعاب امام صاحب کے شاگردوں کا متعذر ہے نہیں ممکن ہے ضبط انکا۔

ومن ثمة قال بعض الائمة لم یظهر لاحد من ائمة الاسالام المشهورین مثل ماظهر لابی حنیفة ومن الاصحاب والتلامذة لم ینتفع العلماء وجمیع الناس بمثل ما انتفعوا به وباصحابه فی تفسیر الاحادیث المشتبهة والمسائل المستنبطة والنوازل والقضاء والاحکام جزاهم الله خیرا وقد ذکر منهم بعض متأخری المحدثین فی ترجمته نحو الثمان مائة مع ضبط اسمائهم ونسبهم بما یطول ذکره انتهے. (۱)

اسی جگہ سے بعض ائمہ کا قول ہے کہ کسی ائمہ اسلام سے جو مشہور ہیں اس قدر علم نہیں ظاہر ہوا جتنا کہ امام ابوحنیفہ سے اوان کے اصحاب وتلامذہ سے ظاہر ہوا اور نہیں نفع مند ہوئے تمام لوگ کسی سے جتنا نفع مند ہوئے ان سے اوران کے شاگردوں سے تفسیر احادیث مشتبہ اور مسائل مستنبطہ اور نوازل اور قضا اور احکام میں اللہ ان کو بہتر جزادے اور تحقیق بعض ائمہ نے متاخرین محدثین سے ذکر کیا ہے حال میں امام صاحب کے قریب آٹھ سو شاگردوں کے ساتھ ان کے ناموں اور نسبتوں کے جن کے ذکر کرنے میں طول ہوجاویگا۔

واللہ اعلم

(۱) الخیرات الحسان صفحہ-۳۷

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تعارف جامعہ چشتیہ ماضی اور حال کے تناظر میں

حضرت شیخ مخدوم احمد عبدالحق شیخ العالم علیہ الرحمۃ والرضوان سے منسوب و متعلق سلسلۂ چشتیہ صابریہ کی قدیم مرکزی خانقاہ ہے جو برسہا برس سے تشنگان علوم شریعت و معرفت کو آسودۂ جان کر رہی ہے۔

جس کے پاکیزہ دامن میں مدرسہ چشتیہ صابریہ فیض القرآن ایک تعلیمی ادارہ قائم ہوا جو اول تا پنجم درجات پرائمری پر مشتمل تھا۔

۹۹-۶-۲۸ سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے بہت سارے ارباب دانش اور باشعور افراد کی گزارش پر حضرت شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں مدظلہٗ العالی وارا کین ادارۂ ہٰذا نے اس میں مزید توسیع کر کے ادارہ کو دارالعلوم کی حیثیت سے بڑھایا اور تقریباً سو سے زائد بیرونی طلباء کا قیام عمل میں آیا اور اساتذہ کی ایک بڑی جماعت کا تقرر ہوا۔ چنانچہ ادارہ بحیثیت دارالعلوم نہایت ہی منظم تعلیم کے ساتھ اپنی ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔

(۱) درجات پرائمری اول تا پنجم- مضامین- ہندی، انگریزی اردو، دینیات، اسلامی، سائنس، جغرافیہ وغیرہ۔

(۲) چشتیہ ہائر سکنڈری اسکول گورنمنٹ کے منظور شدہ کورس کے ساتھ دینیات و اسلامی تاریخ۔

(۳) شعبہ حفظ القرآن بہ رعایت تجوید و حدر۔

(۴) شعبہ قرأت بہ روایت حضرت امام حفص رحمۃ اللہ علیہ۔

(۵) درس نظامیہ از اعدادیہ تا رابعہ مدارس اسلامی کا انتخاب شدہ عالم کا کورس۔

(۶) شعبہ تصنیف و تالیف، اسلامی معلومات عامہ اور طلبہ کی معلومات عامہ کے لئے نظامی دار

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

المطالعہ (لائبریری)۔

(۷) ایسے طلباء جن کے قیام وطعام علاج ومعالجہ تعلیم وتربیت کا جامعہ کفالت کرتا ہے اور درسیات کی کتابیں مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ۱۵۰ر کی تعداد پر مشتمل ہے۔

(۸) درجات پرائمری اول تا پنجم وچشتیہ ہائر سکنڈری اسکول کے طلباء وطالبات کی تعداد ۱۲۵۰ ہے جو شہر ردولی شریف وقرب وجوار سے متعلق ہیں۔

(۹) شعبہ حفظ وقرأت ودرس نظامیہ کے اساتذہ جن کی تعداد ۱۰ر ہے شعبۂ پرائمری وچشتیہ ہائر سکنڈری اسکول کے اساتذہ ومعلمات جن کی تعداد ۲۲ر ہے سفراء جن کی تعداد ۶ ہے۔
کل تدریسی وغیر تدریسی ملازمین کی تعداد ۳۸ر ہے

(۱۰) جامعہ کے سالانہ مصارف جس میں اخراجات مطبخ ومشاہرہ اساتذہ بھی شامل ہیں۔ اٹھارہ لاکھ روپئے کا تخمینہ ہے۔

(۱۱) جامعہ نے چشتیہ گرلس انٹر کالج کے لئے محلّہ پورے میاں میں ایک وسیع زمین خرید کر ۲۰۱۰ء میں کالج کی بنیاد ڈال دی ہے۔ اور اس کا تعمیری کام جاری ہے جس کی لاگت تخمیناً ڈیڑھ کروڑ روپئے ہے۔

ترسیل زر و خط و کتابت کا پتہ

شاہ عمار احمد احمدی عرف نیر میاں

ناظم اعلیٰ جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ پوسٹ ردولی شریف،
ضلع فیض آباد، یوپی (انڈیا) پن کوڈ 225411

چیک ڈرافٹ برائے مدرسہ MADARSA JAMIA CHISHTIA

چیک ڈرافٹ برائے تعمیر CHISHTIA EDUCATIONAL SOCIETY

Web:-HAZRATSHAIKULALAM.COM

WWW.MUJADID-E-SILSILAY-SABIRYA.COM

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook